پاپتی - یائے فاعلی بطور فارسی و- لفظ فرانسہ Pou-petta ماخوذ از لاطینی Pupa بمعنی	گڑیا - کٹھ پتلی - بے افسار - بے ناتھا بیل -

تمام شد

حدس - قیاس و اندازہ - تخمین -
رسیدگی - معائنہ - جانچ نگرانی
خبر گیری - (از فلٹ)
سال پیش - سال سابق -

صفحہ ۲۴۶

قبضت - امساک - بخل -
دارائی - مالداری - ثروت
سمرقند - بجوری -
ہنگفت - کثیر -
مدخر - ذخیرہ کرنے والا - مراد
جوا کھلانیوالا - بچھڑوالا
کاسہ و کیسہ - جوے کی نال -
این کوزہ داران - مراد اراکین
خائنین سلطنت -
بردن - جیتنا -
باختن - ہارنا -

صفحہ ۲۴۷

تشییع - ہمراہی جنازہ -
پائے کوفتن - رقص کردن
کرہ - کرۂ زمین -
دودکش فابریک - چمنی والا
کارخانہ -

صفحہ ۲۴۸

متبوع - مخدوم -
افسار - لگام -

صفحہ ۲۴۹

دولت مستبدہ - سلطنت شخصی
ضد مشروطہ -
دارائی - مال ومنال -
جمع جتھا -

صفحہ ۲۴۴

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعیٰ۔ اِنسان جیسی کوشش کرتا ہے۔ ویسا ہی پاتا ہے۔

والسلام۔ ختم شد۔

در بر۔ موجود و مہیا۔

ارشاد۔ ہدایت۔

گلخن۔ بھٹی۔

لاسُئے خور۔ شراب کی تلچھٹ پینے والا۔

خراب۔ مست طافح۔

کرگس۔ گدھ

صفحہ ۲۴۵

مقربان درگاہِ ربوبیت۔ انبیا ائمہ و اولیا۔

این بزرگوار۔ مراد جناب رسالت مآب۔

آل طاہرین۔ ائمہ معصومین بنا بر آیہ تطہیر۔ اِنّما یرید اللہ ان یذہب عنکم الرجس و یطہرکم تطہیرا۔

بر۔ پاس۔

در علیہ و لہ۔ در ما لہ و ما علیہ اے کما حقہٗ۔ یا۔ در نفع و ضرر۔

ایقان۔ بے گمان شدن۔ یقین کر لینا۔

دیون۔ جمع دین۔ قرض۔

ہائلہ۔ ہولناک۔ دہشت انگیز۔

رخ۔ سے مراد خالی۔

العہدہ علی الراوی۔ اِس بیان کا ذمہ دار راوی ہے۔

وارث تاج۔ مظفر الدین شاہ

وا نمود کردن۔ ظاہر کرنا۔

بستگان - متعلقین - ماتحت -
مباینت - مخالفت

صفحہ ۲۴۲

رئیس - پریزیڈنٹ - چیئرمین -
منیجر -
شرکت - کمپنی -
سخنیت - نفاق کردن نفاقیانے
بلند Speech کیا ہوا - خطیب ہونا
ابجر - جرابا -
ابوسفیان - پدر معاویہ -
ایرانیاں چنگیزیاں را آفتاب نیز خود خورد
ایرانی خود چنگیزی ہو کے رہ گئے -

صفحہ ۲۴۳

طرف - مقابل -
روسفیدی - خوبی و سرخروئی -

عیاش - عیش و عشرت کرنے والا -
جبان - بزدل - ڈرنے والا -
موالی - غلام -
نطاق - بڑے بڑے بولنے والے -
Speaker
آئین - مذہب -
ابشور آوردن - ہیجان میں لانا -
منوط - متعلق - وابستہ -
سبک - بہت جلد -
منابر - منبر - Members
یہی لفظ انگریزی ممبر ہے - جس کا
اردو منبر کے جمع منابر آتے ہیں
اور ہو سکتا ہے کہ منبر سے مقصود
مراد وعظ بطرز قدیم نہیں -
لعنۃ اللہ علی قوم الظالمین - گروہ
ظالمین پر خدا کی لعنت ہو -
آیت - نشانی -
معائب و ننگ گاہ - جو عیوب کا
کارخانہ ہیں -

ستہ علیحدہ ہوجانے کی اجازت
دینا۔
ضرابخانہ۔ ٹکسال۔
خطوب۔ جمع خطب امرِ عظیم
مکروہ۔
کمپانی۔ رفیق۔ شریک۔
Company
کہنہ اصفہانی۔ پرانا کائیاں
گھاگ۔
مناصفہ۔ آدھا آدھا کرنا۔
جولاہ۔ جولاہہ۔ حائک۔
نساج۔
حالج۔ دھنا۔
کفش دوز۔ موچی۔
ہفت کفش۔ ایک جوڑا
جوتا۔
دو ہزاری۔ ایک سکہ ہے۔
صد دینار۔ دو پیسے کے
برابر۔ ٹکا۔

صفحہ ۲۱۴

دہ ولیت قریہ۔ دس بیس گاؤں
یا دو ولیت بمعنی دو سو۔
اجانب۔ بیگانگاں۔ اغیار
خارجہ۔
راہ صعب المرور ہموار نمود۔
کونسے دشوار گذار رستے کو ٹھیک
اور درست کیا۔
تکدی۔ گداگری۔
سفالت۔ کمینگی۔
پنا باد۔ لا اعلم۔ شاید نام مقام۔
اتابک۔ (پدر بزرگ) اتالیق
مرافعہ۔ مقدمہ کرنا۔
مدافعہ۔ جوابدہی کرنا۔
کاملیت بین یا بی الغسال۔
جیسے مردہ غسال کے سامنے یا اسکے
دونوں ہاتھوں میں ہو۔
امتیازات۔ ٹھیکے۔

صفحہ ۲۳۷

مسبوق بچیزے شدن - اس چیز کو سمجھنا -
ناظرین - بھیڑی - اسیر -

محاکمۂ وجدان

محاکمہ - فیصلہ کرنا - حکم دینا -
وجدان - وہ قوت ہے - جو قضایا کی تصدیق حواس خمسہ باطنی سے کراتی ہے -

---

صفحہ ۲۳۸

سر بتراب کشیدن - مر مٹنا -
دست آویز - وسیلہ -
هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ - یہ بہت بڑا الزام ہے -
معارف دوست - علم دوست -
کالشمس فی وسط السماء
جیسے آفتاب نصف النہار پر ہو -
متقلب - کھوٹے - دغا باز -

صفحہ ۲۳۹

کلاہ کلاہ بازی - جو ہاتھ لگے لے بھاگنا -
سعادت آگیں - خیر اندوز -
ارباب - آقا - مالک -
اسباب تلبیس - سامان پیدا کرنا -
تازی - گرسے نا فرشتہ عربی گھوڑا -
(مثل اُردو) چور سے کہے چوری کر اور شاہ سے کہے تیرا گھر لٹتا ہے -

---

صفحہ ۲۴۰

ماذون و مرخص فرمودن - عہدہ

انبار دار - بلبیا یا داروغہ - مودی خانہ - بھنڈاری -

نادر مثال - نمدا -

استقلم - سنجی -

نشأة نمودہ - پیدا شدہ -

صفحہ ۲۳۵

منبع - سرچشمہ -

درصدد - درپئے -

مقتضی - جس کی ضرورت ہے -

تعالی - علو مرتبت -

تشئید مبانی - بنیاد کا مضبوط کرنا -

نام ما - ہمارا نام -

موید الاسلام - لقب مدیر اخبار حبل المتین

صفحہ ۲۳۶

...

وتبعات - ناکسی و زبونیہا -

ناموس شکن - عزت برباد کن -

دوچار شدن - ملاقی شدن - ملنا

اسناد - نسبت دینا -

مورد - محل

علیک بالانصاف - تم پر عدل کرنا فرض ہے - چاہے اس میں جان بھی جاتی رہے -

خواہ بر علیہ و لہ باشد - خواہ اسکے لئے مفید ہو یا مضر -

پاسائے - تعزیر - سزا - زد -

مدعی عمومی Public Prosecutor پرکوور - مصنف نے خود ہی مدعی عمومی کے معنے بتائے ہیں - مگر مجھے یہ لفظ نہ ملا - شاید فرنچ کا ہے -

حدت - تیزی -

شہود - گواہی -

بے چیز - مفلس -

پلنگ - مراد روس -
لعب - بفتح لام وکسر عین ونیز بسکون آن بازی کردن - فی زماننا ایرانی بفتح لام تلفظ کرتے ہیں نسیم شمال رشتی بھی اس لفظ کو قافیہ طرب میں لائے ہیں - مگر لغات عربیہ فتح عین کے موید نہیں - اور قرآن میں بکسر عین آیا ہے ۱۲
فیگارو - کسی اخبار کا نام ہے -
مدیون - جس پر قرضہ ہو -
مغبون - زیان رسیدہ -
ثریٰ - زمین نم ناک - زمین کے نیچے کا حصّہ -
ثریا - پروین - النجم - سات سہیلیوںکا جھمکا -

صفحہ ۲۳۲

سنبلہ - خوشہ - بالی -

کیان - شاہان کیانی -
کمر - پٹکا -
نہ بہراسد - نہ ڈرے گا -

صفحہ ۲۳۳

راہِ صاف - راہِ راست -
بربری - اوّل بمعنی وحشی وثانی بمعنی - ثمر چینی -
پس گوشہ - تاریک گوشے -
طرد - خارج البلد کرنا -

صفحہ ۲۳۴

درعلیہ - درلعنت یا درضرر
سیئات - بدیہا وگناہ ہا

مجملے از مفصل

نبذے - قدرے -

(کار) ملتی ہے۔ اور اسی پر بھروسہ بیٹھے۔

صفحہ ۲۲۸

پندنامہ یکے از ادبار

کمین کردن۔ گھات میں بیٹھنا

معارف۔ بھلائی کی باتیں۔

ہلا۔ آگاہ ہو۔

سہم۔ حصہ

آز۔ حرص۔

آذین۔ زینت۔

روستائی۔ دیہاتی

دہ یک۔ عشر ۱/۱۰

صفحہ ۲۲۹

آفتادہ۔ عاجز۔

دسالیس۔ بدال جمع دسیسہ بمعنی مکروفریب۔

ادارہ کردن۔ چلانا۔

صفحہ ۲۳۰

محب شمالین۔ مراد روس۔

ریو ورنگ۔ مکروفریب۔ یا۔

درزیر ننگ۔ ننگ وعار کی باتوں میں قوم و حکومت سب برباد و تباہ ہوگئی۔

جُلّال۔ ربضم بزرگ راز المنتخب د منجد)

رضا شد۔ راضی شد۔

زبون۔ عاجز و حقیر۔

صفحہ ۲۳۱

دنگ گشتن۔ حیران ہونا۔

درصدد ۔ درپے ۔
تشبث ۔ دست در چیزے زدن ۔

صفحہ ۲۲۴

سبک مغز ۔ احمق ۔
اعتنا ۔ توجہ ۔
گریک ۔ یونان ۔
کرید ۔ کریٹ (جزیرہ)
بحر سفید ۔ بحر ابیض
بالطبق ۔ موافق ۔ مطابق
خریطہ ۔ نقشہ ۔
موضوع کردن ۔ نکالنا ۔
ادارہ ۔ حکومت
مانچوری ۔ منچوریا ۔
شخص اول رجال دولت ۔ صدر اعظم ۔

صفحہ ۲۲۵

مواعید دروغین ۔ جھوٹے وعدے

متعسر ۔ دشوار ۔
عسیر ۔ دشوار ۔
مجلس شوریٰ ۔ پریوی کونسل ۔

صفحہ ۲۲۶

حرف اینجا ست ۔ بات تو یہ ہے
شجیع بہادر تیس مار خاں ۔
کسر شکست ۔
مزمن ۔ دیرینہ ۔ کرانک ۔

صفحہ ۲۲۷

غسل توبہ در حمام کاشان کرد ۔
میرزا تقی خان کو کاشان کے حمام میں مار ڈالا گیا ۔
اعضا ۔ ممبر
مداوا ۔ علاج ۔
باللہ التوفیق ۔ اسی سے توفیق

نہ بزید زدہ - و نہ از عمر کتک خوردہ
علم نحو میں یہ مثال لایا کرتے ہیں،
ضَرَبَ زَیدٌ عَمرواً اس لئے اِس
جملہ کے معنی یہ ہوئے۔ کہ مَیں نے
صرف و نحو بھی نہیں پڑھی۔
کتک - ڈنڈا۔
استنباط - اخذ کرنا۔
الکلام صفۃ المتکلم - بات سے
صفات متکلم کے معلوم ہوتے ہیں،
عور - برہنہ۔
تولا - دوستی
تبرّا - بیزاری۔

صفحہ ۲۲۲

انظر الی ما قال...... جو بات ہے
اُسے دیکھو، یہ نہ دیکھو۔ کہ کس نے
کہی ہے۔ (از اقوال جناب امیر)
نجد کی او نجد کے رہنے والی باتیں کرو
نجد - عرب میں ایک شہر وطن لیلیٰ۔

پلنگ صحرا - کنایہ از روس۔
نہنگ دریا - کنایہ از انگلیس۔
لب - بضم مغز و خلاصہ۔

صفحہ ۲۲۳

مجدداً - از سر نو۔
سدّ - بند کرنا - روکنا۔
سواستا پول - نام مقام
یورش - حملہ۔
صعب المرور - دشوار گذار۔
متوقف - منحصر۔
سیبیر - سیبیریا۔
سکنیٰ - سکونت۔
ثروت - مال۔
وجوہ کلیہ - بڑی رقم۔
بدواً - ابتدا سے - یا - ابداً -
کبھی نہیں۔
از عہدۂ کارے برنگ برآمدن۔
کسی کام کو خوبی سے انجام دینا۔
بخود آمدن - ہوش میں آنا۔

ماہوت - بانات -
دستِ تا بناگوش - فوجی سلام -
سلطان - کپتان -
مرخصی - جاوٗ -
وکیل - سارجنٹ
وکیلی فناز - علم ہے -
ماقتمول - ایک کنجڑے کا نام -
سردوشی - جھبا - بلّا -
رسمی - ملکی
نظامی - فوجی
امیر تومان - دہ ہزار فوج کا افسر -

صفحہ ۲۱۸

قرشی - منسوب بہ قریش، کہ نام یکے از اجداد رسول کریم است -
من کفر..... فلنفسہ جس نے کفر اختیار کیا، تو وہ کفر اُسی کے لئے ضرر رساں ہے - اور جس نے عمل نیک کیا - وہ اُسی کے نفع کے لئے ہے -

اِنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ
زمین میں جو کچھ بھی ہے - سب مطیع بنایا اللہ نے -
ابا اللہ..... باسبابھا - اللہ ا
امور بلا اسباب نہیں کیا کرتا
ابا ر - اِنکار -
مگر - بالضرور -
حضرت ختمی مآب - جناب رسول خدا جن پر رسالت ختم ہے
اُدْخُلُوا الْبُیُوتَ ..... الخ -
گھر میں داخل ہو تم اُسکے باب
رزق کے خواہاں بنو اسباب سے
خضارت - سرسبزی -
نضارت - تازگی -

صفحہ ۲۱۹

تراجم - جمع ترجمہ - تذکرہ -
Biography
پشت کار - معین کار - انجام کار
عقب کار -

برنیع - تلوار کا پھل Blade
تسوید - سیاہ کرنا - لکھنا -
رمز - اشارہ ازلب اور اشارہ ہاتھ سے اور ایما سر سے اور غمز بھوؤں سے -
اگر لازم سے ملزوم تک پہنچنے میں بہت واسطے نہوں، تو فن بیان میں اسے رمز کہتے ہیں - اور اگر واسطے بہت ہوں - تو تلویح کہتے ہیں - اور اگر کنایہ میں موصوف مذکور نہیں ہوتا ہے - تو تعریض کہتے ہیں -
کنایہ - لغتہً ترک تصریح کو کہتے ہیں - اور فن بیان میں - ذکر لازم و مراد ملزوم مع جواز ارادہ معنی لازم،
صراحتہ - خالص - روشن - آشکارا واضح ہونا -
رباعی - فارسی ترانہ - چار مصاریع کی ہوتی ہے - اہل عروض نے بحر ہزج سے ۲۴ - اوزان اس کیلئے مخصوص کردیئے ہیں - چاروں مصرعوں میں پہلے قافیہ ہوا کرتا تھا پھر توسیع میدان شاعری کے لئے تیسرے مصرعہ سے قافیہ اُڑا دیا ایسی رباعی کو خصی کہتے ہیں شاعر رودکی نے ایک اخروٹ کھیلنے والے لڑکے سے یہ مصراع سنا
"غلطاں غلطاں ہمیرود جانب گوئے"
سنکر رباعی کو اختراع کیا -

صفحہ ۱۷

پیٹر پورغ - پیٹرس برگ - سابق دارالسلطنت روس -
نیوا اسکی - پیٹرس برگ کی ایک سڑک کا نام -
خیاباں - سڑک جسکے دونوں جانب درخت ہوں -
بالاپوش - اوورکوٹ -
سالدات - سپاہی - سولجر -
مشینل - روسی زبان میں اورکوٹ کا نام ہے -
منسوج - کپڑا بافتہ -

صفحہ ۲۱۵

شنیعہ - بد
اُطلبوا العلم من المہد الی اللحد
طالب علم رہو گہوارہ (طفلی) سے
لیکر (لحد) مرنے تک -
العلم علمان علم الابدان
والادیان - علم دو ہی ہیں -
ایک تو علم بدن (طب) اور دوسرے
علم دین (فقہ - حدیث - قرآن)
اطلبوا العلم ولو کان بالصین -
طلبگار علم ہو، چاہے وہ چین ہی
جا کے کیوں نہ سیکھے -
طلب العلم فریضۃ علی کل المسلمین
والمسلمات - علم کا حاصل کرنا
ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض
ہے -
جاہد - کوشاں -
ترشح - تراوش
سہیم - شریک -
اغتشاش - آشوب و فتنہ -

احراز - جمع کرنا -
مکاتب صنائعی - مدرسہ صنعت و
حرفت Technical School

صفحہ ۲۱۶

پا از گلیم بیرون بردن - حد و
اندازہ سے بڑھ جانا -
کلکم راع و کلکم مسئول
عن رعیتہ - ہر ایک تم میں
کا گڈریا ہے - اور اس کی گوسپندوں
کی نسبت اُس سے مواخذہ کیا جائیگا
لولا السلطان لاکل الناس
بعضہم بعضاً - اگر بادشاہ نہ ہوتا -
تو بعض آدمی بعض کو کھا جاتے -
لا ملک الا بالرجال - سلطنت
بغیر (دانا) آدمیوں کے نہیں ہوتی
اور آدمی بغیر مال کے نہیں بن سکتے
اور مال بغیر آبادی کے نہیں ملتا - اور
آبادی بغیر عدل اور سیاست کے
نہیں ہوتی -

دہن درہ - جمائی -
ازسینہ بلغم بیرون آوردن کھنکھارنا
کھانسنا -
آخ نمودن - آخ چھین آخ تھوکرنا
ہائے ہوی کرنا -
تو Thau
مغبون - زیان زدہ - گھاٹے ہیں -

حکایت

موقع اوّل - فرسٹ کلاس -
ژنرال - جرنیل

صفحہ ۲۱۳

واقون - گاڑی - ڈبہ -
wagon
بروا (راطالیہ) احسنت آفرین -
Bravo
راہگذر - ماشی - رہرو -
نشستہ - قاعد
اولاغ - گدہا -

اولیہا - مبادیات -

صفحہ ۲۱۴

ہم روزہ مسلمان میخورند - صوم
جو مسلمانوں میں فرض ہے - اُسے
بھی چٹ کرجاتے ہیں -
ہم پرہیز ارمنی رامیخورند - ارمنی
جو عیسائی ہیں - اور انکے ہاتھ کی
ترچیز سے پرہیز کرنا ازروئے
شریعت فرض ہے - اسکی بھی پروا
نہیں کرتے ہیں - اور ان کے
ہاتھ کی ترچیزیں کھالیتے ہیں -
پہلوان پنبہ - گڈا - ببوا -
ثلث ناجیہ - شیعہ
حجج اسلامیہ - اہل تشیع مجتہد
جامع الشریعۃ کو لقب حجۃ الاسلام
سے یاد کرتے ہیں -
حجاج ثقفی - یزید کے زمانہ
میں کعبہ کا گورنر تھا -

پاتریوط - محب وطن - Fr: Patriote
محضر سلاطین - محل حضور شاہان
پیش سلاطین -

صفحہ ۲۱۰

السکندر - الگزینڈر -
گلولہ - گولہ - گولی -
عزا - سوگواری -
وظیفہ راجعہ - کار مفوضہ -
شاہ شہید - ناصر الدین شاہ قاچار
مضجع - خوابگاہ - مرقد -
یوزباشی - ہزار سپاہیوں کا افسر -
طناب انداختن - پھانسی دینا -
تعزیت - سوگواری -
صلابت - سختی - ہیبت -
الناس ..... ہر شخص اپنے اعمال کی سزا پائیگا - اگر عمل خیر ہے - تو جزا ملے گی - اور اگر عمل بد ہے، تو سزا پائیگا -

صفحہ ۲۱۱
نصیحت سودمند

بونژور - صبح اور دن کا سلام -
Bon jour (Fr.)
Good morning
بون سویر - Good Evening
یعنی شام کا سلام -
ماموریت - منصب و عہدہ -
شیخوخیت - کبرسنی و بزرگی -
شانہ زدن - دھکا مارنا -
لاابالی - لاپروا -
بیقدر - چھچھورا - بیوقار -
دگمہ - بوتام - بٹن -
پوتین - بوٹ - چکمہ Bottine

صفحہ ۲۱۲

تربیت - تہذیب -
خمیازہ - انگڑائی -

کا شعر لکھا ہے۔ اسمیں یہ لفظ آیا ہے
اس کا ترجمہ کرنیل کیا ہے۔ روسی
ہے۔
گمرک ۔ چنگی ۔
رسومات ۔ ریونیو انکم ۔ لگان ۔
علم حقوق ۔ قانون دیوانی ۔
محکمہ عدلیہ ۔ جسٹس کورٹ ۔
حکم ۔ فتویٰ ۔ سنٹنس
قضاوت ۔ ججمنٹ ۔
مطلع ۔ مخدوم ۔

صفحہ ۲۰۸

مستہجن ۔ محقر و ذلیل ۔
کاغذ ۔ یورپین پیخانہ پھرنے کے بعد
بجائے آب کاغذ سے مقعد صاف
کرتے ہیں ۔
دستکش رابدست چپ تمام
دستانہ بائیں ہاتھ میں تو پورا ۔
تعلیمی ۔ چھڑی ۔
نصفہ ۔ بے انگلیوں کا دستانہ ۔

ماموریت ۔ سرکاری ملازمت ۔
راست آمدن ۔ رل جانا ۔
مادام ۔ میڈم ۔ بیگم ۔
بہ شان کسے برخوردن ۔ کسی
کی عزت میں بٹا لگنا ۔ کسی کی
انسلٹ ہونا ۔
سبیل ہائے المانی ۔ جرمنی وضع
کی مونچھیں ۔
شارلاتانی ۔ تدلیس ۔ عیاری ۔
حقہ بازی ۔ مکاری ۔ چالبازی ۔
تردستی ۔ چالاکی ۔ ہتھ پھیری ۔

صفحہ ۲۰۹

بزک ۔ زینت ۔ آرائش ۔ سنگار
جاشو ۔ ملاح ۔ مانجھی ۔ کھیون ہارا ۔
تیراندازی ۔ فیر کرنا ۔
طعم حنظل ۔ اندرائن کا مزہ ۔
یعنی کڑوا ۔
آئین ۔ آئینہ ۔ دستور ۔ طریق
روش ۔

ہماں با آنہا بہتر۔ یعنی ہمجا اس سے بہتر کے
پھر ویسا ہی پایگا۔
آنہا - وزرا۔
ہمیں ہا۔ یعنی کتاب وپیش خدمت۔
کتاب - جمع کاتب - منشی - کلرک۔

صلابت - سختی۔
وضیع - پست و کمینہ۔
غریبا - مسافر۔
بومی - وطنی۔
متملقین - خوشامدی
حمالۃ الحطب - لکڑیاں اُٹھانے والی۔ قرآن میں اِس لفظ کیساتھ زوجہ ابی لہب کو یاد کیا گیا ہے یعنی وزر و وبال اپنے سر لینے والے۔

صفحہ ۲۰۵

مختل - خلل پذیر۔
بخرج دادن - کام میں لانا۔
زمین ماندن - معطل رہنا۔
مجری - نفاذ۔
کانستی تیوشن - Constitution
قانون سیاسی - نظام نامہ - دستور - آئین - ضابطہ - نظم ونسق - صرفہ

صفحہ ۲۰۶

استہزار - تمسخر کرنا۔
بالغ - زیادہ بڑھکے۔
بشہود آمدن - ظاہر ہونا۔
روئے ہم رفتہ - مزید برآں۔
مشوار - حسن وخوبی وجمال سیرت وغیرہ۔

صفحہ ۲۰۷

پول گنک - اِس لفظ کا پتہ کچھ نہ لگا۔ عمل چاہتا ہے۔ کہ معنے ماہر اور اکسپرٹ کے ہوں۔ براؤن نے اپنی کتاب پریس اینڈ پوئٹری میں منیر عشق آبادی

پرورش - کسی اخبار کا [illegible]
ہوتا ہے -
آب شور - سمندر
تشر - تہدید - دھمکی -
بدوں دیدن زور - بجبر [illegible]
مجبوری کے -
اخلاف ہماں جناب اخند - [illegible]
اعقاب وہ بزرگ ہیں -
حاکمیت - بالادستی - [illegible]
سبقت - برتری - [illegible]
بزرگی - [illegible]
اردوئے معظم - بڑی فوج
تسلیم کردن - حوالہ کر دینا -
جمعے در غلبہ اور ایک گروہ [illegible]
تسلط حاصل کرنے کے لئے -
وساطت - سفارش -

صفحہ ۲۰۱

بار است - ہم پر [illegible] ہے -
بیست عمر - دو ہزار سال -

[illegible]

صفحہ [illegible]

[illegible]

صفحہ [illegible]

[illegible]

صفحہ [illegible]

[illegible]

طرح اہل تشیع میں یہ فروع دین میں
سے ہے ۔ اور اس کا ادا کرنا واجب
ہے ۔
فجور ۔ میل از حق و دین ۔
جنایت ۔ گناہ ۔
فسق ۔ ترک حق ۔ کار بد ۔ نافرمانی ۔
مہندس ۔ انجینئر ۔
تریاکی ۔ افیونی
گلخن ۔ بھٹی (گل) آتش (خن)
منفعت خانہ ۔
لئامت ۔ بخل ۔
پاک کردن ۔ پونچھنا ۔

صفحہ ۱۹۷

اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ
انصاف کرو ۔ کیونکہ انصاف تقویٰ
سے بہت قریب ہے ۔
معاد ۔ جائے بازگشت و عالم
آخرت ۔

صفحہ ۱۹۸

وزر ۔ بار ۔ گناہ
وبال ۔ ناگواری و دشواری
مبرات ۔ جمع مبرۃ ۔ عطایا ۔
ہیئت اجتماعیہ ۔ عموم بریہ
Public
جوجہ ۔ چوزہ ۔ چنگنا ۔ مرغی کا بچہ ۔

صفحہ ۱۹۹

تراضی ۔ راضی رکھنا ۔
نمرہ ۔ شمار ۔
برخود ہموار کردن ۔ اٹھانا ۔
تمجید ۔ بزرگی ۔ نسبت دادن ۔
مرام ۔ مقصد ۔
مثمر ۔ منتج ۔

صفحہ ۲۰۰

تعارف ۔ تحفہ ۔ ہدیہ ۔ رشوۃ ۔

ازاء - مقابل -

نامشروع - ناجائز -

صاحب شدن - مالک ہونا -

ویلک لا تزکی و لا تتصدق

وائے ہو تجھ پر نہ تو مجھے وزن دیتی ہے اور نہ مجھے صدقہ ہی کرتی ہے - یعنی تیرے نزدیک نہ میرا کچھ وقار ہے - اور نہ تو میرا پیچھا ہی چھوڑتی ہے - ایک حسینہ کی رائے (نہ زنا کر نہ صدقہ دے)

صفحہ ۱۹۵

سائل بکف - منگتا

بسمارک - Bismarck نام جرمن مدبر -

غرا - روشن -

سربازی - سپاہگری - جانبازی،

برامکہ - جمع برمکی - فضل و یحییٰ - ربیع وغیرہ اس خاندان کے وزرا علم و فضل و سخاوت میں بہت مشہور ہو گذرے ہیں - جو مامون و ہارون وغیرہ کے وزیر تھے - ایران و عرب و ہندوستان میں جو شہرت ان کو حاصل ہے - بسمارک کو نہیں ملک کو فائدہ پہنچانے میں بسمارک ضرور اچھا تھا -

از پا در آوردن - پچھاڑنا - عاجز کرنا -

انا سید الاولین - میں اولین اور آخرین کا سردار اور عرب و عجم کا سردار ہوں -

نور دیدگان - حسینوں -

غزوہ - جنگ -

رئیس القوم خادمہم - قوم کا سردار قوم کا خادم ہوا کرتا ہے -

صدر نشین - جس پہ ریاست کیجائے

صفحہ ۱۹۶

خمس - سال بھر خرچ کرنے کے بعد جو بچ رہے - اس کا پانچواں حصہ حق سادات ہے - زکوۃ کی

مظفریت تامہ - فتحمندی کامل

رجعتشا - پیچھے ہٹا دینا -
عودتشا - واپسی -
نظامنامہ - نظم و نسق -
آئین - Constitution

ضابطہ -
تشخص متشخص - بذاتِ خود - بنفسہ
برازندہ - سجیلا - سزاوار
نیزو - بشتتا -
تبرعہ - جمع تابع - پیروان،
تنزد رعایا -
شہرواری - تکاہل و تساہل -
تا تمہ -

آتے ہیں - قافیہ کا دارومدار حرف روی پر یا حرف روی وحرکت توجیہ پر ہے - جبکہ روی ساکن ہو -

سجع - لغت میں آواز قمری اور کبوتر کو کہتے ہیں - ایک جملہ کے آخر کے کلمہ کا دوسرے مقابل کے جملہ کے آخر کے کلمہ سے حرف آخر میں موافق ہونا فن بدیع کی اصطلاح ہے - مثلاً کہتے ہیں - کہ سجع نثر میں اسطرح ہے - جیسے قافیہ نظم میں -

حزب - گروہ -
تمامن - دغل و ناراست -
کان لم یکن - گویا کہ ہے ہی نہیں -
وتنفیع شود - محل نفاذ پر رکھا جائے -
مبل - (فرنیچر) اثاث البیت -
فرنیچر - مثل صندلی (کرسی) نیمکت (بنچ) وغیرہ Meuble

خطابہ - ایڈریس - لکچر
نطق - لکچر
غرب الغرب - فار ویسٹ -
مغرب اقصیٰ - چونکہ جاپان دنیائے
عتیق کے مشرق میں ہے - اسلئے
اس کی جگہ شرق الشرق ہونا
چاہیئے -

صفحہ ۱۹۱

خضرا - سرسبزی -
رسماً - آنیشیلی حکومت کی
طرف سے -
ہیئت - مجلس -
رئیس - پریذیڈنٹ -
کارخانجات آدم سازی - کنایہ
انساسکول - کالج - یونیورسٹی -
امیر البحر - ایڈمرل
استاد - پروفیسر
خمیرہ - سرشت
فلاحت - باغبانی

مغاک - گڑھا -
باروط - (ترکی) بارود
فشنگ - کارتوس
عملجات - مزدور - کاریگر -

قسمت شدن - میسّر ہونا -
روزی ہونا -
ابتیاع - خریدنا -
شعربافی - ریشمی اور اونی
کپڑے بننا -
آنقدر نماندہ - زیادہ دیر نہ ہوگی
بہت جلد -
پیش رفت - ترقی -
تشریف - خلعت -
مباہی - فخر کرنیوالا -
لقد کرمنا...... ہم نے مکرّم اور
معظم کیا انسان کو -
فتبارک اللہ - اللہ اقدس و تعالےٰ
بہترین خالق ہے -
اقدام - پیش قدمی -
رقاب - جمع رقبہ - گردن -

صفحہ ۱۸۸

خداوندگار - آقا و مالک -
دَہا - زیرکی و جودت فکر -
چکیدہ - تجربہ کار - سناری - ضد
چسپیدہ - بھبنی - بنتدی - اناڑی -
ریختہ - سانچے میں ڈھلا ہوا -
بدعتہائے مضار - ضررساں نوایجادیں
تریاق - دوا، دافع سم (زہر)
تعاون وتناصر - ایک دوسرے
کی مدد کرنا -
باکفایت - کارکن - لائق -
گرد آوردن - جمع کرنا -
انبازی - شرکت کرنا -
انقراض - منقطع شدن -

صفحہ ۱۸۹

موتسو ہوتو - نام بادشاہ موجودہ
جاپان - اور میکادو ہر بادشاہ جاپان
کو کہتے ہیں -

اَندرز - نصیحت
توصیہ - وصیت کرنا -
فائقہ - منتخب - بڑھیا -
نمائندہ - ڈیلیگیٹ
متکاہل - متکاسل - سستی و کاہلی -
ہیئتِ اجتماعیہ - ارکانِ مجلس -

صفحہ ۱۹۰

موہبت - بخشش -
محوّل - سپرد -
صحہ گذاشتن - پاس کرنا -
To Sanction
امضاء کردن - دستخط کرنا -
To Sign
سدِ متین - پشتہ و بند استوار -
معارف - تعلیم Education
اولین و آخرین - اسلاف و
اخلاف -
پلّہ سُلّم - زینہ کی سیڑھی -
متصدی - کارکن - مرتکب -

صفحہ ۱۸۵

سوم پردہ ۔ تیسرا ایکٹ یا سین
نوٹ :۔ یہ آخری نظم اس ناول کے پلاٹ کا خلاصہ ہے ۔

خاتمہ

جِدّ ۔ سعی و کوشش ۔
اقدام ۔ پیش قدمی ۔
دَنِیّہ ۔ کینہ
بہیمیت ۔ حیوانیت
باستانی ۔ پرانا
عقب انداختن ۔ پیچھے ڈالنا ۔ چھوڑ دینا ۔

صفحہ ۱۸۷

مجحوبیت ۔ شرمندگی ۔
خذلان ۔ بے بہرگی
مواسات غمخواری
شقاق ۔ دشمنی و مخالفت

یاجوج و ماجوج ۔ دو خیالی اشخاص جنکے سامنے ایک وہمی سد کھینچی ہوئی ہے ۔ قرب قیامت میں آسے توڑ کے نکل پڑینگے ۔ اور دنیا کو تباہ کر دینگے ۔ دراصل تاتاریوں کے جدِ اعلیٰ کے نام ہیں ۔ ایک شاہِ چین نے تاتاریوں کی لوٹ مار سے بچنے کے لئے دیوار چین بنوائی تھی جس کی وجہ سے تاتاریوں کی حملہ آوری میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ۔
سدِ سکندر ۔ اصل میں بحر خزر کے کنارے باب الابواب میں سکندر کی بنوائی ایک سد (بند) ہے ۔ شعرا اس سد کو یاجوج و ماجوج کے منع دخول کے لئے مانتے ہیں ۔
"تاروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" ۔
ممتنع ۔ محال
استبداد ۔ سلطنت شخصی ۔
مشروطیت ۔ سلطنت جمہوری ۔

سہل است - کم ہے۔

صفحہ ۱۸۱

ہفت ہمسایہ - سات گھروں تک -
خفہ کردن - دم گھونٹنا
مجلس - ایکٹ
قاتل حمزہ - ابوسفیان
پردہ - نغمہ - سین - ڈراپ
فسیحہ - چیخ پکار
اوغول - فرزند - پسر (ترکی)
جوان بالا - جوان سرو قد
إنا لله وإنا إليه راجعون -
ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں

صفحہ ۱۸۲

تمش - حیلہ -
(از فرہنگ انجمن آرا)

قفا خوردن - گدے کھانا -
دامادی - دولھا بنانا
آبخور - بہرہ و نصیب
پئے آیئے من - میرے پیچھے آ
عروق - رگیں جمع عرق بکسر

صفحہ ۱۸۳

نیاگان - اجداد
نیم - نے ہستم
قبس - شرارہ - چنگاری
عسس - شبگرد - روند
Patroling by night
شحنہ Prefect of Police
(انگریزی)
ہل من لا یفہم - سن لو میں ہی سزاوار ہوں -
آب رفتہ در جو آورد
گئی ہوئی بات پھر لوٹا لایا

اخراج بلد۔ شہر بدر کرنا
خفیہ وتبدیل۔ جاسوس
بھیس بدلنا۔

صفحہ ۱۷۸

توپ۔ دستہ
رسیدگی۔ غور و فکر کام کو انجام
دینا۔ تحقیق کرنا۔ جانچنا۔
کافیان۔ کارکن۔
ختام۔ خاتمہ

صفحہ ۱۷۹

ثکلی۔ زن پسر مردہ
طلقۃ۔ نام مقام
سماور۔ ایک ظرف پیتل کا ہوتا
ہے۔ جس میں چائے دم کرتے
ہیں۔ روسی زبان کا لفظ ہے

صفحہ ۱۸۰

مناسب ہمراہی۔ اشعار حزن
وغم بر محل پڑھنا
قونسلط۔ مشورہ۔
چہل۔ مراد بکصد و چہل۔ کیونکہ
$98\frac{1}{2}$ سے نیچے تو مرتبہ برودت
کا ہے نہ حرارت کا ہاں اس سے
اوپر کے درجہ حرارت میں شمار
ہوتے ہیں۔ مگر تھرمامیٹر میں
شاید ۱۴۰ سے اوپر درجات
نہیں ہوتے۔
در صد لبست و پنج۔ پچیس
فی صدی۔
ایران ومیران۔ دوسرا
لفظ تابع مہمل ہے
حماسئے مرکبہ۔ کمپلیکیٹیڈ
مخوف۔ ڈینجرس
تحنت۔ سریر
مواظبت = مواظبہ۔ مواظبت
دائم بر کار سے ایستادن۔ کسی
کام پر قائم رہنا۔
علاوہ۔ اضافہ
مجسمہ بت۔

بدرستیکہ بعض از علما ...... تعلیم
نمائیدہ - بعض علما خود تو علم حاصل
کرتے ہیں مگر دوسروں کو نہیں
بتاتے یا سکھاتے -
فرسنغ - ہاتھ - گز ترجمہ کرتے ہیں
کرباس - سوتی کپڑا -
غول - بھوت
رفتار - عمل وسلوک
بادشاہی - حکومت
افسار - لگام
سلمان - فارسی صحابی رسول

صفحہ ١٧٦

خرد شدن - ٹوٹنا -
سوا شدن - الگ ہوجانا -
[illegible] - [illegible]
[illegible] تعبیرات - [illegible]
[illegible]
[illegible]

صمد - بے نیاز و بلند
درعوض - درعوض صلوٰۃ و غلغلہ
پاپوش جفت کردن - جوتا
سیدھا کرنا -
مکلا - ٹوپی پہنے والا - معنے تو یہی
ہیں - مگر نہ معلوم ہوا کہ کس لفظ سے
بنایا ہے - ممکن ہے کہ کلاہ سے بصورت
عربی یہ لفظ گڑھ لیا ہو جیسے
اردو میں اردو کے لفظ سے
عربی کے مبالغہ کے وزن پر
صیغے بناتے ہیں - جیسے لس سے
لسّاڑ - پھکڑ سے پھکاڑ
مکلائے عالم - ٹوپی پہنے ہوئے
عالم - مآخذ نہ معلوم نہ ہو سکا -
سرپوش - ڈھکنا - عمامہ کو سرپوش
سے تعبیر کیا ہے -

صفحہ ١٧٧

[illegible] ..... اللہ ہماری
[illegible] درست کی طرف کرے

اُسّ - بہرسہ حرکت مگر مشہور بالضم اصل و بنیاد اس کی جمع آساس ہے - اور اساس کی جمع اُسُس
ذُرّیّۃ - اولاد -
شعب - گھاٹیاں جمع شعبہ - مجمع
توقیف - موقوفی - معزولی
انظار بے قرب - قربت شاہ نہ ہونے کی حالت میں
مجازات - بدلہ - عوض - سزا
کسوت - لباس -
کمثل الحمار یحمل اسفارا - چارپائے براو کتابے چند
عتبات - جمع عتبہ - آستانہ مراد مزارات مقدس ائمہ

صفحہ ۱۷۵

طلا آلات - سونے کا سامان
لم یحکم.... والظالمون - جو خلاف قرآن حکم دیتا ہو وہ کافر فاسق اور ظالم ہے

اللہ کے بندوں میں سے علما خدا سے ڈرتے ہیں -
خشیت - خوف
حارس - نگہبان
من طلب العلم.... الامراء - جس نے علم چار امور ذیل کے لئے سیکھا وہ جہنم میں گیا (۱) تاکہ علما حقیقی پر فخر کرے (۲) یا اس علم کے وسیلہ سے احمقوں سے اکڑے (۳) یا بڑے آدمیوں کو اس علم کی وجہ سے اپنی طرف پھیرے (۴) یا امراکو پھانسنے -
صحیح - لیاخذ بہ -
العلم بلا عمل وبال علم بلا عمل وبال جان ہے -
العالم بلا عمل کشجر بلا ثمر عالم بلا عمل ایسا ہے - جیسا کہ درخت بغیر ثمر -
ویل للعلماء سوء...... وائے ہو علماء بد پر کیسی بھڑکیگی اُن پر آگ جہنم کی -
ابی عبداللہ - کنیت حضرت امام حسین علیہ السلام

دوستی نعمت غرض - بندوں کی دوستی
کو خدا کی محبت پر ترجیح کو
اہر سے ۔
ولیم - ولیم اس جگہ قیصر سے
مشتق قیصر جرمنی کا نام ۔
امپرالور - شہنشاہ
آلمان - جرمنی ۔
بابی - مرزا احمد باب کے پیرو
بہائی - مرزا احمد کو مبشر اور
بہاء اللہ کو مہدی مانتے ہیں
[illegible]
انبار در انبار - جمع در جمع
کرنا ۔
کبریائی - عظمت - بڑائی
دمار از روزگار کسے برآوردن -
کسے ہلاک کر دینا ۔

صفحہ ۱۷۳

اذا فسد العالم فسد العالم
جب عالم میں بگاڑ پیدا ہو ۔ تو عالم
(دنیا) بگڑ جاتی ہے ۔
مدیر - صاحب ادارہ ایڈیٹر
بیرت دادن کردن - ہلا دینا ۔
الٹ کر دینا
بڑے عالم سے مدعا ہی تما[illegible]
اسکے ایسے زیادہ کیسے ۔
اذا بلغ الغایۃ اشتد - یعنی کمان
حد کو پہنچ جاتی ہیں ۔
ضلالت - گمراہی
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔
ترجمہ میری امت کے عالم انبیاء
بنی اسرائیل کے ایسے ہیں
نیران - جمع نار ۔ آتش ۔ جہنم
اللہم احفظنا من شرور انفسنا -
اے اللہ ہم کو ہماری شرارت نفس
سے محفوظ رکھ ۔
اساطین - جمع اسطوانہ یعنی ستون

صفحہ ۱۷۴

استعیذ باللہ خدا سے پناہ مانگتا ہوں

اسباب چلیپی - مہیاتی اسباب و سامان
دربندد - درپے
شب نامہ - رات کا اخبار
دربند - قلعہ - پھاٹک - کٹہرہ

صفحہ ۱۷۱

بیّنہ - بحیثیت غلبہ بر خصم (حجہ) کہتے ہیں - اور بعض کا خیال ہے کہ حجۃ اعم ہے - چاہیے اس کے مقدمات - ثابت ہوں یا نہ ہوں مگر بیّنہ وہی دلیل ہے جو مظفر و منصور ہو - اور دلیل جس سے توصل الی المطلوب ممکن ہو - (امارہ) دلیل کا متقارب ہے جس سے دعوی بحیثیت افادہ بیان ثابت ہو - وہ بیّنہ ہے - حجۃ قاطعہ مفید علم کا نام برہان اور جو مفید ظن ہو وہ دلیل ہے -
نقاط - مقامات
پیش کردن - ترقی دینا

تفرعن - فرعونیت
تشیعیت - درمدگی
توسری - ڈھول - جیت (ذلت)
صغری و کبری - شکل کے قضیہ اول کو صغری اور قضیہ ثانی کو کبری کہتے ہیں -
مقدمہ چیدن - باتیں گڑھنا
کبادہ - نیزم - نوعے از کمان
ہمّہ - ہمہ دانادہ - قصد و ارادہ (مختلف)
علی رغم - برخلاف (رغسم)
بینی بخاک مالیدن
پارک - مرغزار park تفرجگاہ
غمونی - باغ - گردشگاہ
گل خانہ - Flower store
ماشین بخار - Steam Engine
(از لغت نامہ انگلیسی و فارسی مطبوعہ طہران)

صفحہ ۱۷۲

شاہسون - شاہسوند - دوستدار شاہ

کپوٹ اسیو جہ سے نا غلط بمعنی خلف آتا ہے

القصبر مفتاح الفرج - صبر کشائش کی کنجی ہے۔

تفاؤل - شگون لینا - فال دیکھنا

صفحہ ۱۶۸

مستول - تمنا و التماس

زبان بہ کسے دراز شدن - اس کو بڑھ بڑھ کے کہنا۔

بلند کردن خ بہ - اٹھانا

باشو - ٹھہرا ہو

قدرت بر تشنہ سہل است - بر لناز بڑی بات ہے۔

صفحہ ۱۶۹

تمنا - ایڈیٹوریل نوٹ

تمال بہ تاب - متغیر

حسن ناشدنہ - خوبی آمیز

ابتشاشت

طفرہ زدن - ٹالنا

ہم بندی - جوڑ لگانا۔

صفحہ ۱۷۰

خط مشہدی حسن کرمانی

مشہد مقدس - خراساں - چونکہ یہاں مزار امام موسیٰ رضا ہے۔ اس لئے اس کی زمین کو ارض مقدس کہا ہے۔

عسرت - تنگ حالی

گیر کردن - پھنس جانا - اٹک جانا۔

پستخانہ - ڈاکخانہ - یا لیٹر بکس - لیٹر بکس کو فارسی میں جعبہ مراسلات صندوق البرید - کہتے ہیں۔

پے بردن - پتہ لگانا۔

کہ ورچہ - کرن اور کیول

قرار داد ہم شدہ - طے بھی ہو گیا ہے۔

بے غل و غش - جنھیں کھوٹا پن
نہ ہو۔
تمام عیار - خالص

صفحہ ۱۶۴

کدک - پسو
إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ إِخْوَانَ
الشَّيَاطِيْن - مسرف لوگ
شیطان کے بھائی ہیں۔
فائز - خوبی کو پہنچنے والا
ناملائم - نامناسب
حنیف - مائل - بحق - راست
دردین - ملت ابراہیمی۔

صفحہ ۱۶۵

نزع رواں - جانکندنی
شبان - گڈریا۔
مرز - زمین
دارائی - مال و منال و ثروت

کابنہ - کابینہ - کمرہ
ٹشنگ - چپل

صفحہ ۱۶۶

اجلاف - جمع جلف غیر مہذب
وحشی۔
ورشو - ورسلیز
آدیو - خدا حافظ - فرنچ میں
A کے معنے To اور Dieu کے
معنے خدا۔

صفحہ ۱۶۷

نکبت - بالفتح - خواری و خستگی
و دردمندی۔
ابناء - جمع ابن - پسران کیونکہ وطن
کو مادر کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔
اس لئے اہل وطن کو ابناء کہا
ناشی - نشوونما پانیدہ۔
خلف - بفتحین سپوت و بسکون لام

حسادت - حسد
خسارت - نقصان
کیفر و مکافات - دونوں کے معنے بدلہ۔
دست تعارف بر سینہ گذاشتن - کسی کو منع کرنا۔
جرگہ - مجمع - گروہ
شیعی - مذہبیہ
اثیر - بلند
دیکھ ان - گران بیچنے کے خیال سے غلہ بند کرنے والے
تو دمنی - منہ پر ہاتھ مارنا۔

صفحہ ۱۶۱

مجہ - سمندر کا گہرا مقام
ملتہب - بھڑکنے والی۔ سجن بمعنی زنداں کے ساتھ فعل افروختہ نامناسب ہے۔ بجائے اس کے سجین ہو تو افروختن بن سکتا ہے اور وہ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

یا "دنیا را سجن برائے خور ساختہ" بنا لیا جائے
استہزا - مذاق اڑانا۔
خوردہ گرفتن - اعتراض کرنا۔
کنگاش - مشورہ

صفحہ ۱۶۳

واہی - سست
خورشید.... شہر گشتہ - کنایہ ہے ایران کے بادشاہ سے۔
کمکم - گول ٹوپی پہنا - چونکہ عربی میں مصدر بمعنی حاصل مصدر بھی آتا ہے - یا یوں کہو کہ تجریداً بمعنی گول ٹوپی - ہے - ورنہ کمتہ کے معنے القلنسوۃ المدورۃ - ہے
Round cap
کمکم دار - گول ٹوپی والیاں
شاباش - نچھاور
فلزات - آگ میں پگھلنے والے معدنیات۔

آتش - آتش شوق اس شعر میں
اربعہ عناصر کو جمع کیا ہے -

گفتگوئے ایرانی با فرنگی

باغہائے ملی - قومی باغ
Public Garden
الکٹریک - برقی Electric
مینو - بہشت
خاورستان - مشرق
ماہ مہ افرنجی - مئی کا مہینہ یورپ
کی زبان کا -

صفحہ ۱۵۸

قناپہ - سائبان - خیمہ - قبہ
Fr: Canape ; Eng
Canopy
غبطہ - رشک
سرپا - پاؤں پر
مع الممنونیتہ - احسان مندی کے
ساتھ -

صفحہ ۱۵۹

رجا نمودن - امیدوار شدن
درثانی - بعد ازاں
ماموریت - تقرر بر کار سے
بے ہمتائی - بے نظیری

صفحہ ۱۶۰

عجلاً - فی الحال
الدنیا سجن المومن وجنة
الکافر - دنیا مومن کا قیدخانہ
ہے - اور کافر کے لئے
جنت ہے -
ستر نمودن - درپردہ داشتن
مکتوم - پوشیدہ
تنبلی - کاہلی
اجانب - اغیار

صفحہ ۱۶۱

اشکبوس - تورانی پہلوان باشندہ شہرکش حمایتہ افراسیاب میں ایران پر چڑھائی کی اور رستم کے ہاتھ سے مارا گیا۔ نوٹ کو اشکبوس سے اشکبو استعارا کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کہ روسی کسی افسر کا بھی نام ہو

طوس - صوبہ خراساں

طرقان - رود خانہ صوبہ خراسان

دلو اسپد - نام پہلوان جو اپنے آقا کمیکا وس سے عاصی ہو گیا

ثریان خشمناک

پرن - ثریا

قوی پے - مضبوط جڑ والا

خورشید اور شیر کے ذکر میں ایہام تناسب ہے - کیونکہ ایران کا مارکہ شیر و خورشید ہے۔

صفحہ ۱۵۶

ایضاً قصیدۂ وطنیہ

دور بدور - چاروں طرف

جو - اند کے تھوڑا۔

تبار - خاندان

اسپہبد - سپہ سالار

ہشت و چار - 8x4 = 32

بتیس برس کا زمانہ۔

شمس عالم تقدیس - مراد جناب رسالت مآب

پوسیدہ - کہنہ و فرسودہ

بار - کاروبار

استاند و مرمیاد - نام دو کوہ یورپ۔

پاریسیاں - فرینچ

پارستالہ - پدستار

رے - طہران

پارس - ایک بمعنی ایران دوسرا بمعنی شیراز

صفحہ ۱۵۷

باد - ہوا و ہوس۔

صفحہ ۱۵۵

سیماب ساق - گوری پنڈلیوں والے -

چشمان سیاہ - کالی پتلی والی آنکھ -

لبن - دودھ - بہشت میں علاوہ چشمہائے کوثر و تسنیم و سلسبیل کے چار نہریں اور مانتے ہیں (۱) نہر شیر (۲) نہر عسل مصفی (۳) نہر آب غیر آسن (نہ بگڑنے والا پانی) (۴) نہر خمر

کیان - کیانیاں

بر کیان - فقرا و زہاد

ما کیان - مرغی

قرن - صدی و رفیق

ما کیان - ہم کون ہیں ؟

جہول - ناداں - اس شعر میں صنعت سوال وجواب ہے

مانا - مشابہ

اہرمن - دیو

فتن - جمع فتنہ

فطن - جمع فطنت زیرکی

این - مشارالیہ ملک ایران

ہمایون - معشوقۂ ہمای - و نام دختر فغفور چین جس پر نریمان عاشق ہوا تھا -

ایران دخت بھی کسی عورت کا نام ہونا چاہیے - مگر مجھ کو لغات میں نہ ملا - ملک ایران کو دختر کہا ہے -

ارجاسپ - افراسیاب کا پوتا جو گشتاسپ کے ساتھ جنگ کرکے مظفر و منصور ہوا - گشتاسپ کے بیٹوں اور اس کے باپ لہراسپ کو قتل کر دیا اور اسفندیار کی بہنوں کو روئیں دژ میں قید کر دیا اسفندیار نے ترکستان پر چڑھائی کرکے اسے قتل کیا اور بہنوں کو چھڑا لایا -

اسکناس - روسی زبان میں نوٹ کو کہتے ہیں

صفحہ ۱۵۴

دست بدست کسے دادن - بیعت کرنا

ترک زبان - جس نے زبان ترکی سیکھی ہو۔

از کسے قہر کردن - اس سے خفا ہو جانا۔

بجہات تاریخی - اسباب تاریخی کی بنا پر

ترکی صحبت داشتن - ترکی بولنا

غزتہ - روزنامہ - روزنامہ رسمی

News - [illegible] Gazette

[illegible]

خلاف اصول ہے - چونکہ ایرانی اور ہندوستانی عین و الف میں کوئی امتیاز نہیں کرتے اس لئے عین میں دونوں سے دھوکا ہو جایا کرتا ہے - اور الف وصل کی طرح گر جایا کرتا ہے ایسی غلطی اردو میں بھی ہوئی ہے -

عقل کل - عقل اول - جبریل - ذات نبوی - یہاں آخری معنے مراد ہیں۔

لاو لن - انکار و شبہ

آسیا - ایشیا

عدن - ساحل عرب جہاں موتی پیدا ہوتا ہے

پور پشن - پیسر پشن جو ایک پہلوان ایرانی تھا -

آتن - اثینہ - دار السلطنت یونان (ایتھنس)

آآ - کلمہ تنبیہ - آگاہ باش ذرا سن لو

قیاد - مکار

قلعہ ششیشہ - کسی قلعہ کا نام

مگر تحقیق نہ ہوا -

پرنس سون اکسلانس His

Excellency the Prince

خرت پرت - سٹرپیٹر

مغازہ - دوکان

قیمت بلند - قیمت زائد

افتادہ وپس ماندہ - آخر - بچا

کھچا - پڑا پڑایا

آویزہ - چھینکا - ہانڈی

مغازہ بلور فروشی - دوکان شیشہ

آلات -

سامان روئے میز میز پر رکھنے

کا سامان

اسباب مشروبات - پینے میں

کام آنے والے برتن

تنگ - بضم تا دنوں وگاف

ساکن - صراحی -

Goblet

صفحہ ۱۵۴

اعتنا - توجہ کرنا

مادموازل - نام مس

قشنگ - حسین

شیوہ باز - نازو ادا والی

آب جو - مخفف آب جوش

آب بطری - غازوز - سوڈا واٹر

سیگاریت - سگریٹ

جمع بستن - جوڑنا

اوتل - ہوٹل

اردیانتال - ہوٹل کا نام

ترکہ - مرد ترک

شلوق - گڑبڑ - آشوب

تخم خیش رانی - شیار و شدیار

کردن - قلبہ رانی - ہل جوتنا

To Plough

خفتہ - لیٹا ہوا

صاحب مردہ - تیرا

پلو ٹیا مرے

تیر خلّی کردن - فیر کرنا
ہورا - مرحبا - شاباش - زہے
Hurrah

صفحہ ۱۵۱

اکسپوزیسیون - نمائش
Exposition
Exhibition
جفنگ - فضول بکواس
لایطائل - غیر مفید
نقار - کینہ
عنوانِ کتاب ہشاں خال
بے مزگی - بے لطفی
ماکنہ - مشین - کل

صفحہ ۱۵۲

استحضار - یاد کرلینا - واقفیت حاصل کرنا -

دختران - مسیں - کنوارہ لڑ
زنان - لیڈیز - بیا بیاں
قوم و ذریت ژولی - کیسی خو
تم ہو - omme vouetes
rle = How pretty you
re.
(فرنچ)
ایں را کو را قلت یاد گرفتہ "اسکو
مکس کو تھوڑا بہت یاد کرلیا ہے یا
یہ جملے بطور تفنن و تفریح یاد
کرلئے ہیں (قیاساً) حل نہ کرسکا
سیل وو پلی - جو آپ کی مرضی
Sil vous plais = If
you Please (فرنچ)
داخلہ - در ملک خود
روبے - رنگ ڈھنگ - یا
پرویۂ - رفتار و سلوک
اثم - گناہ - جرم
برہنہ کردن - لوٹنا
مولع - فریفتہ
خولیا - مالیخولیا
تبذیر - اسراف

صفحہ ۱۴۷

پدر نامرد - حرام زادہ
مستشعر - باشعور
مخوف - خوفناک
جبر - شکستہ را بستن
کسر - شکستن
تار - سیاہ و تاریک

صفحہ ۱۴۸

ناخدا - جہاز راں - اصل میں
ناو خدا تھا -
خصم قوی - مراد روس اور انگریز
حصار - قلعہ
دستبرد - غلبہ
مصون - محفوظ
تظلم - داد خواہی
شوریدن - تحریص و ترغیب و
برانگیختن

صفحہ ۱۴۹

ستر - پوشیدن
حبشی - حبش کا رہنے والا
زنجی - زنگبار کا باشندہ
بخرج دادن - بتانا
صُمٌّ بُكْمٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ - بہرے
اور گونگے ہیں اور وہ کچھ نہیں سمجھتے
کاغذ - یورپ سے موٹے کاغذ
مخمل نما رنگین بیل بوٹے والے
سنہرے آتے ہیں اور ان سے دیواروں
کو منڈھتے ہیں -

صفحہ ۱۵۰

مستورہ - نمونہ Sample
(از جامع)
انارشسٹ انارثیت - باغی
مخالف حکومت فلدٹ ما حسب
اس کے معنی فوضوی لکھتے ہیں
ANARCHIST

ایقاظ - بیدار کرنا
قصویٰ - دور تر
دنبال کردن - طول دینا
آنقدر نمی‌کشد - زیادہ وقت
نہ گذرے گا۔
کفیٰ باللہ نصیراً اللہ کا مددگار
ہونا کافی ہے۔
طراز ترکستان میں ایک شہر حسن خیز
آز - حرص -
اطناب - طول دینا
ایجاز - اختصار - اطناب و ایجاز
معانی کے دس مسئلوں میں
سے ایک مسئلہ ہے
اوسطہ - الفاظ حقیقت و مجاز
کیا خوب صرف ہوئے ہیں۔
اہلِ نیاز - عشاق
طرار - دزد - چالاک
تماثل - تشابہ
متمائل - جھکا ہوا -
ناز - قسمے از سرو
سہی - ایستن

صفحہ ۱۴۷

ژاژ خا - بیہودہ بکواس کرنے
والا
غصہ - اندوہ
ایاز - طفیلے معشوق محمود
قمار - جوا
مسعودہ - ممولا - (موسیچہ)
گراز - سور
بے انباز - لاشریک
سلم - زینہ - سیڑھی
بہ بہ - سبحان اللہ
نجیب - شریف و ہوشیار
کاکائے سیاہ - غلام حبشی
پشت گردنی زدن - دھکے
دینا -
خلا - پیخانہ
رستم دستان - رستم بن
زال
سام نریمان - سام بن
نریمان

ادیبوں کا خیال ہے کہ عید الضحیٰ صحیح نہیں

بقر ۔ بیل

موش و بقر و گربہ ۔ مراد ارکین

ہمہمہ ۔ چل پوں ۔ چیخ پکار

رنود ۔ جمع رند

صفحہ ۱۴۴

اہل کوفہ ۔ کوفیوں نے خطوط لکھ لکھ کر امام حسین کو بلایا بیعت کی اور پھر ترک نصرت کی اس لئے یہ مثل ہے ۔ الکوفی لا یوفی ۔

چراغ کسے افروختن ۔ اس کو خوشحال بنانا

لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلاء مذبذبین بین ذالک خسر الدنیا والاخرۃ ۔ نہ ادھر میں نہ اُدھر میں ڈانوا ڈول بیچ ادھر میں (بہ بلا کدھر میں) گھاٹے والا ہے اس گھر (دنیا) میں اور اُس گھر (آخرت) میں

سراب ۔ نمائش آب ۔ دھوکا یہاں مراد ویران

آذوقہ ۔ غذا

مسدود ۔ بند

شیخ و شاب ۔ پیر و جوان

الجوع الجوع ۔ ہائے بھوک ہائے بھوک ۔

ثانی اثنین ۔ دو میں کا دوسرا ثانی اثنین اذھما فی الغار سے ماخوذ ہے ۔ شب ہجرت میں غار حرا والے واقعہ سے اس آیۃ کا تعلق ہے ۔

قارون ۔ حضرت موسیٰ کا خالہ زاد بھائی کہتے ہیں اس کے خزانے کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر چلتی تھیں ۔

صفحہ ۱۴۵

فرّ ۔ شان وشوکت

محبوس ۔ مقید

وقیانوس ۔ بادشاہ روم جس کے زمانہ میں اصحاب کہف تھے ۔

ماوزر ۔ بندوق اعلیٰ درجے کی Mauser

کروپ ۔ جرمن میں توپ سازی Krupp کا کارخانہ

دلّوس ۔ گرز وعمود

سالوس ۔ مکاری

زبون ۔ خوار وذلیل

جہود ۔ یہودی

مجوس ۔ آتش پرست

ناموس ۔ عزت

صفحہ ۱۴۲

منوال ۔ طریق

مغروس ۔ روئیدہ

سبحہ ۔ تسبیح

صیحۂ ناقوس ۔ سنکھ کی آواز

معکوس ۔ اولٹی ۔ برعکس

غرس ۔ درخت بونا ۔ درخت لگانا ۔

طنین ۔ بھنبھناہٹ ۔ گونج

گربہ موش ۔ دزد وقاضی دو کہانیوں کی کتابیں فارسی زبان میں چھپی ہوئی ہیں ۔ مراد افسانہ وقصہ

مدیر ۔ ایڈیٹر

صفحہ ۱۴۳

سوئس Swess

صورت دادن ۔ پورا کرنا

مکتوب مشہدی حسن نمبر

تصدیع ۔ دردسر دادن

لوا ۔ جھنڈا

عید الاضحیٰ ۔ عید قربان ۔ اضحیٰ اضحیہ کی جمع ہے ۔ بمعنی گو…

تدارک نمودن - مہیا کرنا
صنیع الملک - ڈائرکٹر صنعت و حرفت
یکایک - ایک پر ایک برابر کا
مدخول ہنگفت - آمدنی کثیر
امیر نظام - کمانڈران چیف
از برکت تمہید - بدولت انتظام یا لکچر
تاہل - شادی کرنا
عروسی مستطنی - شادی باشان

صفحہ ۱۳۹

طاقہ - توپ - تھان
حیات - زندگی - جان - ایجاب قبول یا تہنیت مبارکی -

صفحہ ۱۴۰

Cheque بک - حوالہ - ہنڈی

ابتیاع - خریدنا
سر ہفت - فارس میں زینت کی سات چیزیں ہیں
(۱) سرخاب یا گلگونہ (۲) سفیداب (۳) وسمہ (۴) حنا (۵) طلق یا زرک (۶) سرمہ (۷) غالیہ
معنی آن مزین - ہندوستان میں بارہ ابرن اور سولہ سنگھار ہوتے ہیں
شاعر باشی - افسر الشعرا
ہاہاہاہا - حکایۃ الصوت خندہ ہے دی - واہ ری - اوری اری -
شش دانگ - مکملاً

صفحہ ۱۴۱

دیانت - ایمانداری تدین
عرض - بکسر آبرو
محروس - محفوظ
ماکیان - مرغی

نصیر الدین کے لحاف کا قصہ نہیں معلوم

جمہوریت ۔ Republic

انیق ۔ خوب

ویانہ Vienna دار الحکومت اطریش (آسٹریا)

آب گرم ۔ گرم پانی کے چشمے

صفحہ ۱۳۷

تذکرہ ۔ پاسپورٹ (پسپاپورٹ) پروانہ راہداری

صور مکتوب مشہدی حسن نمبر ۱۶

قماش ۔ کپڑا

آل عبا ۔ پنجتن پاک ۔ حدیث کساء کی بنا پر یہ لقب رسول خدا ۔ علی ۔ فاطمہ اور حسنین کا ہے ۔ یہاں آل بمعنی اہل کے ہے ۔

گمرکات ۔ آمدنی چنگی

تابنات ۔ ضمانت

صدی پنج ۔ پانچ فیصدی

ناموس شکنانہ ۔ عزت برباد کن

امتیازات بزرگ ایران ویران کن بڑے بڑے ٹھیکے جو ایران کو تباہ کرنے والے ہیں ۔

عمل صرافیہ ۔ لین دین ۔ ایکسچینج

روزنامہ رسمی ۔ گورنمنٹ گزٹ

عمل رژی ۔ تمباکو رژ کے ٹھیکہ کا معاملہ

متضرر ۔ ضرر رسیدہ

زالو ۔ جونک

پردازد ۔ ادا کرے

نیند ۔ پشتہ بندہ

قرضہ رژی ۔ جو قرضہ شہر رژ پر لیا گیا ۔

صفحہ ۱۳۸

رقیب ۔ مراد انگریز

رسماً ۔ آفیشلی

نشان ۔ تمغہ ۔ مڈل

گوش موش ولیار است - سب باتوں
کی خبر رکھتا ہے -
قانون - نام ساز کہتے ہیں کہ اسکا موجد
افلاطون ہے -
شیرینی خوردن - منگنی کرنا اس رسم کے
ادا کرنے میں مٹھائی بانٹتے ہیں گویا یہ اعلان
منسوب ہو جانے کا ہوتا ہے -
عجالہ - عجالہ - بہت جلد - فوری - یا -
بجائے عجلہ -
حجلہ عروس پسر ہو کا جلوہ

صفحہ ۱۳۵

صورت مکتوب نمبر ۱۱ از شہدی حسن

قارد پوسٹل - پوسٹ کارڈ ڈاکخانہ
کا - (ورقہ) Fr: Carte Poste
خلع - معزول کردن از عمل
قلمداد کردن - لکھنا -
رند - بدمعاش
یغماگر - لٹیرے -

قلاش - پالباز - فریبیے
طفرہ - ٹالنا -
باشرف بشود - عزت کے ساتھ ہو
خدا داناست - واللہ اعلم
دستہا - مددگاران
ہولانڈ - ہالینڈ
بلژیک - بلجیم

صفحہ ۱۳۶

مایہ گذاری - روپیہ تقسیم کرنا
بازلیش در آوروند - اس کا
پانسہ پلٹ دیا -
قزاق - سلطنت روس کی قوم
مسلمان جو فوج کا کام دیتے ہیں
COSSACKS
اشقیا - جمع شقی بد بخت مراد مجرمان
سلطنت
قرانتین - قرنطینہ Fr: Quarantaine
عسکر پیادہ کردن - فوج اتارنا
بردن لحاف ملا نصیر الدین - ملا

شعر ہے امروز ہے ~

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

یعنی عشق اختیار کر چکی ہوں۔
اعتکاف ۔ توقف در گوشہ عبادت
میں بیٹھنا۔

صفحہ ۱۳۲

صورت مکتوب نمبر ۵ از حسن کرمانی

کفران ۔ ناسپاسی۔
عقب ماندہ ۔ پیچھے پڑ گئے معطل ہو گئے۔
آن ۔ ساعت۔
تیول ۔ جاگیر Fief تک
مواجب ۔ تنخواہ۔
مستمری ۔ پنشن۔
استصوابی ۔ وظیفہ ۔ مدد معاش۔
مدارس ابتدائی ۔ پرائمری اسکول۔
مدارس رشدی ۔ ہائی اسکول۔
مدارس اعدادی ۔ الف بے اور
ہجے سکھانے کے اسکول۔
تقاعدی ۔ ہاف پے Half Pay

صفحہ ۱۳۳

سترگ ۔ بزرگ ۔
تیب ۔ دستہ ۔
بے مصرف ۔ غیر مفید
تجاوزکارانہ ۔ دور از کار
جسورانہ ۔ دلیرانہ
ڈپلومات ۔ سیاست دان ۔ زرنگ
کارپرداز ۔ Diplomatis
ترا کجا می برند ۔ تجھے سمجھتے ہی کیا ہیں

صفحہ ۱۳۴

مجسم ۔ ہمہ تن
نیکو بدستم بود ۔ اچھی طرح جانتا تھا
ہمہ جا راہ دارد ۔ سب جگہ آتا جاتا ہے
موشگافی ۔ دقیقہ رسی

عمارت - آبادی۔ عدل سے سلامتی
سلطان کی آبادی شہروں کی
ہوتی ہے -
عدل ساعتہ ... ایک منٹ کا انصاف
ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے،
(ستر بمعنی مطلق کثیر آتا ہے) مجھے
سعین اچھا معلوم ہوتا ہے -
الملک ... سلطنت کفر سے تو
باقی رہتی ہے - مگر ظلم سے نہیں -
طبق - تھال -

صفحہ ۱۳۰

اضمحلال - نیست ہو جانا۔ مٹ جانا۔
زیر پائے فلاں چگونہ ......
کہ بر رو در افتد - کونسی تدبیر کریں
کہ فلاں کو پچھاڑ دیں -
باز یافتہ - خدا رسیدہ - ولی -
دانا و عاقل -
یا ہو بیدار علی - فقرا و درویش اپنے
آپ کو فقر میں منسوب حضرت علی سے
کرتے ہیں - اسلئے علی کا نام ہر طرح
سے ورد زبان رہتا ہے - جب کوئی
فقیر کسی فقیر سے ناخوش ہو - تو اسکو
برا کہنے میں "حز علی - جوز علی" وغیرہ
کہتا ہے - یا حق (علی سے ہوشیار)
چرت - نعاس - پینک - اونگھ -

صفحہ ۱۳۱

نو باوہ - ثمر نورس - مراد نوجوان -
فابریک - (فرنچ) Fabrique
اگرچہ معنے ریشہ عمارت - ترکیب،
بنایا ہوا کپڑا ہیں - مگر ایرانی بمعنی
مطلق کارخانہ لاتے ہیں (کلاتھ مل)
فابریک آدمسازی - مراد اسکول
کالج - یونیورسٹیاں -
سر در میان سرہا آوردن - لوگوں
میں آنے جانے کے قابل ہونا - لوگوں
سے ملنا -
رو در واسی - شرم و حیا و حجاب -
دل بدریا افگندیم - حافظ کے اس

شکنجہ دادن - عذاب کردن، سزا دینا۔
بانک - بنک۔
قبض - بل۔
قوطی - ڈبہ (کیس۔کور)
شمع گچی - چربی کی بتی۔
پس انداز - پیسہ اکٹھا کرنا۔
اشرفی - امیر السلطان سے اشرفیاں واپس کرانا۔

صفحہ ۱۲۷

کمپانیہ - اشتراک کمپنی۔
دہ دو - دس میں دو یعنی بیس فیصدی۔
یغماگری - لوٹ۔
اشتراک - شرکت
ضعف لی و ضعف ...

شست - مچھلی پکڑنے کی ڈور۔
جبلی - فطری۔
قلع و قمع - اکھاڑنا۔ کاٹنا۔
افتضاح - رسوائی - بدنامی۔
تبعیت - پیروی - رعایا بننا۔
علناً - آشکارا - کھلم کھلا۔
بخویش بستن - اسکا وابستہ ہونا۔
مایملک - جو قبضے میں ہے۔ یعنی مال۔
مکتب ملی - پبلک اسکول۔

صفحہ ۱۲۸

کمپانیہ - شرکت - شرکا - رفیق۔
کمیسیون تشکیل کردن - کمیشن قائم کرنا۔ کمیشن بٹھانا۔

صفحہ ۱۲۹

عقب - پس پشت۔
سلطان - شاہ و غلبہ

نفسانی -
تحمیلات - تکلیفات - علاوہ بار اور مشقت کے دونوں کے معنی لگان ٹیکس - خراج - باج کے بھی ہیں -
فلک زدہ - مصیبت زدہ - آسمان کا ستایا ہوا -

صفحہ ۱۲۵

مثل نقشۂ پنجۂ شتر گربہ - چیل بلوتون کی طرح -
نامربوط - بے ربط کے معنے ہیں - مگر ربط کا تعلق مضامین سے ہوتا ہے - اور یہاں صفت بدخطی کی ہے - لہذا خراب معنے ہونگے یا - ناموزوں ہے -

مکتوب مشہدی حسن

تعلیقہ - خط -
عاجلانہ - فوراً - جلدی کا -
اسف - افسوس -

جرائد - اخبار -
معصومۂ قم - ایک امام زادی کا مزار قم میں ہے - اگرچہ ان کا شمار معصومین میں نہیں - مگر خوش عقیدگی سے اُن کو بھی معصومہ کہتے ہیں -

صفحہ ۱۲۶

بدتر شد - ناکارہ قرار پایا -
از عہدہ بر آید - اُس کا سرانجام کرے -
امین الضرب - سپرنٹنڈنٹ ٹکسال -
تادیہ - ادا کرنا -
غبن فاحش - نقصان کثیر -
تداول - رواج - جاری ہونا -
صحہ گذاشتن - بامقدار ساینڈ دستخط کرنا - Signature
جزع و فزع - رونا پیٹنا چیخنا چلانا - معنی و ضمنی اضطراب و خوف -

ارخالق - الخالق چھینٹ کا کوٹ جس کو قبا کے نیچے پہنتے ہیں -
توپ - تھان - (اظہار تعداد جامہ کیلئے لاتے ہیں -
سرداری - فراک کوٹ پلیٹوں والا - نپولین نمونہ کا -
عبا - قبا - (چپکن کے اوپر بطور گاؤن کے پہنتے ہیں -)
اضافہ پول - بچت - باقی -
سپردہ بود - کہہ دیا تھا - فرمائش کردی تھی -
سفارش کردن - کسی کے ذریعے سے کہلوانا -
سقط گفتن - برا بھلا کہنا -

صفحہ ۱۲۴

دخیل - پناہ گیر -
خسارہ - نقصان -
تنزیل - زوال - پا -
تنزیل - پستی -

ساعت - گھڑی -
قمہ - کرچ -
حظ کنند - مزہ چکھیں -
ملاحت - مزیداری ہے -
سمر کردن - مشہور کرنا -
گردہ - پشت -
انا ربکم الاعلیٰ - میں تمہارا بڑھیا خدا ہوں - قول فرعون بہ بنی اسرائیل -
حیز - محل -
شاقہ - دشوار - مکلف -
اقتدار - قدرت -
استخدام - خدمت لینا -
خطور - دل میں آنا -
کتم - پردہ -

صفحہ ۱۲۵

چماق - لٹھ - ڈنڈا -
بر طبق - مطابق -
مشتہیات نفس - خواہشات

وقبیلہ -

صفحہ ۱۲۰

زورق در گل نشستہ - ڈونگی کیچڑ میں پھنس گئی ہے -
مطیب - پاک وصاف - معطر -
بزانو درآمدہ - جھک کر -
قہقری - پچھلے پاؤں -
گردباد - بگولا -

صفحہ ۱۲۱

خمرہ - مشہور مٹکا -
یک برصد - مراد سو گنا -
حاجب - ناظر دربار
رسوم - نذرانہ
جوال - توبڑا - تھیلا - بھانڈی -
چناں خر نمیشود - ایسا تو گدھا بھی نہیں ہوتا -
اجامر - ارذال - بدمعاش - کمینے - گندے

ہمہمہ - گُن گُن - منا منا
ہمرگاؤ - احمق -
بدمزہ - حرکت ناسزا -

صفحہ ۱۲۳

لاتدخلوا بیت النبی الا ان یوذن لکم - نبی کے گھر میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ دی جائے
حد - علم فقہ میں جرم شرعی کی سزا کو کہتے ہیں -
سہ حق - ہمشہری - رفیق -
ہمسایہ ہونا -
ارتداد - دین حق سے پھر جانا -
عرادہ - گاڑی
یافہ - نام مقام در شام -
مجیدی سفید - چاندی کا ترکی سکہ قیمتی ڈھائی روپے -
جامہ دان - سوٹ کیس - پورٹ منٹو -
منات - روسی سکہ برابر ایک روبل -
رخوت - جمع رخت - کپڑے -

صفحہ ۱۱۷

شاہزا - نام مقام
اسکندریہ - نام بندر در مصر
خشونت - کھردرا پن
گور پدر اسکندر (محذوف)
سگ بشاسید - فیلقوس پدر اسکندر کی قبر پر کتے موتیں -
حبل المتین - موید الاسلام فارسی زبان میں کلکتہ سے اس اخبار کو نکالتے تھے -
تعطیل شدن - بند ہو جانا -

صفحہ ۱۱۸

جدّی - ضد ہزلی - بمعنی خوب -
جلو - سامنے -
وخیم - بد -
عرشۂ منبر - منبر کی سب سے اوپر کی سیڑھی -
شارلاتان - چالباز - عیار -
مکار - Fr: Charlatan
رودہ بر شدن - آنتیں الٹ جانا
پیٹ میں بل پڑ جانا -

صفحہ ۱۱۹

گوش تلخ - جس کو کسی کی بات ناگوار ہوتی ہو -
طفرہ رفتن - ٹالنا -
زور است - مجبور کرتے ہو -
یا علی مدد - کسی اہم کام کے شروع کرتے وقت ان کلمات کو کہتے ہیں -
نشستنگاہ - بیٹھکا -
اغوا - ورغلانا -
عبد عبید - غلام کا غلام -
آشنائی دادن - پہچنوانا
به او بر خوردہ - اس سے ملاقات ہو گئی -
جمعیت جزئیہ - مراد خانوادہ - و اہل البیت و بمعنی خاندان و دودمان

انزوا - گوشہ گیری -

صفحہ ۱۱۴

فعّال یا یرید - جو جی چاہے کر بیٹھنے والا -

استدامت - دوام و ہمیشگی -

باذل - سخی -

رطب اللسان - تر زبان -

شلوق - آشوب و اغتشاش -
Disturbance

آسمان جُل - ننگے بوچے -

فرزانہ - دانشمند -

لات و لوت - نفا ختے - قلاّنچ مفلس -

دربار بازی - چپقلش، دربار کی -

نرہ خر - اوّل نمبر کے گدھے -

ترکہ خر - گدھا ہنکانے کا ڈنڈا -

خارجہ - بیرونی - مراد سلطنت غیر کے لوگ -

صفحہ ۱۱۵

ایوان ششم - کسی کتاب کا نام معلوم ہوتا ہے -

انارشزیت - انارکسٹ Anarchists

ہرج و مرج طلب - مخالف حکومت فوضوی -

امپراطور یچہ - ولیعہد -

آستریا - اطریش -

رئیس جمہوری - پریسیڈنٹ -

ہامش - حاشیہ -

صفحہ ۱۱۶

حقّہ - کربلائی قریب پانچ سیر کے اور ترکی آدھ پاؤ ایک سیر کا ہوتا ہے -

کفارہ - بدلہ -

پائے کوبیدن - رقصیدن -

مراودہ - آمد و رفت -

صفحہ ۱۱۱

ای واللہ۔ جی ہاں!
بادنجاں۔ بینگن۔
جوجہ۔ چوزہ۔ مرغی کا بچہ۔ چنگنا۔
مسمّا۔ ایک تر گوشت مرغ۔ آلو
بخارا۔ بادام اور پیاز سے پکاتے
ہیں۔ دوسرا بینگن کے قتلوں سے
کوبیدہ۔ قیمہ۔
ماہی کفال۔ ایک قسم کی مچھلی ممکن
ہے۔ کہ روہو ہو۔
آتش ودیغ۔ کڑھی۔
تمنّا۔ سلام وعرض سلام۔ آرزوئے
خوبی یا سعادت برائے دیگراں
کردن۔ Good wishes

صفحہ ۱۱۲

رقیمجات پست۔ ڈاک۔ خطوط۔
Communications مکاتبات
انزجار۔ آزردگی۔

هیئت۔ ممبر۔ وفد۔ ڈیلیگیٹ۔
طپانچہ شش لول۔ چھ گولیوں والا پستول
ریوالور۔ پستول۔ طپانچہ۔
تپنچہ۔
شش لول ریوالور۔ Revolver
یہ لفظ تپانچہ کی تفسیر ہے۔
کار ساختن۔ ختم کردینا۔ جان سے
ماردینا۔
احدے از آحاد۔ کوئی فرد بشر۔
ہنر بزرگ۔ بڑا کمال دکھایا۔
وفیر۔ کثیر۔
طیش۔ غم وغصہ۔

صفحہ ۱۱۳

بطرق۔ ازراہ
شاہباز۔ بڑا باز۔
بہ پروپاچۂ اعیان بہ پیچید۔ اراکین
کے سر تھوپیں۔
شفاہا۔ روبرو
شافی۔ کامل ووافی

سیاہ کشیدن - سیاہ پوش ہونا -
توپ - تھان -

صفحہ ۱۰۷

جل - گزرنا -
بستر برچیدن - بچھونا اٹھا دینا -
بصرف شام - شام کا کھانا کھانے کے لئے - یا -
بطرف شام - قریب شام -
منوط - متعلق -

صفحہ ۱۰۸

سہ دیگر - تیسرا -
ازیں در - اس در سے -
بخت یا الشد - واہ ری خوش نصیبی -
سیغار - [illegible]
جیغار - جنگجو - [illegible]
درزیر دامن زرہ پا [illegible] گیر کردہ -
[illegible] دامن پاؤں کے نیچے

آگیا - دب گیا - پھنس گیا -
معلق آفتادن - قلابازی کھا کے گر پڑنا -
جعبہ - [illegible] - ترکش - [illegible] الماری بھی ہے -

صفحہ ۱۰۹

ناشتا خوان [illegible] - [illegible] -
[illegible] گذاشت - کھانے [illegible]
دست [illegible] - [illegible]
[illegible]
[illegible] سب سے -

صفحہ ۱۱۰

سالار تمام - [illegible] -
مجال نشد - [illegible] -
[illegible] - [illegible] پاؤں [illegible]
[illegible] کی طرف منسوب [illegible]
[illegible] -

صفحہ ۱۰۵

تدارک دیدن - سامان کرنا -
من بنوعے عالی نمائم - بیں خاص
طریقے سے بتاؤنگا -
قونسل - قونصل - بغیر Counsel
Consul : یہ مشتق از Consula
to Consult

پتوں سے ڈھک دیتے ہیں - بیاہ شادی یا اور قسم کے جشن میں یورپین تہذیب کے موافق ایسا پھاٹک بناتے ہیں - اور اسپر ہندوستان میں نوبت بھی بجاتے ہیں - (طاق نصرت)
لوحہ - تختی -
جام - شیشہ مع چوکھٹا -
خط طلا - خوشنویس -
جشن جلوس سال پنجاہم -
Golden Jubilee
اَللّٰهُمَّ بَارِك ..... اے اللہ برکت دے ہمارے بادشاہ کے جشن جوبلی میں بحق محمد و آل محمد - اور نصرت کر شہنشاہ ناصر الدین قاچار کی -
طٰہٰ و یٰسین - ہر دو لقب جناب رسالت مآب صلعم - اور قرآن کے دو سورے -

---

صفحہ ۱۰۶

ہویدا نمودن - ورزش کرنا - ہویدا کرنا -

نشانیہائے قدیم۔
ارزش۔ قیمت۔
صلوٰۃ۔ نماز۔ درود۔ رحمت۔ جب کوئی مرجاتا ہے۔ تو مینار پر چڑھ کے صلواۃ پکارتے ہیں۔ دوبارہ نماز جنازہ کے لئے۔
صدراعظم۔ پرائم منسٹر۔
درپیش۔ درمقابل۔

صفحہ ۱۰۳

نظارت کردن۔ دیکھ بھال کرنا۔
کارتمام میشود۔ بس کام بن گیا۔ کام پورا ہو گیا۔ مرجانے کے معنے بھی ہیں۔
صدرحمت۔ یعنی کہیں بہتر ہے۔
رشر۔ ظاہر عبارت سے تو کوئی مقام معلوم ہوتا ہے۔
صرف دخانیہ۔ دھواں اڑانے کا حق سب کو تھا۔ یعنی کوئی حقہ میں تمباکو صرف کرتا ہے۔ کوئی بطور دوا۔

عیوق۔ ثوابت سے ایک بہت بلند ستارہ ہے۔
ہمائے حرف۔ محل اعتراض۔
اور امید ادند.... میگذاشتند۔ تمباکو کا ٹھیکہ دے دیتے۔ مگر ٹھیکہ جوئی کا نہ دیتے۔
طغرا۔ وہ دستخط شاہی جو فرامین پر بخط چھاپا ہوا کرتے ہیں۔ اور اظہار تعلق خطوط کیلئے بھی لکھتے ہیں۔
ہماں نخواست۔ ابراہیم بیگ ابتک ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا تھا۔
کیسۂ تربت۔ تربت امام حسینؑ کی خاک پاک والی سجدہ گاہ کی تھیلی۔
کیسۂ میخک۔ لونگوں کی پوٹلی۔
کیسۂ ترمہ نرم۔ نرم اور ملائم شال کی تھیلی۔

صفحہ ۱۰۴

حشر میں حسرت مری گر پوچھیں دیگر اختیار
دوست میرے واسطے فردوس تیرے واسطے

سوا کردن - الگ کرنا - اضافہ کرنا -
تانشا - نام دیہہ -
تجدید معاملہ مکن - آگے کو دوسرا
موقع نہ دینا - لے ہی کے آنا -
موعد - زمانہ وعدہ
مکمش - تاخیر لور رنگ -
تجدید معاملہ - پھر سے معاملہ کیا -
سند - تمسک -
رویّہ - روش - رفتار - رنگ ڈھنگ

صفحہ ۱۰۰

پیانو - تار - سنطور - سب باز و نکے
نام ہیں -
راس الحسین - ایک روایت ہے - کہ
سر امام حسینؑ مصر میں جا کر دفن ہوا -
مصر میں مقبرہ بنا ہے - اور لوگ
اس کی زیارت کو جاتے
ہیں -
ارادہ - عرادہ - گاڑی -

صفحہ ۱۰۱

طواف کردن - گرد گھومنا -
غشوہ - غشی -
زور کی خودداری نمودم - جبراً اپنے
آپ کو سنبھالا -

صفحہ ۱۰۲

افاقہ - تسکین ہونا -
تمر - مہر ڈاکخانہ -
مامور موظف پوسٹ خانہ - ڈاکیہ -
حسن بود - مہر جو دیکھی اس میں نام
حسن - تھا -
عزیمت - ارادہ سفر -
تعلیقہ - تحریر - خط -
نگرانی - تشویش -
تصدیع - دردسر - تکلیف -
انتیاز - ٹھیکہ -
کمپانیہ - کمپنی - شراکت -
کشف آثار عتیقہ - انکشاف -

صفحہ ۹۷

زغال - کوئلہ -
راہ انداختن - کام جاری کرنا -
چرخ آبکشی - پانی کھینچنے کی مشین
ترکمان - ترکوں کی ایک قوم، جو لوٹ مار کا کام کرتے ہیں -
تاتار - وحشی قوم ہے -
تاسیس - بنیاد ڈالنا -
دارالفنون - یونیورسٹی -
محیر العقول - عقلوں کو حیران کرنے والا -
نائل بمرام - مقصد کو پانے والا -

صفحہ ۹۸

معادلہ - مساوات -
حکومت فروختن - رشوت لیکے عہدے دینا -
چانہ زدن - بک بک کرنا -
نورسس - نووارد
حکمی - بمعنی قطعی یقینی -

محبت آمیز - ازروئے محبت "یا کلام" کا لفظ رہ گیا -
ضدیت - مخالفت
مشروطیت - جمہوریت
مشعشع - منور - درخشاں -

صفحہ ۹۹

عنود - اکل کھرا - کج ارادہ (منجمد)
بقلم رفتن - مشہور ہونا
خودسری - ذاتی -
نکث - شکست
عاید - لاحق -
بیاپیدن - لوٹنا -
غیر موجّہ - نامعقول -
بنظر دادن - دکھانا -
گزنگبین - شبنم جو درخت گز (جھاؤ) وغیرہ پر میٹھے کے مثل ترنجبین جم جاتی ہے -
دستگاہِ قانون - محکمہ قانون سازی
دستگاہ اجرا - محکمہ نفاذ قانون -

عربدہ - جھگڑا ، فساد -
نانجیب - رذیل ، غیر شریف -
تجرّع - مراد مے خواری - جرعہ کشیدن
مرونت مقطعات کا مجموعہ مقصد ہے -
صیانت - حفاظت
داداشان - ان کی برادران

صفحہ ۹۴

دماغ - ناک
چک - پھیلنا -

صفحہ ۹۵

بہم بست کردن - مرتبط و منضبط کردن -
انگلستان - انگلینڈ -
پول کاغذ - نوٹ -
نہ معنی پول نوٹ - اس سوال سے یہ غرض نہیں کہ پول اور نوٹ
کیجئے نئی لفظی و معنی بنائے جائیں -
شمع پیہی - چربی کی بتی - شمع موی اور شمع کافوری اس کے علاوہ ہیں
Stearine Candle
تقنین - قانون سازی ، قانون دانی -
بکل خلق علیم - ہر طرح کی مخلوق کا دانا ہے -
بلدیہ - میونسپلٹی -
مجلس - پارلیمنٹ -
ادارہ شہر - ڈسٹرکٹ بورڈ -
بگلربیگی - امیر الامرا - ڈپٹی کمشنر
نائب صاحب - پولیس سپرنٹنڈنٹ جو شہر کا انچارج ہوتا ہے معنے بتاتے ہیں -

---

صفحہ ۹۶

سرفہ بردن - فائدہ اٹھانا -
دیوان - وزارت -
انجمن - مراد نظم -
دیوان - Council

تا جدا کر دیں بدن سے اُسکا سر
تھو کا اُس نے غیظ سے تب آپ پر
جب کہ تھو کا اُس نے بر رُوئے علی
افتخارِ ہر نبی و ہر ولی
ہو کے مستِ ذوق رکھ دی ذو الفقار
قتل سے باز آئے بہرِ کردگار
جبکہ دیکھا آپ سے بیجا عفو
خوب ہی حیراں ہوا وہ جنگ جو
پوچھا پہلے تم نے کھینچی تیغ تیز
اب ہے کیوں اس کام سے تمکو گریز
تب کہا ہوں تیغ زن بہر خدا
بندۂ حق ہوں نہ پابند ہوا
شیر حق ہوں میں نہیں شیر ہوس
یہ عمل دیں پر مرے شاہد ہے بس
سلطان الاولیا - حضرت علی -
پیروان - تابعین -
تہ - چوتڑ -
اتیان - بجا آوردن -

صفحہ ۹۲

شیونات - جمع الجمع شان -

سہلہ - آسان -
سمحہ - نرم و آسان -
ذات اسلام میں نہیں کوئی عیب!
آوخ - افسوس -
مزوران - مکاران -
قضاوت - کار و فعل قاضی -
مترصد - تاک لگا نیوالے -
اجنبی - بیگانہ -
جابر - دباؤ ڈالنے والا - یا -
جایر - بمعنی ظالم -

صفحہ ۹۳

بقالب زدن - سانچے میں ڈھالنا -
مسکو - ماسکو - حال میں دار السلطنت
روس پہلے سینٹ پیٹرس برگ
تھا -
مزہ - گزک و نقل - Dessert
بسلامتے کسے بادہ نوشیدن
کسی کا جام صحت پینا -
Drinking to

ساکن - جو کام نہیں کرتا ہے -
رنج ایں را ..... بہ اوندھی ہی کے ستانے کو کسی دوسرے کے سرتہ لگا -
زمت ..... ننگ - جو چھوٹا ہے، بڑا مرتبہ نہیں رکھتا - اس کی بڑی زحمت کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو
یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ ..... اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ
وہ لوگ جو ایمان لائے ہوں - اللہ اور رسول اور ان صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تم میں سے ہوں - اگر کسی معاملہ میں تم میں تنازع ہو - اور فیصلہ نہ ہوتا ہو - تو اللہ (قرآن) اور رسول (حدیث) کی طرف رجوع کرو -
حکومت شرع - اجرائے احکام شرعیہ
مفتش خفی - خفیہ پولیس - جاسوس -
خلاف - خلاف حق - مخالفت -
دست خوش - ملا دلا
دست آویز - وسیلہ -
چون وچناں - کسطرح - اسطرح

کیسے ایسے - کیوں اور یوں -

صفحہ ۹۰

عارفین مستغیث - عرض معروض کرنیوالا -
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ - نماز زشتی اور کار ناپسندیدہ سے روکتی ہے -
کبریائی - بڑائی - عظمت - اپنے آپکو بڑا سمجھنا -

صفحہ ۹۱

اگر انسان انسان باشد اگر انسان کا انسان کے ساتھ معاملہ آپڑے -
ترجمہ اشعار مولوی روم!
ہاں علی سے سیکھ اخلاص عمل
شیر حق کو جان لے تو بے دغل،
عبدود نے اُن سے کھائی جب شکست
آئے اسکے پاس شمشیر بدست،

عشرے از اعشار - سوال حصہ -

صفحہ ۸۷

عدلیہ - عدالتیں Court of Justice

قائم مقام - شاید ڈپٹی -
امیر ... - مرزا تقی خاں -
مراقب - پاسدار - محافظ
اقامہ بینہ دلیل قائم کرنا -
اذاعہ - شائع کردن -
مستغرنگ - جز رنگی بنے -
وازدلن - رد کرنا - پلٹ دینا -
ہٹا دینا -

صفحہ ۸۸

مالک بن اشتر - اصحاب جناب امیر
علیہ السلام میں سے تھے -
تعلیا - بلند مونث علی -
ملک منان - بڑا احسان کرنے والا

بادشاہ مراد خدا -
رزین - متین - مضبوط -
دریافت گردد - حاصل شود -
کتاب - منشی
اقصا - اطراف - دور دراز -
بصنائع - انکی صنعتوں سے -
انکے کام سے -
اسباب کارخانہ حیات - اثاث
البیت -

صفحہ ۸۹

رقت - نرمی -
جلوگیری - روک تھام -
اگر تقویتے ..... پندار - اگر اسکے
وسیلے سے کوئی قوت حاصل ہو - تو
اس کو اپنی طرف عائد نہ کر -
مواسات - غمخواری -
راتبہ - روزینہ - وظیفہ مقررہ -
انقراض - منقطع شدن
بکار داشتن - کام میں لگائے رکھنا

نشانہ با ایشان ۔ ... نا ۔
خطابان الف بائے اسان ۔
ان ... ین ۔
بسنت ۔ فراتی سے
ہمت کو رکھو بلند، کہ مردان روزگار ۔
ہمت بلند سے ہوئے دنیا میں یادگار ۔
رعیت ۔ کمیشن ۔ ڈیلیگیٹ ۔
مجلس ۔
مجلس ۔ پارلیمنٹ ۔
ارائہ نمودن ۔ دکھلانا ۔
نقطۂ سربستہ ۔ اسرار مخفی بات
بلاشت ۔ ایکا ونی الدین سے
ہزاروں سال سے با یکتا اس محل پر نیا
امتیازات ۔ تشخص ۔
مستمری ۔ پنشن ۔
استمزالی ۔ خرچ متفرق ۔
تعارف ہدیہ ۔ نذرانہ پیشکش ۔
دریافت داشتن ۔ حاصل کرنا ۔
لینا ۔
دراز نویس ۔ بڑھا کے لکھنے
والے ۔

مستوفیاں ۔ نمائندگان انڈسٹریا ۔

صفحہ ۸۶

ملیار ۔ ہزار ملین ۔ ایک بلیون برابر
دس لاکھ ۔
پہلی کرور ۔ ایرانی برابر دو کرور
ہندوستانی ۔
ابداغ ۔ آمدنی ۔
رسومات ۔ مالگزاری ۔
امور عالم خواستہ باشند ۔ اگر دنیا
کو محکوم بنانا چاہتے ہیں
شخص تشخیص ۔ ذات میں سے اس
سردار (صدر اعظم) کے برابر اور جاری
ہو ۔ یعنی صرف تنہا صدر اعظم ان تمام
امور کو انجام دے ۔
طرق ۔ جمع طریق سڑکیں ۔
سبعیت ۔ درندگی ۔
فحاشی ۔ دشنام دہی ۔
ہتاکی ۔ آبروریزی
شخص اول ۔ بڑے مرتبے والا ۔

بڑھانا - جوڑنا -

صفحہ ۸۳

اقدام جدی - کوشش کیساتھ پیشقدمی کرنا -
استاد معلم - پروفیسر -
حرف نیست - کوئی کلام نہیں ہے
ادارہ معارف - سررشتہ تعلیمات
این فقرہ - یہ بات - اس سے مراد الف بے کا مشکل ہونا ہے -
مکتب عالی - کالج -
مکتب رشدیہ - ہائی اسکول -
مکتب ابتدائی - پرائمری اسکول
بحر اخضر - ہر سمندر - آسمان سے بھی کنایہ ہوتا ہے -
بحر احمر - Red Sea
سر دراز داشتن - طول کھینچنا -

صفحہ ۸۴

درد بکی - (جاپانی) اعیان و ارکین سلطنت
کسبہ - جمع کاسب - تاجر (حدیث) الکاسب حبیب اللہ معاش پیدا کرنیوالا - دوست خدا ہے -
تخلف - خلاف ورزی -
موچو کسوو - نام بادشاہ جاپان یا - وزیر -
میکادو - (جاپانی) شاہ
زیر پا نہادن - کچلڈالنا - روندنا - مسل ڈالنا -
شئون - جمع شان Dignity
پارلیمنٹ تشکیل دادن - مجلس شورائے ملی قائم کرو -
پارلمان - مجلس شورائے ملی - PARLIAMENT.
خطیر - بزرگ - خطرہ والا
مباشر - مرتکب -
امضا - دستخط -

صفحہ ۸۵

نطق - لیکچر -

معین سرجوقہ - Acting Corporal
سرجوقہ - Corporal
جنود بلٹ - ایک رجمنٹ میں آٹھ سو
سرباز ایک سرتیپ ایک سرہنگ
دو یاور آٹھ سلطان اٹھارہ نائب،
دس وکیل اور تیس سرجوقہ بادہ باشی
ہوتے ہیں - ایک رجمنٹ کے آٹھ
دستے ہوتے ہیں - ہر ایک میں تین
طبال تین شیپورچی اور ایک دستہ
موزیکانچیوں کا ہوتا ہے - جن کا
شمار ان آٹھ سو سے الگ ہے -
مواجب از خزانہ دولت میگرد
تنخواہ تو سرکاری خزانہ سے پاتا ہے -
پا لیتا ہے -
بنا نہادن - تشکیل دادن - قائم کرنا
کرباس - کپڑا سوتی
بلور - شیشہ آلات -
چینی - چینی کے برتن -
یخ - برف -
زری - پارچہ زرتار -
کبریت - دیا سلائی -

باہوت - بانات -
و - و - و سبحان اللہ -
وزیر خارجہ - فارن سیکریٹری -
وزیر مختار - minister Plenipotentiary
تدارک کردن - سامان کرنا -
عملیات غارت - ارباب یغما -
لٹیرے، ڈاکو -
خواجہ تاش - ایک آقا کے دو غلام
ایک استاد کے دو شاگرد آپس میں
خواجہ تاش کہلاتے ہیں -
وجدان - ضمیر تحت شعور کانشنس -
نحو - طرز - قسم -
عرق جبین - کوشش و سعی -
ابا عن جد - باپ دادا سے
ہم مسلک - ہم طریق -
مکلف و موظف - ان کا فرض
اور خدمت کیا ہے -
مثقال - ڈیڑھ درہم - قریب ۵½ ماشہ
(فرائد الدریہ)
علاوہ کردن - اضافہ کردن -

کشوری - ملکی - سویلین -
لشکری - فوجی -
تعدی - ظلم -
قولچوماقی - بدمعاشی - جبر - زور -
دباؤ - ڈنڈے بازی -
فعلہ وحمال - مزدور وقلی -
رسم - بلا - نشان -
لباس - مراد قواعد فوجی - وردی -
چپ وراست - الفاظ قواعد -
چپ Left
راست - Right

صفحہ ۸۲

چہ حد داشت - کیا طاقت تھی -
کیا مجال تھی -
نظام - ملٹری - فوج Military
چہ کارہ است - کیا ہستی
رکھتا ہے -
فوج - Regiment
پیادہ نظام قشون پیادہ - Infantry

قشون سوارہ - سوار نظام Cavalry
لشکر - قشون سپاہ - Army
توپخانہ - Battery Artillery
تیپ - لشکر - دستہ - Brigade
سرباز - Soldier
دستہ - Company
سپہ سالار - سردار کل -
Commander
in chief سردار اکرم -
فرماندہ - امیر نظام - Commander
رئیس لشکر - صاحب منصب ارشد
سرتیپ - Brigadier
سرہنگ - کرنیل - Colonel
یاور - Major
سلطان - Captain
وکیل - Sergeant
وکیل باشی - Sergeant major
امیر پنج - پانچ ہزار جرنیل کا افسر -
General
اجودان معین - Adjutant
اجودان باشی Adjutant General

۲ - جسے کوئی سمجھے -
متوقع بُد - امیدوار ہو -
قدوم - تشریف آوری -
یساول - چپراسی - گارڈ -
کنار شوید - ہٹو بچو -
فاضل آمد - بڑے فاضل آ رہے ہیں -
معطل ساختن - وقت ضائع کرنا
بیکار بنانا -
جھنگ - واہیات جھک مارنا -
بکواس -
پوچ - لغو - لچر - بے معنی -
مستمع - سننے والا -
تمام کردن - ضائع کرنا -
ماشین - مل -
اختراع - ایجاد -
دروغ بافی - اشعار میں جھوٹ
تعریف کرنا -
مادہ گوئی ..... نفہمیدند - اسکی
سیدھی سادی باتوں کو بھی وہ ادیب
نہ سمجھے .....
... کو آشنائی آشنا جانے !

مارسل - مارسیلز - دریائے ڈوور
پر فرانس کا ایک شہر -
امتعہ - فرنیچر - اثاث البیت، سامان -
آرزو کردم ...... حاضر بود -
مجھے خیال آیا کہ اگر اس صحبت میں
ابراہیم ہوتا، تو کیا اچھا ہوتا -
اخبار کردن - اطلاع دینا -

صرف - بر -
طعام صرف شد - کھانا کھایا گیا -

صفحہ ۸۱

صوابدید - مشورہ و صلاح -
بہا - قیمت -
علی السویہ - برابر سے -
دستگاہ - محکمہ - مجلس - کارخانہ
جریمہ - جرمانہ - (فائن)
تاوان - عوضانہ (پنیلٹی)
راست آمدن - ملجانا -
فصل - باب (چیپٹر)
جنایت - گناہ - جرم -

وبہ ازہار معانی مزین ساختہ۔ اور
معانی کی کلیوں سے زینت دی۔
اشہب۔ سبزہ گھوڑا۔
قضا سمت۔ جس میں علامت و
نشان قضا کا ہو۔
حدائق۔ جمع حدیقہ۔ چار دیواری والا
باغ۔
شقائق۔ جمع شقیق لالۂ نعمانی۔
روائح فوائح۔ مہکنے والی خوشبوئیں۔
فصاحت۔ غرابت۔ تنافر۔ تعقید۔
ضعف تالیف سے کلام کا خالی
ہونا۔
ہموم۔ جمع ہم۔ غم۔
لوث۔ آلودگی۔
سموم۔ باد گرم۔ لو
میامن۔ جمع میمنت۔ خجستگی۔
مبارکی۔
برکات۔ جمع برکت۔ افزونی و
بالیدگی۔
مکارم۔ جمع مکرمت۔ بزرگواری و
عطا۔

کامگاری۔ مقتدری
کرامت۔ بزرگی۔ نوازش۔
کاخ۔ قصر و محل۔
کیاست۔ دانائی۔
ژولیدہ مو۔ بکھرے بال والا۔
حوصلہ من تنگ شد۔ میں تو
عاجز آ گیا۔
آخر این کم کو کام کرم کو تا کجا
خواہد کشید۔ آخر یہ کم کو کام کرم کو
کہاں تک بجتا رہے گا۔ یہ چرخا
کہاں تک چلے گا۔ یہ پیندھا کہاں تک
ناندھیگا۔ اوپر کی عبارت میں کلام
کرم۔ کان۔ کامگاری۔ مکارم
کرامت وغیرہ جو الفاظ آئے ہیں
انہیں کو کم و زیادہ کر کے دوہراتا ہے
اور انکی پنوازے کے ساتھ تعبیر کرتا
ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کلام
آخرش چہ چیز است۔ اس پنواڑے
کا آخر انجام کیا ہے؟
نفس۔ ذات۔ جان
چہ چیز را فہمید۔ سمجھنے کی چیز کیا ہے

جواہر تاج ہے۔ لہذا اعزاز کے معنی
بساطی یا جوہری کے ہوتے ہیں۔
اور منگ، دوز اور موزہ دوز کو بھی
کہتے ہیں۔
حاجی۔ حاجی تبریزی۔
بدمستی۔ آپے سے باہر ہو جانا۔ غپ
شپ اڑانا۔
چیزے نماندہ بودہ ..... شوند
قریب تھا کہ اٹھک لیٹ پڑیں۔

صفحہ ۷۹

فرنگی تاب۔ Europeanized
خداوندگان۔ آقا۔ مالک۔
خداوند۔ خدا
مخلوط۔ ملا دینا۔
رئیس جمہوری۔ President of Republic
عنوان۔ سرنامہ۔
[illegible]۔ دشوار۔
سرو تن۔ سراپا۔

شماتت۔ بدگوئی۔
قلنبہ گوئی۔ انا پ شناپ۔ ارٹنگ
برٹنگ بکنا۔
پائے بمیان آمدن۔ کسی کا کسی
میں دخل ہونا۔
ذیجود۔ صاحب عطا و بخشش۔
وہاج۔ بروزن فعال درخشاں و
فروزاں۔
لولہ۔ مٹھا۔ چونگلا۔
رشحات۔ تراوش۔
در سلک۔ موتیوں کی لڑی والا۔

صفحہ ۸۰

خضارت۔ سرسبزی۔
طراوت۔ طراوت۔ تازگی
پرند و پرنیاں۔ سونے اور ریشمی کپڑے
قرابہ شیشہ کا گھڑا۔ مراد خم۔
ازہار۔ کلیاں
بقرابہ لآلی ملون بہ ساختہ۔ موتیوں
کی نمی سے اسے رنگین کیا۔

طعام پر غلاف خوان کہ اوپر کھانا ہو یا
نہ ہو۔
غیاب۔ غیبت ضد حضوری۔
اعتصام۔ دست در دامن زدن،
تمسک کردن۔
نفس بر زدن۔ سانس لینا، منہ
سے بات نکالنا۔
خنگ۔ نقرہ گھوڑا۔
سوراخ۔ محل۔

صفحہ ۷۷

بازی۔ کھیل کود۔ لغویات۔
اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
فَکَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۔
اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو تو
زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچے ہیں
هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ۔ یہ تو بہت بڑی
تہمت ہے۔
حبیبتان۔ محبوبہ تمہاری دوست
[illegible]

وجنات۔ رخسارے۔ مراد ظاہر حال

صفحہ ۷۸

فراش بیت۔ ڈاکیہ۔
در آوردن۔ نکالنا۔
لائے رتہ۔ مراد درمیان۔
ظرف آں۔ مراد اضافہ۔
یعنی باد بداں بجانب سوق داد
گویا ہوا اس کی طرف اڑا لے گئی۔
سوق۔ بفتح راندن۔ لیجانا۔
حضور باریتعالیٰ برسد یہ کیوں نہ
کہدیا کہ خدا کے پاس پہنچے۔
عمدہ۔ ستون۔
زبدہ۔ خلاصہ۔
فراچہ داغ۔ کوہ سیاہ ؛
کوہ ارارات۔
شہیر۔ مشہور۔
مستطاب۔ پاک۔
خرزات۔ جمع خرزہ شیشے
موتی، جواہر [illegible]

ہمواری - درستی -
لآلی لالا - مروارید روشن و درخشاں
صرّاف نما - بظاہر پرکھنے والے -
صراف صورت -
اِتَّقُوا عَنْ مَوَاضِعِ التُّھَمِ - مواقع تہمت سے بچو -
طشت از بام افتادن - راز فاش ہو جانا -
راسخ - مضبوط -
متین - استوار -
حصن حصین - قلعہ مستحکم -
کروپ - جرمنی میں توپ ڈھالنے کا مشہور کارخانہ - Krupp
شوائب - آمیزشہا - آلودگیہا -

صفحہ ۷۵

طعم حنظل - ذائقہ اندرائن کا - یعنی کڑوا -
عین - حقیقی و اصلی - ذات -
بے غش - کھرا -

ماراست - ہم پر فرض ہے -
فرمائشات - ارشادات -
دل شب - وسط شب -
زبان خواناں - پڑھے لکھے -
بوں بوں - نوں نوں - گٹ پٹ - سٹ پٹ -
باقی الدعاء - اب جو باقی رہا، وہ دعا ہے -
من البدو والی الختم - اوّل سے آخر تک -
جوف پاکٹ - لفافہ میں -

صفحہ ۷۶

جواب مکتوب رفیقہ از جانب محبوبہ
دقّت - غور - باریک بینی -
غلو - افراط -
نوربینش - صحیح نور بینش نور بصیرت -
ارکان قوی البنیان - مضبوط بنیاد والے ستون -
موائد - جمع مائدہ - دسترخوان پُر از

جَوّ - خلا میان زمین و آسمان -
علم تقلید - علم فقہ -

صفحہ ۲ کے

قاز - ایک خیالی حقیر سکہ جیسے کوڑی
اندک - تھوڑا - قلیل - ذرا بھی -
ایران و اطلاع - دو ایرانی اخباروں کے نام -
مزخرف - پوچ - لچر - واہی -
لاطائل - غیر مفید -
ہفتگی - ہفتہ وار Weekly
احبا - جمع حبیب - دلی دوست -
اصدقا - جمع صدیق - اخل الحبیب جسمیں خلوص اور صداقت بھی ہو -
خِلّ - صدیق - مخلص صاحب الود -
تقل - ذکر -
تعارف - تکلف -
طراق طراق - کھٹا کھٹ -
نیم خیز - آدھا اٹھنا -
یخدان - صندوق برف Ice case
ٹھرماس - (برف دانی) قمقمہ - ترمز - ترمس - Thermos
متکا - گاؤ تکیہ -
تکیہ کردن - ٹیک لگانا -
دم کردن - جوش دینا - آبالنا -

صفحہ ۳ کے

راسمہ - نشان و علامت خط رفیقہ (دستخط)
و لار - بجز - دوستی -
قاتلت - شامی کباب -
خائب - نا امید -
غاسر - زیان رسیدہ
مفارقۃ الاحباب باللہ
سے واللہ فراق یار بہت سخت ہوتا ہے -
معاذ اللہ - خدا کی پناہ - اللہ بچائے -
برادر رضاعی - دودھ شریک بھائی -

صفحہ ۴ کے

مصباح - چراغ -

قرن ۔ صدی ۔ Century

صفحہ ۶۹

من احیی نفساً فکانما احیی الناس
جمیعا ۔ جس نے ایک شخص کو زندہ
کیا ۔ یعنی جس نے ایک بھی جان بچائی
گویا اس نے کل آدمیوں کی جان
بچائی ۔
طغیان ۔ از حد گذشتن ۔
متہم ۔ تہمت زدہ ۔
قلع قمع ۔ اکھاڑنا ۔ توڑنا ۔
ہرج مرج ۔ فتنہ و آشوب ۔ درہمی
آشفتگی موافقت ہرج میں مرج کی
(ر) کو ساکن کر دیتے ہیں ۔
رؤسار روحانی ۔ پادری ۔ پوپ ۔
بشپ ۔

صفحہ ۷۰

بنظر عموم ۔ علی الرؤس ۔ سب کے سامنے
اذنت ۔ نفط ۔ مٹی کا تیل ۔
رؤف ۔ بسیار مہربان ۔
کشیش ۔ راہب ۔ پادری ۔
تشکیل دادن ۔ تیار کرنا ۔ بنانا ۔
قائم کرنا ۔
شخص ۔ ذات ۔
نوعیت ۔ ہنی نوع ہونا ۔
آتیہ ۔ زمانہ آئندہ ۔
میکادو ۔ شاہ جاپان ۔
فریدلان ۔ ایک شاہ اسپین کا ۔

صفحہ ۷۱

مطبوعات ۔ کتب ۔
احاد ۔ جمع احد ۔ عوام ۔
تحدید ۔ تعریف ۔ حد بندی ۔
تشکیلات لشکری تنظیم درستی لشکر
پولتیک ۔ سیاسی Politics
تمتع ۔ نفع اٹھانا ۔
افریقائی ۔ اہل افریقہ ۔
تسلط ۔ قبضہ و تصرف ۔

گودی - گہرائی - عمق -
مساحت کردن - ناپنا -
مقصر - مجرم -
چگونگی - کیفیت -
مقرگاہ ولایت عہد - گورنمنٹ ہاؤس
مقرگاہ - بڑا خیمہ -
چادر - خیمہ -
بالاتر از سیاہی رنگے دِگر
نباشد - بدقسمتی سے بڑھ کے کوئی
چیز نہیں ہے -
مطلق العنانش کنید - اس کو
چھوڑ دو -
سرداری Single breasted
Frock Coat with Pleats
آبدست Cloak with belt
بجائے جبّہ استعمال ہوتا Sleeves
ہے - اور منشی لوگ پہنتے ہیں -
ارخالق - چھینٹ کا کوٹ جس کو قبا
کے نیچے پہنتے ہیں -
کلیجہ یا کلیچہ آدھی آستین کا کوٹ گھٹنوں
تک کا -

کمرچین Double breasted
Frock Coat with Pleats
from the waist وہ کوٹ
جس کی کمر پر چنٹ ہوتی ہے -
بالاپوش یا لبادہ - اوورکوٹ -
بارانی - Water Proof
قبا - چپکن -
ادعیہ - جمع دعا -

صفحہ ۷۸

کہ ہا - کن لوگوں - کہ کہ ابہر کی جمع ہے
مکاری - اونٹ - گھوڑا - خچر - گدھا کرایہ
پر چلانیوالا -
مظفر الدین - پسر ناصر الدین شاہ جو
بعد ناصر الدین شاہ بادشاہ ہوئے تھے
ان کے بعد محمد علی شاہ انکے بعد
احمد علی شاہ اور ان پر حکومت قاچاریہ
ختم ہوگئی - اب رضا شاہ پہلوی ایک
بیدار بادشاہ ایران ہیں -
مرادف - برابر برابر - ہم پہلو -

محصّل - سزاول -
غلاظ - سخت زبان -
شدا لو - سخت -
نمرود - وہ بادشاہ جس نے ابراہیمؑ
کو آگ میں ڈالا -
شدّاد - شاہ حضرموت جس نے
بہشت ارم بنوائی - دونوں ظلم میں
مشہور ہیں -
اقوام - خاندان -
متواری - چھپنے والا -
چا تمہ - جھرکا - تین بندوقیں
یک دوسرے کے سہارے ٹیک کر
ملا کر دیتے ہیں -
ول - پہرہ -
ہہ - کوراہ - جس راستہ پر عام طور
مد ورفت نہ ہوتی ہو -
Beaker
الیہ - مشارٌ الیہ -
کمپ -
- روسی سکہ - عام سکہ
روبل ہے - جو سو کوپک کے

برابر ہے - چاندی کا ایک روبل دو
شلنگ ڈیڑھ پنس کے برابر ہوتا ہے
ایک پاؤنڈ برابر 9.45 روبل ۱۸۹۷ء
میں سونے کا سکہ جاری کیا گیا - پانچ
روبل سے کم کا نوٹ اب تک نہیں
سونے کے سکے تین روبل سے اوپر
کے ہیں - جس میں امپیریال شامل ہے
ایک امپیریال دس روبل کے برابر
ہوتا ہے - ایک روبل سے نیچے کے
سکے تانبے کے بھی ہیں -
پدر سوختہ - جسکا باپ جہنم میں جلے -
مادر بخطا - حرامزادہ - جس کی ماں
خطا کار یعنی زانیہ ہو -

صفحہ ۱۷

زنِ فلاں - جسکی جورو خرچی کماتی ہو -
خواہرِ فلاں - بہن چود -
بہ آتش افگندن - جلانا -
حفر کردن - کھودنا -
عرف - رسم ورواج - عدالت مجسٹریٹی

کدخدا - مکھیا - میر شہر جو ضابطہ کا پابند ہوتا ہے - (فلاٹ)

حضرت عباس - فرزند امیرالمومنین اور امام حسین کے مختلف البطن بھائی جو اطفال صغار کی پیاس دیکھ کر نہر علقمہ پر روز عاشورہ پانی لینے گئے - اور وہیں شہید ہوئے -

تعزیہ گر فتند - تین روز تک پرسا لیتے رہے -

صفحہ ۶۵

اینہم خرج مطبخ نواب والا امیرزادہ - اس سے بھی رقم ہاتھ آئے گی جس سے شہزادہ داراب میرزا کے باورچیخانہ کا خرچ چلے گا -

غل و کُندہ زنجیر اور بیڑی - کاٹھ -

دائی - (ترکی) ماموں

فراشباسی - خدمتگاروں کا جمعدار

وجہ معتد بہ - رقم کثیر -

زندان بان - داروغہ جیلخانہ جیلر -

میرغضب - جلاد -

ساعدالملک - میرمنشی -

عارض شدن - حال بیان کرنا - مدعی ہونا -

سردار - کمانیر -

دست بستہ - ہتھکڑی ڈال کر - مشکیں کسکر -

چاپار - چپڑاسی - قاصد -

دو شقہ - دوپارہ -

سگ کیست - کیا ہستی رکھتا ہے -

دم - پر - پاس -

دم در بند میگذارد - دروازہ کے پاس ہتھکڑی ڈالدیتا ہے -

صفحہ ۶۶

پشت بام بہ پشت بام - کوٹھوں کوٹھوں پھاندتا ہوا -

قاپوچی - (ترکی) دربان -

ناراختی - بے آرامی -

سردابہ - تہ خانہ -

قاطر - خچر -

صفحہ ۶۳

صفا دادن - دھونا - صاف کرنا -
اللہ ولیعہدہ دیر سول - اللہ ولیعہد کی عمر دراز کرے -
شب ماندہ - باسی
مالایشعر - وہ جو شعور نہ کرے، پاگل -
وانگہی - مزید برآں -
یکسرہ - یکدم -
مسئلہ طولانی - یہ قصہ لانبا ہے -
رفاقت - ہمراہی -

صفحہ ۶۴

الیز - فالیز مخصوص خربوزے اور بوز کا کھیت -
ندوانہ - تربوز -
لبہ - جھونپڑی -

قلیان - حقہ -
قمہ - کرچ -
قدارہ - کٹارہ -
الواطی - غنڈہ پن - بدمعاشی - شہداپن -
برادر زنی - سالا ہونا -
قولچو ماقی - لٹھ بازی - تیس مار خانی -
مزبور از زبر بمعنی نوشتن پس مزبور بمعنی نوشتہ شدہ و مذکور ہے - اسی سے مزبر بمعنی قلم ہے -
سلطان - کاپیتان - کپتان (اردو)
Captain
بشرب خمر معتاد بود - شراب پینے کا عادی تھا -
طوعاً و کرہاً از روئے اطاعت و ناگواری - یعنی چار و ناچار -
نیل مرام - حصول مقصد -
ماہ صفر بود - بیس صفر تک اہل تشیع غم امام حسینؑ میں لباس سیاہ پہنتے ہیں - جو علامت سوگ ہے -
داروغہ - کوتوال -

زغال - کوئلا
غربت - مسافرت -

صفحہ ۶۱

آفندینا - ہمارے معظم جناب -
تنزیل - سود -
تعارف پیشکش - ہدیہ
بقال - سبزی فروش - کنجڑا -
علاف - گھسیارا -
یراق - سازوسامان -
مظلمہ - نتیجہ ظلم - عذاب
مقایسہ - اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -
تعفن - بدبو
فراگرفتہ - گھیر لیا - پھیل گیا -

صفحہ ۶۲

ہم اورا امید برندو ہم خود شانرا -
اس لاش کے ٹکڑے بوٹی اڑا رہے
ہیں - اور ایک دوسرے کو پھاڑتے

کھاتے ہیں -
فراش بلدیہ - میونسپلٹی کا چپڑاسی
جمعدار -
مجلس صحیہ - محکمہ حفظان صحت
سینیٹری -
جراح مکتب دیدہ - تعلیم یافتہ
سرجن -
مرضائے غربا - مفلس غریب بیمار
امالہ کردن - حقنہ دینا - انیمہ کرنا -
ضابطیہ - کانسٹیبل Police-man
(از فرائد الدریہ)
نفر پولیس - کانسٹیبل - سپاہی -
(شاگرد داروغہ - شاگرد چوبکی -)
پولیس نظمیہ - جندرامہ - گزمہ -
اعم ازیں - عام اس سے -
چوب و فلک ٹکٹکی Bastinado
یتماق - باصدوق - ہردو نام
مقام -
مال - ہرچہ پا یہ خصوصاً اونٹ
سواری -
اولاغ - گدھا -

مدنیت - تہذیب -
بوتر - گھریا - کٹھالی -
جریدہ - اخبار و رسالہ -
میرنجاند - تکلیف دیتا ہے -
سربار - عربی علاوہ - پورا بار
لادنے کے بعد ایک چھوٹی چیز جو
اور رکھدیتے ہیں -
عرف - رسم و رواج -
معجر - اوڑھنی -
باب دہن سگ دریا نجس نمیشود
چاندپر خاک ڈالنے سے نہیں
پڑتی -
مقنعہ - نقاب - برقعہ - چادر -

صفحہ ۵۹

[illegible]

موقع نہیں ملتا -
بازدید - return visit
ناظر - داروغہ خانہ -
بکالسکہ اسپ لبستن - گھوڑے
جوتنا -
ترامواے برقی Electric Tram
آماس - ورم -
کالسکہ چی - کوچبان - گاڑیبان -
کاشکے - کاشکے - کاش کہ -

صفحہ ۶۰

غیبت - پیٹھ پیچھے عیب گوئی
کرنا -
اخوی - بھائی - مثل ابوی -
اموی -
ملاحظات عدیدہ - بہت سی
باتوں کا لحاظ کرکے -
وارونہ - اوندھا -
فراشان خدمتگاران -
ہرجا بدتر - فرج و مقعد -

رقم - تحریر -
ناصیہ - پیشانی
فقرہ - معاملہ - بات - دفعہ -
سائر - کل - متفرق - اُردو میں بھی
سائر کے معنی متفرق کے ہیں، اور
مخصوص مصارف کے لئے ہے -
دریافت خواہم داشت پالونگا -
وصول کر لونگا -
پریروز - پرسوں -
دعا نویس - تعویذ لکھنے والا -
ملاّ سیانا -
حلقہ - اظہار عدد انگشتر کے لئے
لاتے ہیں -
راہ ندہید - آنے نہ دو -

صفحہ ۵۷

آنہم نمیرود ہے محبوبہ بھی تو اُن کے
پاس جاتی ہے - جب علامت
استفہام نہ ہو - تو یہ معنے ہونگے
محبوبہ اُن کے پاس نہیں جاتی - میں
کیا کروں -
راہ دادن - آنے دینا -
باکراہ - کراہت کے ساتھ -
ثانی اثنین - دو بہن کا دوسرا -
سماع - رقص و سرود -
تار - ستار -
زدن - گانا بجانا -
بزبان مردم افتادن - لوگوں کے
منہ میں پڑنا - زبان پر آنا -
عاطل - بیکار -
لطیفہ گفتن - پھبتی اُڑانا -
عصبیت - حمایت - طرفداری -
طاقتم طاق شد - تحمل جاتا رہا -
بے اسپ صحیح بے ادب
خواہر خواندہ - منہ بولی بہن -
نسیا منسیا - محو مطلق -
رُومان (فرنچ) ناول -

صفحہ ۵۸

متمدّن - مہذب سویلائزڈ -

گل سینہ - سنجاف پن (Brooch) - ملک
شدہ - مجمل ہے - لڑی - سلک
رشتہ - دانہ - ہار - گلو بند کے معنے
معلوم ہوتے ہیں - مگر باوجود جستجو
مجھے نہ ملا -
مصری لیرہ - ایک اسٹرلنگ پونڈ
اور ساڑھے چھ پنس کے برابر ہوتا ہے
محقر - حقیر و ناچیز -
مرغیبہ - پسندیدہ -

صفحہ ۱۵

مسئلت - خواہش - تمنا -
حول - قوۃ -
حکمت - طبابت - عربی میں یہ معنی
نہیں -
مقرر ستمری - فیس اور تنخواہ -
ستمری بمعنی پنشن - لغات میں ہے
مقرر ستمری نہیں ملا -
تنیغہ - خدمت -
محولہ - مفوضہ -

حجام - نائی -
موکول - سپرد -
محول - حوالہ -

صفحہ ۵۴

گوشت کوبیدہ - قیمہ -
غشوہ - غشی
اعصاب - پٹھے -
ماکینہ - ماشین موتراشی
تلاش داشتن - فکر کرنا -
لنگ - لنگی - رومال - تولیا جسے حجام حجامت بنوانے والے کے کپڑوں پر ڈال دیتے ہیں - تاکہ کپڑوں میں بال نہ لگیں -

---

صفحہ ۵۵

دستمال - رومال -
من باب - بغرض
قوطی - ڈبیہ -

صبیہ - چھوٹی لڑکی -
اخبار نمودن - اطلاع دینا -
رمّال - علم رمل جاننے والا - ایک قسم کا نجومی - اس علم میں کچھ شکلیں ڈاٹ (نقطہ) اور بار (خط) سے بنی ہوئی ہیں - انہیں کے الٹ پھیر سے احکام نکلتے ہیں - اور سوالات کے جوابات دیتے ہیں -
قبطی - مصر کے اصلی باشندے -
زنان دلالہ ... ... میفرستند
دغاباز اور مکار قبطی قوم کے ان بڈھی کٹنیوں کو بھیجیں گے - جو پرندہ کو فضا سے اور مچھلی کو دریا سے پھانس لیتی ہیں - (آسمان میں تھگلی لگاتی ہیں)
عجوزہ - بڑھیا - ڈھڈو
ذکا - قوۂ حدس کا نام ہے - جو عقل و فکر کی طرف راجع ہوتی ہے (حدس) عقل و فکر میں تمیز پیدا کرتا ہے - (فکر) مطالب سے مبادی کی طرف انتقال اور مبادی سے مطالب کی طرف رجوع

امین کی جمع اُمناء ہے ۔ مراد اراکین و اعیان ۔
ذکور و اناث ۔ مرد و عورت ۔
بہ ثمیدگی زدہ ۔ اکتاہٹ ہونا ۔

صفحہ ۵۳

سر طویلہ ۔ وہ اصطبل ۔
تیمار ۔ دیکھ بھال ۔
جو و علف ۔ دانہ گھاس ۔
سرکشی ۔ جائزہ ۔ جانچ پڑتال ۔
ناظر ۔ داروغہ ۔
حساب باید در کار باشد ۔ پھر بھی حساب تو لینا چاہئے ۔
لَا یَتَحَرَّکُ وَلَا یَتَکَلَّمُ ۔ نہ منہ سے بولے ۔ نہ سر سے کھیلے ۔
حکیم علی الاطلاق ۔ بلا قید حکیم ۔ مراد خدا ۔
مرا دید ۔ مجھ سے ملا ۔ ملاقات کی ۔
سر تراشیدن ۔ حجامت بنانا ۔
...ے سلمانی ۔ گرا ۔ سر تراش ۔

بلوریں شیشہ کا
چراغ دیوار کوب - دیوار گیری -

صفحہ ۵۱

باصمہ خانہ - ٹائپ کا مطبع
چاپ نمودن - چھاپنا -
چشم - بہت اچھا -
بدش آید - اسے برا معلوم ہو -
نشاں دادن - دکھانا - بتانا -
پتہ دینا -
السّلمان منّا اہل البیت سلمان
فارسی صحابی نبی کے بارے میں یہ
حدیث نبوی ہے - یعنی سلمان فارسی
تو ہمارے اہل بیت میں سے ہیں
ان کی درازی عمر کے بارہ میں بہت کچھ
مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے -
خارج - غیر - بیگانہ
دفتر اوّل - جلد اوّل -
مجدّداً پرسیدم - دوبارہ پھر
میں نے ان سے کہا -

نمرہ ہا زیر و زبر نشود - صفحہ اِدھر کے
اُدھر نہ ہو جائیں - ورق اُلٹ پلٹ
نہ جائیں -
خیر - آسودہ باشید - نہیں آپ
اطمینان رکھیں -
بندہ منزل - غریب خانہ - (نمستے)
مشایعت - پہنچانے جانا - مقابل
استقبال -
دوگانہ - دو رکعت نماز فجر -
یگانہ - واحد - یکتا -
تعقیبات - نماز کے بعد جو ادعیہ
اور اوراد و ظائف پڑھے جاتے ہیں -
بالش - سرہانہ - تکیہ -

صفحہ ۵۲

خارق عادت - خلاف عادت -
قاتلیت - کٹلس - Cutlet
فارسی شامی کباب -
بی بی و چوہ محترمہ - ایک شخص
ہے جس کا ذکر جلد اول میں آیا ہے

صفحہ ۵۰

تجملات - شان و شوکت زینت و آرائش -

چراغ - لمپ - Lamp

فانوس - لالٹین - Lantern

چراغ موشی - ڈبیا - ڈبیا Small lamp

Roman shape lamp without shade

قندیل - چھت میں لٹکنے کا لیمپ چاہے اس میں بتی جلائیں یا تیل چھینکا -

لامپہ - European Pattern

پیہ سوز - ایرانی نمونہ کا بتی والا چراغ جس میں رینڈی کا تیل جلتا ہے -

چراغ نور - Gas Lamp

چراغ برقی - Electric Lamp

آئینہ بندی - تزئین جس میں تصویر آئینے اور دیگر آرائش کی چیزیں ہوں

جلال و جبروت - عظمت و شان -

روزنامہ - اخبار (ڈیلی)

باب - اظہار عدد عمارت کے لئے لاتے ہیں -

دو مادہ سعادت - مراد اخبار اور

صفحہ ۴۸

مغازہ - عربی لفظ مخزن سے Magazine بنا - اور میگزین سے مغازہ - لہذا اسٹور کے معنے ہونا چاہئے تھے - مگر دکان (Shop) کے معنے میں مستعمل ہے -
مانند اشتر زانو بستہ باید نشیند - زانو بندھے اونٹ کیطرح دو زانو ہو کر بیٹھے -
شاگرد - شاگرد واعظ یا روضہ خواں
اگر یک نفر از جالسین را باقتضائے طبیعت بشری تقاضائے پیش آید - بیٹھنے والوں میں سے اگر کسی کو پیشاب یا پاخانہ لگے -
کار فوتی برسد - کسی کار ضروری کا ہرج ہوتا ہو - کسی کام کا وقت گذرا جاتا ہو -
ارتداد - دین حق سے پھر جانا شریعت میں اس کی سزا قتل ہے -
ممیز - صاحب تمیز - امتیاز کرنیوالا
معارف - تعلیمات و اخبار -
حکومت - مراد عدالت -
کسوت - لباس -
استبعادات - بعید از عقل باتیں
کاللوح المنزل - آسمان سے اتری ہوئی تختی کی طرح -
خرافات - جمع خرافہ - بے عقلی کی باتیں - جھوٹی باتیں -
ملک بدیں بزرگی - مراد بہشت جس کی صفت میں ملک کبیرا آیا ہے
کاسہ بسر حوض - جام لب حوض کوثر
بدیں قیمت - بڑی قیمت والی
رضوان اللہ علیہم کثر امثالہم - ان پر خدا کی خوشنودی و پسندیدگی ہو اور انکے ایسے بہت ہوں -

صفحہ ۴۹

مطہرہ - پاک -
معاقب - مستحق عقاب -
فروع دین - شیعوں کے نزدیک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ - اے
اللہ محمد اور آلِ محمد پر درود بھیج
رَبُّ الْعَالَمِیْن - پروردگار تمام عالمیاں
یہ دوسرا کلمہ خطبہ کا ہے - اور قرآن
کی ابتدا بھی اسی جملہ سے ہوتی
ہے -
بغتۃً - ناگہاں -

صفحہ ۴۷

بسرِ من زدند - میرے سر پر
دے ماری
شماتت - فضیحت - کسی کے مکروہ
پر خوش ہونا -
صحنہ - چبوترہ - منڈوا Stage
تیاتور - ناٹک - Theatre
حرفِ حسابی - معقول بات -
شہیر - مشہور -
قبۃ الاسلام - لفظی معنے گنبدِ
اسلام - مراد مرکزِ اسلام - اصل میں
لقب بلخ کا ہے - جیسے مدینۃ السلام
بغداد کا -
پروٹسٹان - مذہب عیسائی کی
تین صنفوں رومن کیتھولک - گریک
چرچ - پروٹسٹینٹ میں سے ایک
صنف - وہ جماعت جو لوتھر کی شریک
ہوئی - جبکہ اس نے ۱۵۲۹ء میں
کچھ اصلاح کی اور برخلاف فیصلہ چارلس
پنجم اس نے پروٹسٹ کیا - اب اس
فرقہ عیسائی کو کہتے ہیں - جو رومن چرچ
کے مخالف عقیدہ ہے -
Protestant
پاپ - پاپائے روم - Father
رومن کیتھولک چرچ کا سردار -
تیرہ روزگاری - بدبختی -
خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ - ذٰلِكَ
هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ - ایسا شخص دنیا
اور آخرت دونوں کی طرف سے ٹوٹے
میں ہے - اور یہ بہت صریح
نقصان ہے -
(پارہ ۱۷ - رکوع ۹)

لغات میں نہیں ملتے۔
بنگی۔ بھنگیڑی۔
الواط۔ جمع لوطی۔ مداری۔ بدمعاش
ربا۔ مکروفریب۔
تزویر۔ مکروفریب کردن۔
تنبان کندن۔ پائجامہ اتارنا۔

صفحہ ۴۶

شمع کافوری بہر جا بدترش کردہ
شمع کافوری اس کی کون میں
ٹھونس کر۔
نیش دادن۔ پھسکی مارنا۔
شمع را بہوا می پراند۔ بتی کو اڑا
دیتا ہے۔
ہر عددکہ بگویند گوز فندقی میارد۔
جتنے کہو۔ اتنے بھونکڑے لگا سکتا
ہے۔
دیہہ۔ نام مقامے در تبریز۔ یا۔ دیہ
بمعنی گاؤں۔
ببخشید۔ معاف کیجئے۔ رہنے
دیجئے۔
علناً۔ علانیہ۔ آشکارا۔ کھلم کھلا۔
دعویٰ راہ انداختن۔ جھگڑا کر بیٹھنا۔
عائد شدن۔ لاحق و وارد شدن۔
کسی کے سر لگایا جانا۔
میرزا۔ منشی۔ کلرک۔
دم۔ پاس۔ نزدیک۔ پر۔ خلاوہ
کم کم مردم جمع شد۔ آہستہ آہستہ
یا رفتہ رفتہ لوگ جمع ہوئے۔ اسکے
بعد یہ عبارت چھوٹ گئی۔ بغیر اس کے
آگے کا جملہ مربوط نہیں ہوتا۔
"یک نفر ملا رفت بالائے منبر و باوقار
تمام نشست از میرزا آمش را پرسیدم
گفت آقا میرزا حسن ملا۔ خواست بخطبہ
خواندن نماید۔
باوقار تمام۔ بڑے ٹھسے کیساتھ۔
بہ محض اینکہ۔ جیسے ہی کہ۔
الحمد للہ۔ تمام حمد ثابت ہے اللہ
کیلئے۔ خطبہ کا آغاز اکثر اسی کلمہ
سے ہوتا ہے۔
دولب رنتا۔ اسم دو صدانہ برائے شمار۔

گھٹنے اور پنجے اُونٹ سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور سر اور چونچ بطخ سے اور دھڑ سارس سے ملتا ہے۔ سر سے لیکر پنجے تک قد آدم سے زیادہ اونچا ہوتا ہے۔ اسکے انڈے کی آلائش دُور کر کے تمغے بناتے ہیں۔ مصر میں اس کا بڑا کارخانہ ہے۔ جبمیں مشین کے ذریعے سے اس کے انڈوں سے بچے نکالتے ہیں۔ اور اس کی بڑی تجارت ہوتی ہے۔ ایک آدمی کو اپنے اُوپر سوار کر کے لیجا سکتا ہے۔ اُڑ کم سکتا ہے بھاگتا زیادہ ہے۔ انگریزی ostrich

کیسہ۔ تھیلی۔

وجب۔ بالشت۔ بتّی۔

صاحب مردہ۔ وہ غلام یا چوپایہ جس کا مالک مر گیا ہو۔ مگر اب مطلق دشنام ہے۔ یعنی حرامی بچہ۔

مِقعد۔ دبعنی معنے سرین۔ آلۂ نشست مگر بمعنی گُون۔ پھدی۔ گانڑ مستعمل ہے

خوردن۔ لگنا۔ ٹکرانا۔

ثاب وشوب۔ پھٹا پھوٹ۔

ضعف۔ بفتح بیہوشی غشی۔ اِن معنوں میں ترکی ہے۔

ضعف کردن۔ گیچ خوردن۔ بیہوش ہو جانا۔

مضحکہ۔ ہر وہ بات جس پر ہنسی آئے۔ مخول۔ ٹھٹھول۔

ثلف لف۔ اُسی ثاپ شوپ کا دوسرا نام۔

بابرکت۔ برکت والے (طنزاً)

مداخل۔ آمدنی۔

بودجہ۔ بجٹ۔ Budjet

شیوہ۔ رنگ ڈھنگ۔

بلد نمی باشد۔ واقف نہیں۔

نہ بابا۔ نہیں میاں۔

تمام ازیں تلیت۔ اُس کی شہرت پوری اس مسخرہ پن سے نہیں ہے۔

ہیّا ہو۔ ہلڑ۔ ہنگامہ۔

کار پیش بردن۔ کام نکالنا۔

شیّاد۔ مکّار۔ چالاک۔ لفظ کی صورت عربی کی سی ہے۔ مگر یہ معانی عربی

جو بڑی بڑی کتابیں لادے ہوئے
چارپائے بر و کتابے چند!
یعنی پڑھا لکھا ہے۔
عرا عر۔ نہیق۔ گدھے کی آواز
ان انکر الاصوات لصوت
عرا عر میکند۔ ڈھینچوں ڈھینچوں
کرتا ہے۔
تسخیر احمق۔ بیوقوفوں کو پھانسنا۔
ان کو رام کرنا۔
تقلید در آوردن۔ نقل اتارنا۔
(نوٹ) بعدۂ فریفتۂ ہمیں صفات
خود کردہ'' مصحح نے عبارت ذیل آجکل
کی تہذیب کے خلاف سمجھکر حذف کر دی
اس صورت میں چاہیئے تھا۔ کہ جملہ:۔
گفتم۔ حاجی خان تو کہ آلہ و اسباب
شاپ و شوپ نداری کو بھی اُڑا
دیتے۔ کیونکہ بغیر اس عبارت محذوف
کے شاپ و شوپ کے معنی شاید
اہل زبان بھی نہ سمجھ سکیں۔
وہ عبارت محذوف یہ ہے۔
مثلاً بیضتین او عمدۂ اسباب معیشت و

رزق وے گردیدہ۔ ہر خایہ اش بزرگی
تخم شتر مرغے ست کہ گویا یکیبہ گذاشتہ
ہیں دوران خود آویختہ است۔ باکمال
مہارت می ایستد۔ و پاہا را بقدر
چہار وجب از ہمد گر دور گذاشتہ
سر بپا خود را پس و پیش حرکت میدہد
خایہ صاحب مردہ اش گاہ بشکم گاہ
بہ مقعدش میخورد ہمدلئے شاپ و
شوپ بلندے میدہد۔ اکثر مردم از
خندہ ضعف میکنند۔ اسم این مضحکہ
شاپ و شوپ است۔ یا
شلف لف۔
اس عبارت محذوف کے الفاظ کی حل
بیضتین۔ انثیین۔ خصیتین۔ پیلھڑے۔
کپورے۔ بلنٹو۔ دو ہونے کیوجہ سے
بصیغہ تثنیہ لاتے ہیں۔
خایہ۔ خصیہ۔ بیضہ۔ پیلھڑ (کپورا)
آخری لفظ علی الخصوص بکرے کے
خصیتین کے لیئے بولتے ہیں۔
تخم۔ خایہ۔ انڈا
شتر مرغ۔ ایک پرندہ جسکی گردن

ہے، کوئی عہدہ بھی ہو۔

کم کم۔ آہستہ آہستہ۔

ہمقطار۔ ہم سلک۔

حساب بردن۔ ڈرنا۔ دبنا۔

مقلد۔ ایکٹر۔ نقال۔ بہروپیا۔ بھانڈ۔

روضہ خوانی۔ حدیث خوانی۔ واقعات کربلا کا منبر پر بیان کرنا واعظ کا۔

تکیہ دارو۔ تکیہ دار بھی ہے تکیہ کا مترادف دوسرا لفظ سردم بھی ہے وہ مقام جہاں فقرا جمع ہوتے ہیں۔

پنج شش تومان را ہزار دینار ہزار دینار۔ پانچ چھ تومان بھنا کر ہزار ہزار دینار کر کے فقرا پر تقسیم کر دیتا ہے۔

قبلہ عالم۔ مراد بادشاہ۔

ہزار دینار۔ برابر دس شاہی بیس شاہی برابر ایک قران اور دس قران کا ایک تومان جو برابر چھ روپے کے ہوتا ہے۔

شیخ شیپور (شیخ قرنا) بڑے بڑے بھونکڑے لگاتا ہے۔ اس لئے مزاحاً یہ نام تجویز کیا۔

شاہ عبد العظیم۔ طہران سے چودہ میل کے فاصلے پر ایک امام زادہ کا مقبرہ ہے۔ جو بڑے زبردست عالم تھے۔ اس سے پہلے ایران بھر میں ریل انہیں چودہ میل میں تھی۔ جس کو ناصر الدین شاہ نے بنوایا تھا۔

بست۔ پناہ گاہ۔ بادشاہ اور اراکین کے اصطبل مجتہدین کے گھر۔ مزارات مقدسہ۔ مثلاً مزار امام موسیٰ رضا۔ معصومہ قم۔ مزار شاہ عبد العظیم وغیرہ۔ کسی جرم کا حتیٰ کہ قتل کا بھی مجرم اگر ان مقامات میں پہنچ جائے تو انکی حرمت کی وجہ سے ان مقامات کے اندر اس مجرم کو گرفتار نہیں کر سکتے۔

صفحہ ۵۴

کمثل الحمار یحمل اسفاراً۔ گدھے کیطرح

نفوذ کلمہ شان پیشرفت وارد۔ اُن کی خوب چلتی ہے۔ ان کی بات مانی جاتی ہے۔

صاحب تنخواہ کلی۔ بڑے مالدار۔

صفحہ ۴۴

حمایت۔ پاسداری۔ طرفداری

قولچوماق۔ قلچماق۔ لٹھ باز۔ شہدا غنڈا۔

متہور۔ باقوت۔ باعزم۔

قولچوماقانہ۔ شہدانہ زوردار عبارت دلیرانہ حاجی بابا تھلٹ اڈیشن کا فٹ نوٹ گفتار دوازدہم۔ واز لغت جامع تحت لفظ steady، Hills حاجی بابا کے فٹ نوٹ میں قلچماق کی تعبیر انہیں دونوں انگریزی الفاظ سے کی گئی ہے موافق دلخواہ خود راہ رفتن۔ جو جی چاہے اسے کر بیٹھنا۔

متظلم شود۔ (متظلم شود) دادخواہ ہو

عمامے والے۔ یعنی مولوی۔

چہار سو۔ چوپڑ بازار۔ چوک۔

بغتۃً۔ ناگہاں۔ اتفاقاً۔

ہیولا۔ شکل وصورت و وضع۔

مہیب۔ بہت ڈراونا۔

کمرباز۔ کمر پٹکا کھولے ہوئے۔

نافت۔ توندیا۔

گرزو۔ اخروٹ۔

زیرجامہ سفید پاچہ گشاد۔ سفید جامہ پہنے۔ پنڈلیاں کھلیں۔ اونچا پیجامہ پہنا سنت ہے۔ پابند شریعت ایسا ہی پائجامہ پہنتے ہیں۔

اززیر شکم بستہ۔ پیٹ کھولے۔

بند۔ آزار بند۔ کمربند۔

دستش را زیر پیراہن بشکم بردہ خارش خاش منجر اشید۔ کرتے کے نیچے سے ہاتھ پیٹ پر لیجا کے کھبڑ کھبڑ کھجلا رہا تھا۔

ازدماغ سورنا میزد۔ ناک سے بگل بجاتا تھا۔

شمائل وقوارہ۔ صورت وچہرہ وضع

شخص اول۔ بڑے مرتبہ والا۔ ممکن

کردہ اند صحیح - کہ کردند
مطالع - صحیح - مطلع
ناملائم - ناسزا - نامناسب
صلواۃ - درود - یہاں مراد لعنت (طعناً)
کل بچل - گنجا -
نشان - مڈل - تمغہ -
عادت قدم - مراد مزاح و تمسخر -
آں کوتاہ قد نبود بے عار سوہ ناٹا بیحیا جو نہیں تھا -
تنکیدن - محل سے اچکنے پھاندنے کے معنے معلوم ہوتے ہیں مگر مجھے باوجود تلاش نہ ملا -
ہزلہ گو - بیہودہ بکواس کرنیوالا -
ہذیان سنج - اول فول بکنے والا -
بجائے رساندہ - بڑے مرتبہ پر پہنچادیا (برائے عظمت ہے)
مہمان مان کرد - ہمکو مہمان کیا -
عبا - قبا کے اوپر لبطور گاؤں کے کاندھے پر ڈالے رہتے ہیں -
ساعت - گھڑی -
ساعت بغلی - جیبی گھڑی Watch

ساعت زنگدار - Repeater
قاب ساعت - Watch case
ساعت مجلسی } Clock
ساعت کلیسا }
ساعت دیواری - Office clock
ٹائم پیس - } Time Piece
ساعت میز - }
رقاص - Balance
لنگر ساعت - Pendulum
عقرب عقربک - Hand
صفحہ ساعت - Dial
پاشنہ گرد - Hole or socket
محور - مدار - میل - Pivot
میلہ - محور - تیر چرخ - Axle
خوب کار کردن - اچھی چلتی ہے - To Go Well
ساعت زدن - گھڑی لگانا - Wear a Watch
ساعت بیدار کن - الارم والی گھڑی
دستہ - Twelve o'clock
عجب حالت است - عجیب حالت ہی

جاریہ - لونڈی۔
مستجاب - مقبول۔
یواش یواش - چپکے چپکے۔

صفحہ ۴۰

قاضی الحاجات - حاجتوں کا پورا کرنیوالا، مراد خدا۔
مجیب الدعوات - دعاؤں کا قبول کرنیوالا - (خدا)
دق الباب - دروازہ کھٹکھٹانا۔
دعا نویس - تعویذ لکھنے والا۔
اذکار - جمع ذکر - ورد، وظیفہ و دعا۔
مشایعت - ہمراہی۔
نیاز - نذرانہ - صلہ۔
لیبرۂ انگلیسی - ساورن - پاؤنڈ۔
Rs 15

صفحہ ۴۱

برلیان - سڈکنول، چمکدار Brilliant

ای واللہ - قسم بخدا۔
ناہار - چاشت - ناشتہ۔
تکیہ دادن - ٹیک لگانا۔
متکا و تکاؤ تکیہ - آجکل عربی میں کوچ اور سوفے کے معنے ہیں۔

صفحہ ۴۲

مؤید - مددگار۔
مفتح - کشائندہ
جذبات و واردات عشق و عاشقی کو بھی خوب (پینٹ) کیا ہے جس سے ہر صاحب دل بغیر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا - بعض الفاظ معمولی کہانتک کروں کہیں (ہ) زیادہ ہے کہیں (و) زیادہ ہے - پھیر دیا، گویا کہیں اسکا عکس ہے چنانچہ اِس صفحہ ۴۳ کی سطر دو میں (پار) کی جگہ بعد لکھدیا ہے

صفحہ ۴۳

کوشک کاری - ڈنڈے بازی۔

اُس محبت کا نام ہے جو لازم القلب
ہو۔ عشق میں دیدار سے تسکین ہوتی
ہے۔ مگر شوق دیدار سے اور بڑھتا
ہے۔ حُبّ میں اضافہ ہو، تو اُس کا
نام عشق ہے۔ اور شَعَف سوزش
قلب کا نام ہے۔ جسمیں لذت بھی ہو
اور شغف جب حب پردۂ دل تک
پہنچ جائے۔

ملائم۔ مناسب

ادراک۔ پالینا۔

عرض۔ بفتحتین جو چیز قائم بالغیر ہو

بالعرض۔ بالواسطہ۔

اعمار۔ عمر و حیات و زندگانی

آثار۔ نشانیہا

مُفرط۔ کثیر۔

صفحہ ۳۷

می سپارم۔ تم سے فرمائش کرتا
ہوں۔ تم پر لازم قرار دیتا ہوں۔

وَالّا فلا۔ ورنہ نہیں۔

ماشاءاللہ کار ما بنظام است پھر تو
سب کام بن جائیں گے۔ (طعناً)

بپائے کسے نوشتن۔ اُس پر لازم و
واجب کرنا۔

آفندی۔ جناب۔ آقا (کلمۂ ترکی)

صفحہ ۳۸

من بالا کار دارم۔ مجھے کوٹھی پر کچھ
کام ہے۔

غصّہ مرگ بشوی۔ غم سے مر
جاؤ گی۔ (ضد شادی مرگ)

محوّل فرمودن۔ سپرد کرنا۔

بخت یاری کردن۔ نصیبہ کا کھلنا
یعنی شادی ہونا۔

رمق۔ سو شمہ۔ بقیہ جان۔

لاابالی۔ لاپروا

اِتقوا۔ بچو۔ پرہیز کرو۔

صفحہ ۳۹

بغل کشیدہ۔ گود میں لیکر۔

یا المطلوب بنایا جائے -
سرشکار - لگاؤ سرکا - تعلق آنکھ لگانا -
ایاب و ذہاب - آمد و رفت -
اکل و شرب - کھانا پینا -
حاشا ثم حاشا - حاشا و کلا - کبھی بھی نہیں - ہرگز نہیں -
ادعا - دعویٰ کرنا -

صفحہ ۳۵

استنباط - کسی چیز سے کچھ اخذ کرنا و استخراج -
یگاں یگاں - ایک ایک کرکے -
ارس - نام دریا جو سلطنت ایران و روس میں بجانب شمال و مغرب حد فاصل ہے -

---

نغمہ ۱

[illegible] نیست - کسی طاقت [illegible] نہیں -

از جہت ہمیں فقرہ - ایک بات کیلئے - اسی بات پر -
حدت و غیظ - تیزی و غضب
بلیہ - مصیبت و بلا -
عشق او نام - جسم دار چیز ہو، یا صرف نام والی وجود رکھتی ہو، یا نہ رکھتی ہو - ان سب کے ساتھ عشق میں کوئی فرق نہیں ہے -
تفصیل دارد - تفصیل چاہتا ہے
عشق - افراط محبت کا نام ہے
عشق بیوقوفوں ہی کو لاحق ہوتا ہے کیونکہ افراط و تفریط میں وہی مبتلا ہوگا - جس کا دماغ صحیح نہ ہو. عشقہ سے مشتق ہے - ایک گھاس ہے جو سوت کی طرح ہوتی ہے اس کی جڑ نہیں ہوتی - جس درخت پر پھیلتی ہے - اسے خشک کردیتی ہے - یہی حال عشق کا ہے -
شیخ عزالدین بن جماعہ کہتے ہیں - کہ عشق اور شوق اکثر مہلک ہوتے ہیں - مگر جب نہیں - علاقہ

نان بیات یعنی شب ماندہ - باسی روٹی
Stale bread
نان دو آتشہ - ایک مرتبہ پکانے
کے بعد دوبارہ سینکے ہوئی روٹی
جیسے توس یا رسک ہوتے ہیں -
Rusk
کماچ - شیریں یا شکری - Bun
کلوچہ یا کلیچہ - کلچہ - Cake
قرص نان - Laef Bread
گردہ نان - ڈبل روٹی -
خبز - روٹی (عربی)
بقساط - بسکٹ Biscuit
قسمے از کلوچہ یا کماچ -
کلوچہ - Pastry
عیب ندارد - کچھ حرج نہیں -

صفحہ ۴۳

حاضر باشد - تیار رہے -
روزہ گرفتن - فاقہ کرنا -
دخیلم - خدا کی پناہ - دہائی ہے -
عتیق و جدید - پرانی اور نئی -
ادارہ صحیہ - محکمہ صحت -
Medical Department
استفادہ - فائدہ حاصل کرنا -
فن - شعبہ
ہر دو - مراد مجبوبہ و ابراہیم - یا -
دونوں تدبیریں - ایک تو حکمت عملی
دوسرے معالجہ -
پرستار - خدمتگار - غلام - تیمار دار -
ورد زبان - زبان پر چڑھا ہوا -

صفحہ ۴۴

ساطور - چھرا - بُغدا -
کارد بساطور کشیدن - چھری
کو چھرے پر رگڑنا - جیسا کہ قصابوں کا
دستور ہے -
تہیگاہ - سرین - چوتر
کفل - پٹھا -
علف - گھاس - چارہ -
بخور شاید - بخور ہو بمعنی تلاش کر -

بولتے۔ مگر مسیو۔ موسیو۔ Sire
کی طرح بغیر نام لئے بولتے ہیں۔
تلفظ اس کا فرنچ میں Mosye
ہے۔ اور بحالت جمع یہ Messieurs
ہے۔ جسکا تلفظ Mesye ہوتا ہے
اصل میں یہ لفظ Monseigneur
تھا۔ Mon کے معنے My اور
Seigneur کے معنے Lord
Senior ہیں۔

در بزرا ما پیدا انکردیم۔ ہماری ہم
تشخیص نہ کرسکے۔

احشار۔ جمع حشو معنی بھرتی۔ وہ
اعضا جو کہ Body کے اندر ہوتے
ہیں۔ جیسے دل، پھیپھڑا۔ جگر۔ تلی
گردہ۔ آنتیں وغیرہ۔ چونکہ ان چیزونکو
ایکسرے سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے
ممکن ہے۔ ذرہ بین مخصوص سے
مراد X-ray ہو۔ جیسے اہل طہران
اشعۂ مجہولہ کہتے ہیں۔ اور میں نے
ایکسرے کا ترجمہ عکس ریز کیا ہے
اور Cafe کا ترجمہ میں نے کیف خانہ
کیا ہے۔ وہ ہوٹل جس میں چائے کافی
پیتے اور کھیل کھیلتے ہیں۔ گاتے بجاتے
ہیں۔ اور عیاشی بھی کرتے ہیں۔
Cafe کا تلفظ کفے ہے۔

دوائے مشروبی۔ پینے کی دوا۔

مشمع۔ موم جامہ۔ پھایا Oil Cloth
شمع عربی میں موم کو کہتے ہیں Plaster

بہر حیلہ والناس۔ ہر تدبیر اور
خوشامد سے۔

سوپ (فرنگی یخنی)۔

نان پختہ۔ روٹی جو کچی نہ رہے۔

نان فطیر۔ توے کی روٹی۔
Unleavened Bread

نان خمیر۔ تندوری (تنوری)
Leavened Bread

نان سنگک۔ نان ساجی۔ گرم
کئے ہوئے۔ پتھر پر پکائی ہوئی روٹی
Long flaps of Bread Cake
baked on stones

نان خانگی۔ گھر کی پکی روٹی۔ Round-
Home-Made bread

این سر در خاک - اپنے آپ کو
زمین میں توپ دوں -

صفحہ ۱۳۱

سر آمدن - ختم ہو جانا -
مشروط بریں - مگر اس شرط
کے ساتھ -
کہ او خود را نمیداند - کہ جس کو خود
اپنی بھی خبر نہیں -
گرمابہ - حمام -
آذر - آتش -
چہ نشانہ از و باقی است - اب ہیں
رہا ہی کیا ہے -

صفحہ ۱۳۲

سر طبیبانہ انگلیس - انگریزی
اسپتال کا افسر -
موعود - مقررہ -
صرف چائے - چائے پینا -

ایضاحات - ہسٹری - گذشتہ
واقعات بتفصیل -
لباس بیرون آوردن - کپڑے
اُتارنا -
زیر جامہ - پائجامہ -
لباس کندن - کپڑے اُتارنا -
گوش نہادن - کان لگا کر سننا
سینہ مجمل جگر دلطمال و قلب پر پائیں (
ہاتھ کی انگلیوں کو کسی قدر اونچا کر کے
ڈاکٹر رکھتے ہیں - اور داہنے ہاتھ کی
انگلیوں سے بجا کر دیکھتے ہیں - جو
آواز اس میں سے نکلے اس سے صحت و
سقم احشاء کو معلوم کرتے ہیں -
ذرہ بین - خوردبین -
استنطاق - جرح و تحقیق کرنا -
سلسلہ نسل - خاندان -
بون مون - [illegible] اصطلاحات
گفتگوئے زبان فرنگی)
موسیو - جناب - مسٹر - آقا -
Monsieur: Sir, Mister,
Master, مسٹر بغیر اسم کے نہیں

اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً
وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا
وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا
رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

جس وقت زلیخا نے اُن عورتوں کا طعنہ سنا انکو بلوا بھیجا۔ اور اُنکے لئے گاؤتکیہ مہیا کیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک چھری منگائی۔ یا۔ ہر ایک کو ایک چھری دیدے۔ اور یوسف سے کہا۔ انکے سامنے آجاؤ۔ جب ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا۔ تو انکو بڑا مان لیا۔ اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مصری عورتیں گاؤتکیہ لگا کر مُتّے کیساتھ بیٹھا کرتی تھیں۔

ایک قرأت مُتَّکَا کی مُتْکًا بھی ہے جس کے معنی اُترج یعنی نارنج کے ہیں۔ اِسی وجہ سے شعرا اِس واقعہ میں نارنج یا لیموں اور کارد کا ذکر کیا کرتے ہیں۔

(از تفسیر عثمانی)

مُتَّک۔ مُتْک۔ مُتْکُ الاُترج
(از لغت منجد) لیموے ترش Citron
اُترج Cedrat

بلسان میں چناں۔

مرثیہ۔ مردہ پر رونا۔

انشاد۔ گا کے پڑھنا۔

مربّعات۔ علم عروض میں مربّع اُس شعر کو کہتے ہیں۔ جس کے دونوں مصرعوں کے وزن میں چار رُکن ہوں۔ اور فن شعر میں وہ نظم جسکے ہر بند میں چار مصرع ہم قافیہ ہوں۔ یہاں پر چار چار مصرعوں کے دو بند زبان ترکی کے تھے۔ انکو منیج نے حذف کر دیا۔ اِس لحاظ سے اچھا ہُوا۔ کہ میں زحمت سے بچ گیا۔ اور اِس لحاظ سے بُرا ہُوا۔ کہ کتاب ناقص ہوگئی۔

از مکتب الی الحال۔ مکتب سے لیکر اب تک۔

مسلوب الاختیار۔ جس کا اِختیار چھین لیا گیا ہو۔

مزہ میں تھے۔
باطوم۔ دریائے خزر (کیسپین سی) کے
کنارے ایک بندر جو روس کا ہے
اور مٹی کے تیل کے لئے مشہور
ہے۔
کونک خوبے خوردہ۔ خوب ڈنڈے
کھائے، خوب پٹا۔
سقط۔ سب وشتم چنانچہ گویند اسقط لہ
فی الکلام (ای) سبّہ۔ وبمعنی متاع
زبون و فضیحت۔ وہر آں شئے کہ درآں
خیر نباشد (منجد)
فحش۔ القبیح من القول والفعل۔
سخن درشت گفتن۔ برا بھلا کہنا۔
بشاش۔ خوش خوش۔
مشعوف۔ دیوانۂ محبت۔ یہاں مراد
بہت خوش۔

صفحہ ۲۹

صعود۔ چڑھنا۔
بہ بہ۔ سبحان اللہ
کارخانہ آدم سازی۔ اسکول، کالج
یونیورسٹی۔
شخص اوّل۔ بڑے مرتبہ والا۔
سر را بدست تکیہ دادہ۔ سر کو ہاتھ پر
ٹیکے ہوئے۔ جیسا کہ حالت غم و فکر میں
ہوا کرتا ہے۔
سوراخ۔ جھجری۔ موکھلا۔

صفحہ ۳۰

لکّہ۔ بفتح داغ۔
لکّہ عذر۔ کلنگ کا ٹیکا۔
عذر۔ عیب و گناہ (از منتخب اللغات)
صاحب منجد کہتے ہیں۔ کہ جب اس کا
تعدیہ (ب) سے ہوتا ہے۔ تو کثرت
ذنوب اور عیوب کے معنے ہوتے
ہیں۔
رومان۔ افسانہ۔ ناول۔
(فرنچ کا لفظ ہے)
وخیم۔ بد
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَکْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

خوش خوردن یا کردن - آتش زدن
[illegible]
حزولیت - زودہ خبر آمدہ خبر
دادگی -
اغواشش بچہ خوردہ - بیت بچہ
گئی -
الحانہ - بربرش کردہ - اپنے
بیانی [illegible] ذات [illegible]
بوچھے [illegible] پڑھنا بہتر ہوتا ہے -
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صفحہ ۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]

استقرار حکومت شخصی
[illegible]
حکومت مشروطہ سلطنت جمہوری
[illegible] constitutional
[illegible]
اتحاف - بکسر الف و سکون [illegible]
[illegible] تنگ گرفتن -
زیادہ بار کردن - [illegible]
[illegible]
[illegible]
المیزرع - بے کاشت -
تابان تابانست - جاپان
باپانت چکمہ تپک - سونا
سرخ است - یہ الفاظ حل نہ
ہوسکے - بظاہر ترکی معلوم ہوتے ہیں
قپان - ترازو تک (میں ایک
قسم کو کہنا) ایک - برات وقبانہ،
سبق - چاند) یہ معانی برمحل نہیں -
بچشمِ خود بعین دیدہ - اپنی آنکھوں
سے دیکھا -
روز خوش ما باشما او چہ عجب تک ہم تم [illegible]

صفحہ ۲۵

ببیں چہ ہست۔ دیکھو کیا ہو رہا ہے دیکھو کیا تیار ہے۔
طعام صرف شد۔ کھانا کھایا گیا۔
اینہا سابقہ داشتہ اند۔ ابراہیم و محبوبہ میں پہلے سے آشنائی ہے۔
خلوت کردہ۔ سب کو ہٹا کے۔ پردہ کرا کے۔
چشماں دریدہ۔ آنکھیں پھٹی ہوئیں۔
واداشتن۔ لگانا۔ مجبور کرنا۔ زور ڈالنا۔

صفحہ ۲۶

یک روز پیشتر۔ ابراہیم بیگ کے مرنے سے ایک دن پہلے خدا میری جان لے لے۔
غصّہ۔ غم۔

کہا جری۔ جیسا کہ گذرا۔
عصمت مجسّم۔ ذاتِ عصمت۔ ہمہ تن عصمت۔ تصویرِ عصمت۔
آسودہ۔ مطمئن۔
صغیراً و کبیراً۔ چھوٹے سے لیکر بڑے تک۔
مشغول نمایند۔ مصروف رکھیں۔ لگائے رکھیں۔
مناجات۔ خدا سے دعا مانگنا۔ نجوٰی سے بنا ہے۔ جسکے معنے چپکے چپکے باتیں کرنا۔ کانا پھوسی کرنا۔ ہیں۔
برائے چنیں روزے۔ اسی دن کے لئے۔

صفحہ ۲۷

لخت لخت۔ پارہ پارہ۔
جامہ دان۔ سوٹ کیس۔ دوسرا نام جالباسی۔ Suit - Case.
Portmanteau

فوراً فرستادیم - اسی وقت کسی آدمی کو بھیجا۔
طبیب دائمی Family Doctor
تالار - بڑا کمرہ - ہال - Hall
کما حقہ - جیسا کہ ہونا چاہیے۔
تن مسکیں مرا ایسا ہو لے ہے غم سے فرسودہ
اگر میں سانس لوں اعضا مرے سارے بکھر جائیں
دوش بالا کشیدہ - شانے بلند کرکے کندھے اٹھا کر، مراد منہ اٹھا کر - گردن اٹھا کر۔
نبضش گرفت - اس کی نبض دیکھی۔
درجہ امتحان حرارت گذاشت
تھرمامیٹر لگایا Thermometer
کے نام فارسی میں چار ہیں (۱) گرمی سنج (۲) گرما نما (۳) میزان الحرارۃ (۴) مقیاس الحرارۃ درجہ
[illegible] شش - Breathing [illegible]
[illegible] Prescription [illegible]

اسلامبول - استنبول کا نام قسطنطنیہ یونانی زبان کا لفظ ہے۔
ہر وقت - ہمیشہ۔
موفق بشوی - بہ آرزو - برسی - پائیے۔

صفحہ ۲۴

درد - بیماری۔
تمہید کردن - قرار دادن - بنائے کار گذاشتن - تجویز کردن - آغاز بدن -
خواست کہ برود - جانا چاہتا تھا۔
کجا - کہاں جاتے ہو۔
مات - حیران، متعجب
اوخ کردہ - ہائے کرکے - [illegible]ے کرکے۔
یگانہ - اپنے - خویش - شناسا - ذاتی۔

ہوتا ہے۔

صفحہ ۲۲

ماھذا ۔ یہ کیا ہو گیا ہے ۔ یہ کیا حالت ہے۔

زمزمہ کردن ۔ چپکے چپکے کہنا۔

ھذا ابراھیم ۔ ابراہیم بیگ ہی ہے۔

لا واللہ ماتشبہ بہ ابدا ۔ نہیں خدا کی قسم اِس میں تو اُس کی چھینٹ بھی نہیں ہے۔

رُوح ۔ ہیر ۔ جوہر ۔ ستھ ۔ اِن دونوں جملوں میں صنعت طرد وعکس ہے۔

فلکہ ۔ فینس یا کسی قسم کی گاڑی۔

لوندی ۔ کوئی گاڑی شاید (لبنڈو) ہو

دوراس گوسفند ۔ کسی مہمان عزیز یا مسافر کے آنے پر دو بھیڑیں ذبح کرتے ہیں۔

مغربی ۔ ٹیونس اور الجزائر کے رہنے والیکو کہتے ہیں ۔ کیونکہ یہ مقامات

کنارۂ مغرب پر واقع ہیں۔

صحن ۔ حیاط ۔ آنگن۔

چادر ۔ ایک قسم کا برقع۔

مِعجر ۔ اوڑھنی ۔ دوپٹہ۔

* مماطلہ ۔ ڈھیل دینا ۔ ٹالنا ۔ تاخیر کرنا۔

بہ { حِدّت ۔ تیزی وتندہی } ڈانٹ کر۔
بہ { سوُرت بفتح تیزی غضب } خفا ہو کر

سرپا ایستادن ۔ کھڑے ہونا۔

وساطت ۔ بیچ میں پڑنا ۔ دخل دینا۔

صفحہ ۲۳

دوتا شدن ۔ دوچند ہو جانا۔

لطف اینجا بود ۔ مزہ تو یہ تھا۔

گم کردن ۔ کھو بیٹھنا۔

---

* مماطلہ معنی مذکور سے بہ لفظ اس محل پر اچھا نہیں معلوم ہوتا اور کوئی معنی مناسب محل لغات میں ملتے نہیں اسلئے میں مقابلہ ۔ مدافعہ تجویز کرتا ہوں ۔
سید اولاد حسین شاداں بلگرامی

شقاوت - وشقوه - بدبختی -
یوم الاحد - یکشنبہ - اتوار
سپارش - سفارش - خواہش،
حکم -
افکارِ سوداوی - خیالات مجنونانہ -
ہمسالاں - ہمجولیاں - گوئیاں -
ہم سِن -
پیانو - انگریزی باجا -
ہمداستان - ہم کلام - یا -
ہمدست - معین ومددگار -
علی ہذا - اسی بنا پر -

صفحہ ۲۰

ازدواج - زوجہ ہونا - بیوی ہونا -
باختن - کھو بیٹھنا -
سرزنش - ملامت -
اگر گل چنیں بدنامی شگفتہ گردد - افسوس
کے لائق بات ہوگی - اگر اس قسم کی
بدنامی کا پھول کھلے -

صفحہ ۲۱

در رفتن - چھپ جانا - بھاگ جانا -
نکل جانا - اُٹھ کے چلے جانا -
بعد از ابراہیم - ابراہیم کے سفر
سے پلٹ آنے کے بعد -
مصافحہ - ہاتھ ملانا -
معانقہ - گلے ملنا -
شمندفر - فرنچ کا لفظ ہے - اصلی
معنے راہِ آہن (ریلوے) کے ہیں -
مگر یہ معنی "ریلگاڑی" مستعمل - اب
ایران میں ریل کو علی العموم (ماشین)
Machina کہتے ہیں -
Chemin - de - fer
حرکت کردن - چھوٹنا -
براہ انداختن - چھوڑنا -
سردستی بردن - ہاتھوں پر اُٹھا
کے لے جانا -
ایستگاہ - گار - استاسیون - اسٹیشن
پیشوازیان - استقبال کرنیوالے
قائد - کسی شخص کا نام معلوم

کہ اپنے آپ ہوش میں آئے۔

نگاہِ دوختہ۔ ٹکٹکی لگائے (یا باندھے)

دلِ ما را کباب میکرد۔ میرا دل بھونے ڈالتی تھی۔

نگاہِ مظلوماں۔ بے بسی اور حسرت کی نگاہ۔

مادر جان۔ جانِ مادر۔ ماں کے دلارے ماں کے لاڈلے۔ ماں کے پیارے۔

نوٹ: سبحان اللہ کیا خوب جذباتِ مادری کی تصویر کھینچ رہا ہے۔

عقب کشیدن۔ پیچھے ہٹ جانا۔

بیمار بستری۔ وہ بیمار جو پلنگ سے اُٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

من البدء والی الختم۔ ابتدا سے آخر تک۔

صفحہ ۱۸

اصغاء۔ سننا۔

لابداً۔ مجبوراً۔ خواہ مخواہ۔

…درکی۔ بجبر۔

قدرے۔ تھوڑی دیر کیلئے۔

خوش آمدید۔ اہلاً و سہلاً و مرحباً۔

صحبت کردن۔ باتیں کرنا۔

ہماں آش است و ہمہ کاسہ۔ کسی بات میں کچھ تغیر نہ ہونے کے وقت اِس مثل کو بولتے ہیں ؎

وہی لہنگا وہی بھاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی محبوب بھٹیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

قاشوق۔ (ترکی) چمچہ۔

تذکرہ جات۔ پاسپورٹ۔ پروانہ راہداری۔

بلیت۔ بلیط۔ ٹکٹ (F.O.) Billet

کشتی خدیوی۔ ایک جہاز کا نام خدیو مصر کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

صفحہ ۱۹

قحبہ۔ ہرزگی و بیعاری Profligacy یہ معنی فرائد الدریہ میں ہیں۔ منجد وغیرہ میں نہیں ملے۔

نرگس - چشم - مشبہ بہ سے مشبہ
مراد ہے۔
یا ولدی - اے میرے فرزند۔
این تولی - یہ تو ہی ہے۔
چرا مادر را در آغوش نمیکشی - پھر کیوں
ماں کو گلے نہیں لگاتے۔
بادِ سموم - ہوائے گرم - لُو۔

ہوا ویران کیوں باغِ جوانی
اُڑا کیسے وہ رنگِ ارغوانی
جھکا کیوں اسطرح سے قدِ رعنا
ہوا کیوں بیدِ مجنوں سروِ بالا
ترے غنچے میں پہلی سی نہیں آب
تری زلفوں سے کیوں جاتی رہی تاب

سلام دادن - سلام کرنا۔
ارغوان - ایک قسم کا سرخ
رنگ پھول۔
نہال سرفراز - شجر بلند - مراد قد۔
بید مجنوں - ایک قسم بید کی جس کی
شاخیں خمیدہ ہوتی ہیں۔
سروِ ناز - ایک قسم سرو - باقی دو قسمیں
سروِ سہی، اور سرو آزاد ہیں۔

صفحہ ۱۷۱

غنچہ - مراد دہن۔
سنبل - مراد زلف۔
ہے گفت و ہے طپانچہ بر سر و صورت
میزد - کہتی جاتی تھی - اور منہ پر تماچے
لگائے جاتی تھی - کلمہ (ہمے) استمرار
فعل کیلئے لاتے ہیں۔
دست در بغل - بغلوں میں ہاتھ دیئے۔
صُمٌّ بُکمٌ - بہرا - گونگا۔
خیرہ - تیرہ - بھونچکا ہو کر۔
دستگیر - معین و مددگار۔
فرو ماندہ - عاجز و لاچار۔
غرقہ - ڈوبا ہوا۔
لُجّہ - سمندر کا گہرا مقام - گنڈا۔
وَلولہ - غُل ہلاکت۔
نوحہ - گریہ۔
خارا - سنگِ سخت۔
گفت و گفت - اتنا کہا - اتنا کہا۔
دست نزدیم تا خود بخود آید - میں نے
اُسے چھوا نہیں - (ہاتھ نہ لگایا) یہانتک

کہ شک مبدا ریب ہے۔ جس طرح علم
مبدا یقین۔
یقین۔ جو علم کہ بعد شک حاصل ہو۔
پس ہر یقین علم ہے۔ مگر ہر علم یقین
نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے اللہ کی
صفت میں متیقن نہیں لاتے۔

صفحہ ۱۲۶

آبگوشت یخنی۔
اسکلہ۔ (Scala) اطالیہ زبان
کا لفظ ہے۔ ساحل بحر۔ جہاں جہاز آکر
ٹھیرتے ہیں۔ اردو گودی۔ (تتمہ لغات
فرائد الدریہ دیکھو)
مومیا۔ دوائے معروف Pissasphalt
کہتے ہیں۔ اسکے گھولکر پلانے سے ٹوٹی
ہڈی جڑ جاتی ہے۔
کمرہ۔ اطاق کشتی۔ دَبوسہ۔
Cabin کمرہ فلٹ صاحب
لفظ "کمرہ" کو اروپائی بتاتے ہیں۔
مگر یہ نہیں بتاتے، کہ کس زبان کا

ہے۔ نواب کلب علی خاں والی ریاست
رامپور کے زمانہ میں پرتگالی قدر
پایا تھا۔
آرام باشید۔ مطمئن رہو۔
پلہ۔ زینہ۔ سیڑھی۔
مرگِ خودم۔ اپنی جان کی قسم۔
یمین۔ قسم۔
دم در۔ دروازہ کے پاس۔
صَیحہ۔ فریاد۔ بانگ۔
این ولدی۔ این قرۃ عینی۔
کہاں ہے میرا بیٹا۔ کہاں ہے میری
آنکھوں کی ٹھنڈک۔ (دل کا سرور)
جیسا کہ مشہور ہے۔ صاحب منتخب
نے بھی "نورچشم" معنے لکھے ہیں۔ مگر
دوسرے لغات میں قرۃ کے معنی نور
کے نہیں ملتے۔ لازمی معنے ہو سکتے
ہیں نہ وضعی۔
بفرمائید۔ تشریف رکھئے۔
درتخت راحت است۔ سریر
پر لیٹا سو رہا ہے۔
واولداہ۔ ہائے بیٹے۔

نائب الزیارت - امراء اہلِ تشیع جب مر جاتے ہیں - اور اپنی زندگی میں حج یا زیارت کو نہیں جا سکتے، تو مرتے وقت ایک رقم کی وصیت اسکے لئے کر جاتے ہیں - ورثہ متوفی اس رقم کو کسی مجتہد کے پاس بھیجدیتے ہیں، وہ مجتہد کسی معتبر آدمی کو یہ رقم دیتا ہے - اور یہ شخص اُس متوفی کی طرف سے حج یا زیارت کرتا ہے - اُس شخص کا نام نائب الزیارت یا نائب الحج رکھتے ہیں - اور ایسی زیارت و حج کا نام زیارۃ اجورہ یا حج اجورہ ہے - محبوبہ اِس دست بوسی کو اتنی اہمیت دیتی ہے کہ حاجی مسعود کو نائب الزیارت سے تعبیر کرتی ہے -

لیرہ - عثمانی اشرفی - کاتب نے اِس لفظ کو بھی متعدد جگہ بیرہ لکھکر پڑھنے والوں کو مصیبت میں ڈالدیا -

عکس انداختن - تصویر کھچوانا -

خفیۃً - چھپا کے - یوں ہی اسکا املا ہونا چاہیے - نہ یوں خفیتاً اس کے بجائے کتاب میں حقیقتاً غلط چھپا ہے -

سِرّ فاش کردن یا بروز دادن بھید ظاہر کردینا - بھانڈا پھوڑ دینا -

اکنوں ترا بخدا سپردم - اب میں تمکو خدا کے حوالے کرتا ہوں -

امان - الامان - خدا کی پناہ - اگر بعد کے جملہ سے اس کا تعلق ہو - اور پہلے سے ہو، تو یہ معنے ہونگے - تم کو خدا کی پناہ میں دیتی ہوں - صورتِ اول انسب ہے - اظہار راز سے احتراز کیلئے بولا گیا ہے -

پے بردن - تاڑ جانا - پتہ لگا لینا - سمجھ جانا - از قرائن خارجہ ادھر اُدھر کی باتوں سے - ظاہری علامتوں سے -

ظن - تردد - ذہن میں امرین اگر دونوں جانب میں برابر ہو، تو (شک) ہے - اور جانب راجح کا نام (ظن) ہے اور جانب مرجوع (وہم) ہے - اور شک سبب ریب ہوتا ہے - گویا

دودستی بسر زده - دونوں ہاتھوں
سے سر پیٹ کر۔
اُلحاق کو کاتب بار بار الحاق ہی
لکھتا ہے۔
گرد آوردن - جمع کرنا۔
بحال آوردن - ہوش میں لانا۔
(بحال آمدن کا ضد از حال رفتن ہے)
مطلب وحشت آمیز - خبر بد۔
جزع و فزع - ہر دو بفتحتین ناشکیبائی و
ترس۔
ہواخوردگی - زکام۔
مایحتاج - ضروریات - لوازم۔
سبانہ صحیح شبانہ - راتوں رات،
اختر شماری - تارے گنا - راتوں کو
جاگتے رہنا۔
خود را..... بمژدگانی بخشید پہلے
تار پر اپنی ذات کو مژدگانی کے حوالے
کر دیا - یا مژدگانی میں دیدیا۔
چشم براه دوختن - منتظر رہنا - راستہ
تکتے رہنا - دروازہ پر نگاہ لگی رہنا۔
حالش معلوم صحیح حالش مغموم - یا

محزوبں - رباعی

دیوانہ بنا دیے عشق افلاطون کو
آتشکدہ کر دیے جگر جیحون کو!
گر لفظ عشق سے ترلب کو سے
ٹکڑے کر دیے وہ جامۂ مضمون کو

باز کردن - کھولنا - آشکارا کرنا۔
سوختن و ساختن - جلنا اور صبر نا
طاقت طاق شدن - تحمّل نہ کر سکنا۔
دعوت کردن - صدا کردن -
بلانا۔

صفحہ ۱۵

عقدہ - گرہ - کار دشوار۔
درگرفتن - اثر کرنا - مان لینا۔
عوض کمینہ ببوسد - میری
طرف سے چومے۔
نیّت این زیارت - اس ارادۂ
دست بوسی کو

ہے مرا ایک عقدۂ لاحل ؛ ہو رہا ہے جو سخت دامنگیر
گر مرا التماس ہو مقبول ؛ کر دو اس معما کی تفسیر

۔ لیکن یہ لغت میں ملتا ہے۔ اور نہ
استعمال ہیں کہیں دیکھا۔
حاذق۔ باکمال۔ ماہر۔ طبیب کی صفت
ہیں لاتے ہیں۔ ورنہ خاص صفت
طبیب کی نکالی ہے۔
آلمانیا۔ آلماں جرمنی۔ فلٹ صاحب
دوسرا نام جرمنی کا نمٹسہ بھی لکھتے
ہیں۔ اور آسٹریا کا نام اُطرِیش
بتاتے ہیں۔
معرفی کردن۔ پہنچانا۔ بتانا۔
تعزیہ فرستادن۔ دعوت نامہ
بھیجنا۔ بلوانا۔
حمّاسخنۃ دانا۔ بھیتری بخار۔
مکروسبہ۔ کیڑے۔ جراثیم Germs
زفاریس۔ ذرہ دبائیہ۔ microbe
دیکھئیے۔ خود کتاب میں اس لفظ کی
تعبیر و تفسیر نسخہ سے کی گئی ہے۔
مگر مجھے معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ کس زبان
کا لفظ ہے۔
حق القدم۔ آنے کی فیس۔
نیکو کہ بشدن۔ مختلف الرائے ہونا

بالمرّہ۔ بالکل۔
از حال رفتن۔ کمزور ہو جانا۔
بیہوش ہو جانا۔ غش کھانا۔ حالت
خراب ہو جانا۔
آلۂ مخصوص۔ اسپتال میں
ایک آلہ ہوتا ہے۔ جس کو منہ میں
لگانے سے منہ کھلا رہتا ہے۔
فنجان۔ چائے کی پیالی۔ اور طشتری
کو نعلبکی۔ یا نعلبکی کہتے ہیں۔ فنجان
پنگان کا معرب ہے۔ جسکے معنی پیالی
اور کٹوری کے ہیں۔ استکان
شیشہ کا نیچے سے تنگ چھوٹا گلاس
جس میں چائے کا رنگ پیتے ہیں

صفحہ ۱۰۴

بسر زدہ۔ سر پیٹ پیٹ کے۔
حیران و پریشان ہو کر۔
سبزی۔ ترکاری۔
ترشی آلات۔ کھٹی چیزیں چپٹیاں
(عربی) کوامخ

Fire escape

لیرہ - عثمانی اشرفی -
جور - قسم - نوع - طور -
الاے نظامی - دستہ فوجی -
جمعیت اطفائیہ ہیئت اطفائیہ
آگ بجھانیوالے - Fire Company -
Fire Brigade
خانہ برانداز - ستیاناس کرنیوالا -
برباد کن - تباہ کن -
مداخل - آمدنی -
داروغہ - کوتوال انسپکٹر -
فراشباشی - خدمت گاروں کا جمعدار -
نقی را بگیر - نقی را بگیر - اسکو پکڑو، اسکو باندھو -
مصون (بغیر ہمزہ) محفوظ - مامون -
الکلام یجر الکلام - بات سے بات نکل آتی ہے -
دہند صحیح دیدند - سقیاج صحیح احتیاج -
دراز کشیدہ بود - لمبا لمبا چت پڑا

نف -
الحاق صحیح اطلاق
صورت - چہرہ
بیمارخانہ - بیمارستان - اسپتال
شفاخانہ - مریض خانہ -
خبربان - صرف گھر والے -
ذہن تفکر و بند شدن - سر پیچے بیٹھ جانا

صفحہ ۱۰۲

دکتر - دقتور - ڈاکٹر -
تلگراف کردن - تار دینا - تار بھیجنا -
مصمم شدن - آمادہ ہو جانا - قطعی ارادہ کر لینا -
استصواب - مشورہ -
تشریف فرمائی - آنا -
تلگراف را زدہ - تار دیکر -
میزبان - نگہدارندہ میز - دعوت دہندہ - اِس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران میں میز پر کھانا پرانا دستور ہے - مگر محض لفظ میز اِس معنے کے

رئیس محکمہ خلاف Police Magistrate
طولونبہ جیان آگ بجھانیوالے۔
یانغون (ترکی) آگ۔
حریق۔ آگ۔
بجیلے نقل دارد۔ بہت لطف کی
اور مزیدار بات ہے۔
منارہ۔ ستون۔ مینار۔
قلہ یا نغون۔ مینار آتش۔
Fire Tower
دیدہ بان۔ دیدبان۔ محافظ۔ مراقب
کشیک۔ مخبر۔ نگہبان۔ Look outs
Spy Informer
موکل۔ معین۔
یکشد۔ بلند کرتا ہے۔
قراول۔ سنتری۔
نشان۔ جھنڈی
تیر توپ انداختن۔ توپ کا فیر کرنا۔
یانغون دار۔ (ترکی) آگ لگی ہے۔
بجگی۔ افسر ہیڈ (قبا سا) یا بیگی
دہنہ بحر سیاہ دہانہ بحر اسود۔
مرکز۔ مقام Station

أُلَائے۔ (ترکی) دستہ فوج۔
(عربی) فیلق۔
علم و مشق arts Practice
حاضر۔ آمادہ۔ مہیا۔ طیار۔ موجود
Provided
شیپور۔ بگل، قرنا، Bugle
حاضر باش۔ آمادہ۔ تیار۔ Ready
عرادہ۔ ارادہ۔ گاڑی۔
بانظام مخصوص۔ قاعدہ اور قواعد
کے ساتھ۔
باب۔ اظہار عدد مکان کیلئے
آتا ہے۔

صفحہ ۱۲

طولونبہ۔ تلمبہ Fire-hose (hose)
(لولہ آب۔ لولہ اطفائیہ۔
لولہ لاستیکی) نل کرچ یا ربڑ کا
آگ بجھانے کے لئے۔
تولونبہ اطفائی Fire engine
نردبان مخصوص۔ برائے فرار از حریق۔

عائلہ - لازم النفقہ -
مواجب خوار - تنخواہ دار
مکافات - بدلہ - صلہ - جزا -

صفحہ ۱۱

سرانجام کار ابراہیم بیگ و نتیجہ تعصب او

مُباحثہ - ابی البقا اور جزائری فرماتے ہیں - بصیرت کیساتھ نظر کرنا جانبین کا دو چیزوں میں اظہار صواب وحق کیلئے - (مناظرہ) ہے - کبھی اپنی ذات سے بھی ہوتا ہے - جس امر میں خلاف واقع ہو - اسمیں مخاصمہ دو شخصوں کی (مجادلہ) ہے - بعض کا قول مجادلہ کی نسبت یہ ہے - کہ منازعت کسی مسئلہ علمیہ میں الزام خصم کے لئے چاہے فی نفسہ اس کا کلام فاسد ہو یا نہو - اور جب اپنی غلطی مقابل کی صحت معلوم ہوجائے - پھر بھی منازعت کرتا رہے - تو یہ (مکابرہ) ہے - اور جب اپنے اور مقابل کے کلام کی صحت و سقم نہ معلوم ہو - اور جھگڑا کیا جائے - تو یہ (معاندہ) ہے -

بہ لامپہ بر خوردہ - لمپ سے جا لگی -
لامپہ - لمپ - Lamp -
Fr. Lampe L & Gr. Lampas
From Greek Lampo, to Shine, akin Lantern
اطفاء نائرہ - آگ بجھانا -
دست دادن - حاصل ہونا -
آسیب - صدمہ - گزند -
ہیاہو - شور - ہنگامہ - ہلڑ -
ہمسائیگاں سرایت کردہ -
پڑوسیوں تک پہنچ گیا -
پولیس - نظمیہ - گزمہ - جندارمہ -
Fr. Police L. Politia Gr. Politeia ماخوذاز Polis بمعنی city
Police station (تھانہ) - کمیساریا
Police office - ادارۂ نظمیہ
Police Court - محکمہ خلاف

مفتوں - فریفتہ - شیدا -

ذکر حالات ابراہیم بیگ

چرکس - وہ لونڈی یا غلام جس کو بچپنے میں خریدا گیا ہو - اور مثل اولاد تربیت اور تعلیم کیجائے - اس کے بعد اپنے گھر میں یا کہیں اور باضابطہ شادی کر دی جائے - فلٹ صاحب لکھتے ہیں - کہ ملک سرکیشیا کے دامن کوہ قاف میں جو مسلمان رہتے ہیں - ان کو چرکس کہتے ہیں -

تربیت شدہ - تعلیم یافتہ - پرورش یافتہ -

آزاد کردن - اعتاق و تعتیق - To free a slave

عنوان - خطاب - لقب -

صفحہ ۱۰۰

خانم بزرگ صحیح خانم بزرگ والدہ ابراہیم بیگ -

ازیں ترتیبات - اس قسم کی باتوں سے

تزویج - زوجہ بنانا - شادی کرنا -

وجیہہ - حسین

ہمسری - زوجیت -

جفت - زوجہ - بیوی - ہمسر

بغیر - علاوہ

وجاہت و معرفت - حسن و کمال ممتازی - تشخص -

در زدن - دروازہ کھٹکھٹانا -

بفرمائید - بیٹھیے - تشریف رکھیے -

اطاق بیرونی - مردانہ کمرہ -

پاشا - گورنر - قائم مقام -

گورنر جنرل - فرمانفرما -

وضع - طرز - ڈھنگ -

رفتار نمودن - سلوک کرنا - برتاو کرنا -

ایران خواہی - دوستداری ایران -

خواستگاری - خواستاری منگنی -

فقرہ - بات -

مقدمات - باتیں -

غلام سیاہ - حبشی غلام -

برادرِ بطنی یا برادرِ اُمّی Uterine B.
برادر علاتی۔
برادرِ زن۔ سالا۔ Wife's — B
برادرِ توام۔ جُڑواں بھائی۔ Twin — B
برادری۔ اخوّت Brotherhood
ہمریش۔ ہمزلف۔ ساڑھو۔

Brothers in law:
برادرِ شوہر۔ دیور۔
شوہر خواہر۔ نند
برادرِ زن۔ سالا
زن خواہر۔ سالی

در عہدہ نمودن۔ اپنے ذمہ لینا۔

صفحہ ۹

تاہّل ورزیدن۔ شادی کرنا۔
کسے بامن رجوع نداشت۔ کسی کو مجھ سے کچھ مطلب نہ تھا۔
تربیت کردن۔ تعلیم دینا۔ پڑھانا۔ پالنا۔
ملاحت۔ نمکینی۔
صباحت۔ گوراپا۔

ابیات
وہ ہے ماہر وا اور ہے مسرد قدا
فراست کی اسکی نہیں کوئی حد
نجابت میں اور اصل میں بے نظیر
صفات اسکے ہیں سب کے سب دلپذیر

ارادہ ہے۔ کہ اس کتاب کی کل نظموں کا ترجمہ اردو نظم میں لکھوں۔ چنانچہ آدھی نظموں کا ترجمہ کربھی چکا ہوں طول سے بچنے کے لئے اِس فرہنگ میں ترجمہ منظوم داخل نہ کرونگا۔ ۱۲
شاداں بلگرامی

فراست۔ بحکم نشان و علامات و نظر سے پہچان لینا۔
اصل۔ نژاد۔
فرّخ۔ مبارک۔
زناں۔ بیاہیاں۔
دختراں۔ کنواریاں۔
در کمین نشستن۔ گھات میں لگے رہنا۔
عصمت۔ پاکدامنی۔ عفت
پاکدامن۔ عفیف۔
عواطم۔ امور۔ باتیں۔

ابومی - یہ بھی ممو کی طرح اسمائے
ستہ مکبرہ میں سے ہے - حالت
رفع میں اس کا اعراب واو سے ہوتا
ہے - اس واو اعرابی کا ایرانی لحاظ
نہ کرکے بجائے اب ا ستعمال کرتے
ہیں - اور اسی ابو میں یائے متکلم
ملا دیتے ہیں - ورنہ عربی قاعدہ سے
ابی ہونا چاہئے -

بمکتب گذاشتن - مدرسہ میں
داخل یا بھرتی کرنا -

نہ سالگی - نہ سالہ کی (ہ) کو حسب
قاعدہ گاف سے بدل کے یائے
مصدری کا اضافہ کیا ہے - نو سال
عمر ہونا -

استطاعت - قدرت - قوت -

اور یوسف تفلیس میں ہے - اور اس کا چچا
تبریز میں ہے - بعد مرگ پدر - یوسف
کا چچا کے پاس جانا بیان نہیں کیا
مگر خواہ مخواہ ماننا پڑے گا - کہ چچا ہی
سے استدعا کی -

بے سرمایہ - مفلس - کنگال -
قلاش -

نویسندہ - محرر - کلرک -
منشی -

داداش وادر - ترکی میں بھائی کو
کہتے ہیں - اور کاکا - بڑا بھائی -
یہ بھی ترکی ہے - فارسی میں بڑے
بھائی کو برادرِ ارشد کہتے ہیں -
ایران میں داداش اور کاکا - بھی بازاری
زبان میں ہے -

برادرِ خواندہ - منہ بولا بھائی -
adopted - B

برادرِ رضاعی - Foster-B
ہمشیر کا (اردو میں)

برادرِ صلبی - اخیانی B - Half-B
سوتیلا بھائی -

بنگھڑ لوں کے مولوی کو اور ننہ - اور ملا کہتے تھے۔

قضاوت - کار قاضی کردن - یعنی فیصلہ کرنا - ممکن ہے - کہ یہاں قساوت یعنی سخت دلی ہو۔

اسپانیا ۔ ہسپانیا - اسپین کا پرانا نام ہے - عربی میں اس کو اندلس کہتے ہیں۔

بہ بیگانہ نشاں دادن - غیر کو بتاتے ہیں۔

مدنیت دعوت نکرد - تمدن و تہذیب نہیں بلاتی ہے۔

صفحہ ۸

اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ - آفتاب سے بھی زیادہ واضح اور نمایاں۔

نقطہ نقطہ میدانند - سوائے تمہارے تمہاری ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کو تمام دنیا والے جانتے ہیں۔

پردہ بروئے کار کشیدن - کسی بات کو چھپانا۔

جدداً - از سر نو - کوشش کے ساتھ

اساس - بنیاد۔

از میان برداشتن - نیست و نابود کر دینا۔

شرح حال یوسف عمو

عمو - ایرانی بجائے عم استعمال کرتے ہیں - (چچا)

مسقط الراس - سر گرنے کی جگہ - چونکہ علی العموم بچے ماں کے پیٹ سے سر کے بل پیدا ہوتے ہیں - اسلئے جائے پیدائش (جنم بھوم) اور زاد بوم کو مسقط الراس کہتے ہیں - کبھی کبھی کوئی بچہ پاؤں کے بل بھی پیدا ہوتا ہے اسلئے اُس کی جائے پیدائش کو منبسط الاقدام کہتے ہیں - اور ایسا بچہ اُردو میں پائل کہلاتا ہے۔

خمازقان - تبریز کے علاقہ میں ایک گاؤں کا نام ہے۔

سکنیٰ - سکونت - بود و باش قیام۔

جو پستی کی طرف لیجاتے ہیں واسطہ ہو اسی وجہ سے درکات جہنم کے طبقات کو کہتے ہیں - کیونکہ جتنا نیچے اترتے جائیں - اتنا ہی مرتبہ جہنم کا بڑھتا جاتا ہے - چنانچہ ساتویں دوزخوں میں سب سے سخت اور پست طبقہ ہاویہ ہے - اور بعضے ساتویں طبقہ کا نام جہنم لکھتے ہیں -

(الجنۃ درجات - والنار درکات)

درکات نار - (۱) جحیم (۲) لظی (۳) سقر (۴) حطمہ (۵) ہاویہ (۶) سعیر (۷) جہنم -

درجات جنت - (۱) خلد - (۲) دارالسلام (۳) دارالقرار (۴) جنت عدن (۵) جنت الماوی (۶) جنت النعیم (۷) اعلیٰ علیین (۸) ...

جانب درخت ہوں -

بلوار - پیرس کی ایک سڑک کا نام -

نمبرہ - شمارہ Fr. Nombre L. Numerous Eng. Number

فرانک Franc فرانس کا سکہ قیمتی ساڑھے نو پنس (22.25 فرانک) برابر ایک اسٹرلنگ پونڈ -

ہیکل - مجسمہ - اسٹیچو - بت -

ینگ چری - ترکی میں Yeni (ینی) یغی - ینگ کے معنی نئے کے ہیں - اور tcheri (چری) کے معنے militia soldier کے ہیں یعنی نئی بھرتی - اور سپاہی) ترکی پیدل فوج جو عیسائی غلاموں سے بنائی جاتی تھی - ۱۸۲۶ء میں ایک بڑی لڑائی کے بعد یورپین عیسائیوں نے اسے موقوف کرایا - اسی ینگ چری سے انگریزی Janezary بنا ہے - مانگی پکار - نئی بھرتی - ملیشیا فوج -

جنیبت - کوتل گھوڑا -

صرف نظر نمودن - اعراض کردن
کسی بات سے ہٹ جانا -

مکاتب عالیہ - کالج سرکالجز (colleges)

عرضہ دادن - پیش کرنا (بضم اول)
اور اگر بالفتح ہو - تو عرض کرنا، اور
آشکار کرنا - سامنے لانا معانی ہونگے
(یہاں) اگر کوئی تم سے پوچھے -

کوریا - منچوریا - جاپان کے مغرب
میں دو ملک ہیں -

قیافہ - کسی کی صورت دیکھکر اس کے
عادات وخصائل بتانا - یہ لفظ ان
معنوں میں مشہور ہے - چنانچہ
اس علم کے جاننے والے کو قیافہ
شناس بولتے ہیں - مگر لغات
عربیہ میں مجھے نہ ملا - البتہ **قوف**،
اقتاف - اور **تقوف** لغت منجد میں
موجود ہیں - جس کے معانی پیروی کے
لکھے ہیں - اور قائف کے معنی اعضائے
مولود کو دیکھ کر از روئے فراست
اس کے نسب اور نژاد کو بتانے والا
لکھے ہیں - اور **قوافت** - **قوافہ** -
اقوف کے معانی لکھے ہیں - وہ شخص
جو نشان قدم کو دیکھ کر صاحب نشان
کی حالت بتائے یعنی کھوجیا - اس محل
پر کسی کے نشان قدم پر چلنا - تتبع کرنا
کسی کی روش اختیار کرنا معانی
ہو سکتے ہیں -

تقوف - ای اثر فلان و
تتبعہ (منجد)

نکبت - بفتح خواری - خستگی -
دردمندی (منتخب)

مدارج - جمع مدرجہ وہ شے جو افضل و
اعلی کے وصول میں معین ومساعد ہو -
درجہ - سیڑھی اس حالت میں جب
اس پر چڑھیں - اسیوجہ سے طبقات
جنت کو درجات کہتے ہیں - کیونکہ
جتنے اونچے ہوتے جاتے ہیں - اتنے ہی
اعلی ہوتے جاتے ہیں -

مدارک - جمع مدرکہ - سیڑھی بایں
حیثیت کہ اس سے اتریں - وہ شے

باتیں کرنا۔

بربری گری۔ وحشت۔ وحشی گری

توحش۔ عدم تمدن۔ بربریت۔

(بربر سلطنتِ افغانستان میں ایک

شہر ہے۔ جہاں کے لوگ پرلے

جاہل اور اجڈ ہوتے ہیں)

عیب ایجارت۔ عیب تو یہ ہے

عیب تو نہیں ہے۔

عُمّال۔ جمع عامل۔ کارفرما۔ حاکم۔

عربی میں گورنر کو عامل اور ترکی

میں پاشا کہتے ہیں۔

معارف۔ تعلیمات کے علاوہ

مطبوعات و اخبارات کے معنی

بھی ہیں۔

صفحہ ۷

پودشکین۔ روس کا۔ وولٹر (والٹر)

فرانس کا۔ جان استوارٹ انگریزوں کا

اہل قلم ہے۔

حریت۔ آزادی۔ Political Liberty

آزادیٔ قلم۔ آزادیٔ مطبوعات

Liberty of Press

بگذارید بگذرید۔ چھوڑ دو۔

والاّ۔ ورنہ۔

کان لم یکن۔ گویا کہ تھا ہی

باربری۔ وحشی۔ وہی لفظ بربر ہے

جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ وحشی اور

سائر کے درمیان لفظ ملل جمع ملّت

یعنی قوم چھپنے سے رہ گیا۔ بڑھا لو۔

دریغ کردن۔ پروا کرنا۔

ابداً۔ ہرگز۔ کلیتہً۔ ہیچ۔ حاشا۔

Never

بودند۔ میدیدند۔ میگردیدند۔ صحیح

بودید۔ میدیدید۔ میگردید۔

ساعتِ اول۔ پہلی فرصت میں۔ سب سے

پہلے۔ فوراً ہی۔

فرّاش۔ خدمتگار۔

اردالی۔ اردلی۔ غلام۔

orderly لفظ فرنگی سے بنا

ہے۔ راز فلٹ ڈکشنری۔

فرّاش آردالی کشیکچی۔ پہرہ دار۔

سنتری۔

امپراطور - زبان اطالیہ کا لفظ ہے۔
جس کے ہجے یہ ہیں۔ Imperator
(im اور em کے معنی in اور
peratum کے معنی To order
To Commands to Prepare
فرنچ میں Empereur لکھتے ہیں۔
شہنشاہ -
آسیا - ایشیا - دنیائے عتیق -
بے روح و بے معنی - پوچ اور
لچر - مردہ - بیجان -
نجابت - شرافت -
پوچ - مجوف - اندر سے خالی -
لچر -
معوج - ٹیڑھا - اعوجاج بمعنی
کجی -
مذموم و منفور - قابل مذمت و
نفرت -
لوث - آلودگی - پلیدی - نجاست -
مداخل ناپاک - آمدنی ناجائز - مراد
رشوت وغیرہ -
رشوۃ - بضم و بکسر اول جو رقم ابطال حق
اور احقاق باطل کیلئے دیجائے انگریزی
میں Bribe (برائب) اور اردو
میں گھونس کہتے ہیں - زبان حال فارسی
میں اسکے معنے کھاد اور پانس کے
ہیں - عربی زبل اور انگریزی میں
Manure اس کا مترادف
ہے - صحیح از "مداخل ناپاک پاک
نمائید"
مکنت - بضم قوت و قدرت -
کثیف - گندہ و ناپاک -
وزر - گناہ، گرانی، بار، پشتارہ
وبال - ناگوار و دشوار - عذاب -
بالتجربہ - از روئے آزمائش و تحقیق -
جانچ کے طور پر -
ملیونڈ - ایرانی دو کروڑ - اردو میں
دس لاکھ - زبان فرانسیسی اور انگریزی
میں Million ہے - اور لاطینی میں
Mille ہزار کو کہتے ہیں -
ملینیارڈ - دس ملیون - یعنی ایک
کروڑ -
زعم - دعویٰ کرنا - مدعی ہونا -

ہوتے ہوئے تمہارا ان عہدوں پر باقی رہنا ممکن نہیں۔
وَلَو۔ اگرچہ
ہر قدر۔ کتنا ہی۔ جتنا بھی۔
روش۔ رفتار۔ سلوک۔ ڈھنگ۔
عُلُوِّ مدارج۔ بلند مرتبگی۔

صفحہ ۲

معزولیت۔ عُہدہ و منصب سے ہٹ جانا۔
امروزی۔ موجودہ۔
سائر۔ تمام۔ کل۔
بکجا انجامید۔ کس حد کو پہنچا۔ کہاں سے کہاں کو پہنچا۔ کیا ہوا۔
با قبح وجہ۔ بری طرح سے۔
سر در باختن۔ جان گنوانا۔
عثمانی۔ سلطنت ترک قسطنطنیہ والی کیونکہ اِس سلطنت کے بانیٔ اوّل کا نام عثمان تھا۔
پیشہ نمودن۔ اختیار کرنا۔ درستی کے بعد "نمودہ اند" محذوف سمجھنا چاہئے

اس کو اکتفا بالاخری کہتے ہیں۔
ماموریت۔ کسی عہدہ پر قائم ہونا۔
مواجب۔ تنخواہ۔ شہریہ۔ ماہانہ۔ ان معنوں میں بصورتِ جمع ہی مستعمل ہے۔
مواجب مقرری۔ تنخواہ معین۔
دنائت۔ فرومایگی۔ کمینگی۔ پستی۔
منہدم ساختن۔ ڈھا دینا۔
خطرات جوانب اربعہ۔ چاروں طرف کے خطرے۔ شمال و مغرب سے روس کا۔ اور مشرق و جنوب سے انگریزوں کا خطرہ۔
کرور۔ فارسی میں پانچ لاکھ کو کہتے ہیں۔ اس حساب سے تین کرور بلحاظ ہندوستان ڈیڑھ کرور آبادی ایرانی سلطنت کی ہوتی ہے۔
بازیچہائے پست۔ افعالِ ناشائستہ دوں۔ (کن کن افعالِ کمینہ سے عمرِ سلطنت ختم کردی ہے)
ژاپون۔ جاپان۔
نجابت اجدادی۔ شرافتِ نسلی۔

کرنے میں جلدی کرنا۔
To run up to to haste
اغراق۔ (مبالغہ کی تین قسمیں ہیں۔
تبلیغ۔ اغراق۔ غلو) ایسی افراط مدح
یا ذم۔ جو عقلاً و عادتاً ممکن ہو تبلیغ ہے۔
جو عقلاً ممکن اور عادتاً محال ہو۔ اغراق
ہے۔ جو عقلاً و عادتاً کسی طرح ممکن
نہ ہو وہ غلو ہے۔
مُبالغہ۔ اِنتہا کو پہنچا دینا۔ بڑھا کے
بتانا۔ Exaggeration
Hyperbole
اغراق۔ مبالغہ و اطناب To exceed
To exaggerate
غدغن۔ قدغن۔ ممانعت۔ روک
ٹوک۔ (ترکی)
جریمہ۔ جرمانہ۔
یمکن۔ ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے۔
خوردہ گرفتن۔ اعتراض کرنا۔
عیب لگانا۔
اربابِ حل و عقد۔ اہلِ بندوبست
صاحبان رتق و فتق امور۔ جن کے ہاتھ

میں بست و کشاد امور سلطنت ہو۔
Superiors
مُنافی۔ برخلاف۔ مغایر۔ متباین۔
Inconsistent
خیر۔ نفع۔ سود۔ صرفہ۔ فائدہ۔ خیر شخصی
ذاتی فائدہ
ابداً۔ ہرگز۔ Never
حس۔ ادراک۔ Feeling
موہومی۔ وہمی۔ خیالی۔ فرضی۔
دربند۔ در قید۔ پروا۔ توجہ۔ اعتنا
خیال۔
ابن الوقتی۔ زمانہ سازی۔
پیش نہاد۔ مدنظر۔ نصب العین۔
متوحش۔ نفور۔ بھڑکنے والا۔
صلاح۔ بہبودی۔
مسلّم بدانید یا بدارید۔ متحقق اور
ثابت جان لو۔ مان لو۔
بقائے شما دریں مقامات بہ اصول
..... نخواہد شد۔ ان عہدوں کے
لئے جو اصول تم نے اپنے افعال و اعمال
کے قرار دیئے ہیں۔ ان اصولوں کے

بناکردن۔ گذاشتن۔ اُردو میں جس جگہ لگنا بولتے ہیں۔ مثلاً بناے خواندن گذاشت یعنی پڑھنے لگا
بحدِّ رشد وتمیز رسیدن۔ بالغ وعاقل ہونا۔
اُمرا۔ ارکین۔ سردار۔ اعیان
دعوت کردن۔ بلانا Invitation
مغرب۔ یورپ، اروپا۔ فرنگستان،
مغرب زمین Occident
مشرق۔ مشرق زمین۔ آسیا۔
Orient
نوامیس۔ جمع ناموس۔ عزّت۔ آبرو، قانون۔ Honour Dignity
Confidence
خائن۔ دغل، نارات Treacherous
تعقیب شدن۔ کام کا آگے کو جاری رہنا، اجرا۔ اتباع۔ بعد تک ہوتے رہنا۔ پیروی کرنا۔
ازاں جائیکہ۔ چونکہ۔ اِسلیے کہ۔ بدیں وجہ کہ۔ بایں حیثیت کہ۔ ازیں رو کہ

مُخدّرہ۔ پردہ نشین۔ چہ خدر بمعنے پردہ آمدہ۔
سُوءِ رفتار۔ بدسلوکی۔
مُنفعل۔ شرمندہ۔ خجل۔
شِگفت۔ تعجب۔ حیرت۔

صفحہ ۵

اِستنکاف۔ ننگ وعار داشتن۔ بے اعتنائی کردن۔ اِبا کردن۔ رد کر دینا قبول نہ کردن۔ انکار کردن۔
Refuse Scorn Loathe.
خود داری۔ اپنے آپ کو روکے رکھنا
Self restraint
جلوگیری۔ نگہداری۔ ضبط کرنا۔
دامن بر کمر زدن۔ مستعد وآمادہ ہوجانا۔ جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو دامنوں کو اُٹھا کر کمر پر باندھ لیتے ہیں اسلیے بمعنی مستعدی وآمادگی ہے۔
مُتوکّلاً علی اللہ۔ خدا پر بھروسا کرکے۔
متعسّر۔ از عسر۔ دشوار۔
مبادرت۔ سبقت۔ کسی چیز کے

پیچھے پڑنا۔ مجبور کرنا۔
وجہ۔ رقم۔
اِبام۔ یکسر انکار کرنا۔
اِمتناع۔ منع کرنا۔ روکنا۔
بقلم آوردن۔ تحریر میں لانا۔ لکھنا۔
بقلم دادن۔ مشہور کرنا۔ شہرت دینا۔
مطلبے مسموع شدن۔ سننے میں آنا۔
وادار نمودن۔ زور ڈالنا۔ مجبور کرنا
(لابد ساختن۔ زور آوردن۔ کے معنے بھی یہی ہیں۔)
"من او را برآن داشتم کہ پول بدہد"
To compel.

صفحہ ۹

قارئین۔ خوانندگان۔
قرأت۔ پڑھنا۔ بروزن کتابت ہے نہ بروزن حرکت۔
کرام۔ جمع کریم۔ دوسری جمع کرما ہے بمعنی شریف و بخشندہ و سخی و جوانمرد (ضد لئیم) Noble Generous
اسلامبول۔ قسطنطنیہ۔ کانسٹنٹی نوپل
استنبول۔
عودت کردن۔ واپس ہونا۔ پلٹنا۔
سراغ داشتن۔ کسی چیز کا پتہ ہونا۔
نشان دادن۔ پتہ دینا۔ بتلانا۔
منزل۔ قیام۔ مقام۔
حلیلہ۔ زوجہ۔
بیرونی۔ مردانہ بیٹھک۔
اندرون۔ زنانخانہ۔ خصوصاً محلات شاہی۔
گوش دادن۔ سننا۔ To give ear to hear
ہوش از سر رفتن۔ حواس جاتے رہنا۔ ہوش اڑ جانا۔
موحی الیہ۔ مشار الیہ۔
ساعت چہار و پنج۔ مراد دس گیارہ بجے۔ کیونکہ ایران و عربیا میں صبح اور شام کو چھ بجے بارہ کا وقت ہوتا ہے ابتداء روز و شب ایک سے کرتے ہیں۔
حین۔ وقت۔
اکید۔ سخت۔ شدید۔

بدبلیان صحیح - بدبلیاں - عیب جو -
(نوٹ) - پانچ الفاظ زیادہ لکھدیئے -
درباوہ - درباره - درحق -
حمیت - غیرت و ننگ و عار
سَلب - ربودن - چھین لینا -
نکل جانا -
ابنائے وطن ہم چیاں کہ بدبلیاں ....
نمی باشند - وطنی (ایرانی) لوگ ایسا
کہ عیب جو یوں نے ان کی نسبت خیال
کیا ہے - کہ غیرت و شرم اُن سے جاتی
رہی ہے - یہ ویسے نہیں ہیں (اصل جملہ
ابنا وطنت ہمچناں نمی باشند -
درباوہ - در خلقت - در فطرت -
افترا - جھوٹا الزام - مایہ - باعث
سبب - سرمایہ -
ایسا پیرمرد - جس نے دو سو تومان
بھیجے تھے -
ثروت - تونگری، مالداری - کثرۃ الناس
والمال (ترتیب الادری) الغنی ا
الیسار ضد العسار (الاعراف) یہ ہے،
کہ مال بڑھتا رہے - (ثروہ) لوگوں اور

مال کی زیادتی - (اتراب) اتنی کثرت
مال کی - کہ ذرات خاک کی طرح ہو -
تعریف غنا میں اختلاف ہے - کیونکہ
کوئی تھوڑے اور کوئی بہت مال سے
مستغنی ہوتا ہے - اسی امیرالمومنین
علی علیہ السلام غنیٰ کی یوں تعریف
فرماتے ہیں - الغنی ترک المنیٰ -
تمناؤں کے چھوڑنے کا نام غنا ہے -
قوت - استطاعت -
معارف - جمع معرف - محاسن - تعلیمات
مشاہیر - (منجد)
ارواح العالمین فدا لا لوگوں کی جانیں
اسپر فدا ہوں -
اعادہ نمودن - واپس کرنا -
To Give back
ابرام - استوار کردن مضبوط کرنا -
تنگ کرنا - عاجز کرنا - ملول کرنا - اسی سے
ہے - قضا مبرم فیصلہ قطعی جس سے
مفر نہو - To Strengthen To
Man the Weld to annoy.
لازمی معنی - اصرار - لجاج (بہت ضد)

سکہ ہے کی بات ہے - ایک فرانک
ساڑھے نو پنس کا ہوتا ہے - اور 25.22
فرانک کا ایک پونڈ اسٹرلنگ - ایک
قران بیس شاہی کا دس شاہی برابر
ایک ہزار دینار کے - اور دینار ایک
خیالی سکہ ہے - دس قران کا ایک
تومان ہوتا ہے - جو سونے کا سکہ ہے
اس حساب سے تومان کوئی چھ روپیہ
کا ہوا -

مصری سکے - سو پیاستر کا ایک پونڈ
ہزار غروش یا قروش کا ایک پاؤنڈ -
اور مصر کا پاؤنڈ - ایک اسٹرلنگ پاؤنڈ
اور ساڑھے چھ پنس کے برابر ہوتا ہے
چالیس پارہ کا ایک پیاستر ہوتا ہے -
ترکی پاؤنڈ سو پیاستر کا - اور ایک پیاستر
اٹھارہ شلنگ کے برابر ہوتا ہے - چوتھائی
لیرہ سے لیکر اوپر کے سب سکے سونے
کے ہیں - بیس پیاستر سے نیچے کے
سکے چاندی کے ہیں -

{ ان کا ذکر انگریزی ڈکشنری کنسائز مرتبہ
آکسفورڈ یونیورسٹی سے کیا گیا ہے }

پول سیاہ - ایک ایرانی سکہ جو پیسے کے
برابر ہے - تانبے کا ہوتا ہے - اور
پول سپید نکل کا ایرانی سکہ ہے -
بشلغ - ترکی سکہ - جب ترکوں کی حکومت
عرب پر تھی، تو عراق میں اس کی قیمت
سوا روپیہ تھی - اور چاندی کا سکہ تھا -
یا ڈیڑھ آنے کا تھا، اب مجھے یاد نہیں -
مجیدی - ترکوں کا چاندی کا سکہ اس کی
قیمت اس وقت ڈھائی روپیہ تھی - درہم
چاندی کا سکہ - وزنی پونے چار ماشہ -
(از فوائد الفردیہ)

نوٹ - کیا کروں عادت سے مجبور ہوں
کچھ نہ کچھ قلم سے زائد نکل ہی جاتا ہے -

مباشرت - بخود کارے کردن - ارتکاب
یہاں مراد قرب و آغاز -
طبع سنگی - لیتھو - پتھر کا چھاپہ -
طبع سربی - ٹائپ کا چھاپہ -
باصمہ - ٹائپ (ترکی)
باصمہ خانہ - ٹائپ کا پریس - ٹائپ
کا چھاپہ خانہ -
چاپ خانہ - لیتھو پریس - مطبع -

اُن کا نصاب یوں ہی کیا کم ہے۔ اسلئے اب یہاں سے اتنا ہی لکھونگا جو مطلب کیلئے کافی ہو۔

اما بعد۔ اما بعد از حمد و نعت و منقبت۔ اگرچہ اس کتاب میں صرف مختصر حمد ہے۔ یہ کلمہ اختصار کلام کے لئے لایا جاتا ہے۔

خاموشی آتش۔ آگ کا بجھنا۔

الحاق۔ صحیح الحاق۔ کمر بدستش [?] صحیح و دستش۔ دست بدامن رسیدن۔ چومنے کیلئے کسی بزرگ ہستی کے دامن کیطرف ہاتھ بڑھانا۔

ایران میں از روئے تعظیم دامن بوسی اور قدم بوسی دونوں رواج ہے حاجی بابا گفتار سوم۔ جبکہ ارسلان سلطان کی حجامت حاجی بابا بنا چکا "در ظاہر از روئے سپاسگذاری ختم گردیدہ دامنش بوسیدم" یا اینکہ صحیح بااینکہ ابا سے ابجد نہ جانے غلطی ؛ باوجودیکہ

ضبط کردن۔ نوشتن

تعصب۔ حمایت کردن۔ یاری دادن۔ طرفداری نمودن (متعصب)

بلیہ۔ سختی و رنج۔

صفحہ ۳

مآل۔ مرجع و نتیجہ و انجام و مفاد (منجا)

طبع و نشر۔ چھاپنا اور شائع کرنا۔
To Print and Publish

جد صحیح جد۔ کوشش و سعی انجام بکار

التماس۔ درخواست کردن خواہش نمودن۔ ایسے الفاظ صرف اس لئے لکھ رہا ہوں تاکہ معنی و صحیح و حقیقی طلبہ کو معلوم ہو جائیں۔ ایسے الفاظ کے اکثر معانی مجازی یا لازمی بتائے جاتے ہیں۔ کیونکہ التماس کی تعبیر علی العموم عرض سے کرتے ہیں۔

مبلغ۔ اظہار تعداد رقم کے لئے لاتے ہیں۔ اس لفظ کو محض اعراب بتانے کے لئے لکھا۔ کیونکہ بضم اول و کسر ثالث زبان زد ہے۔

تومان۔ بہت عام سکہ ایران میں قران سے و چاندی کا ہوتا ہے۔ اسکی تعبیر ([illegible]) فرانک فرانسیسی

ہوں، یا نہ چلتے ہوں۔ **سبیل**۔ وہی راہ جس پر چلتے ہوں۔ **سِکّہ**۔ وہ راستہ، جس میں نشیب و فراز ہو۔ راہ مستوی **مرصاد**۔ جدہ۔ طریق واضح۔ **محجّۃ**۔ وسط الطریق و معظم آن۔ سبیل کا استعمال اکثر راہِ خیر میں ہوتا ہے۔ صراط کیلئے یہ امر ضروری نہیں۔ اِسی لئے اس کو صفت کے ساتھ موصوف کرتے ہیں، یا مضاف۔ جیسے صراط المستقیم۔

پیوستہ۔ پیوستن بمعنی اِتّصال سے مفعول کا صیغہ ہے۔ ملا ہوا، متصل۔ لگاتار۔ اسی سے لازمی معنے ہمیشہ اور دائم کے ہوئے۔

تزکیہ۔ تطہیر۔ اصلاح۔ پاک کردن

خلق۔ بضم نفس کی وہ ہیئت راسخہ کہ جس کی وجہ سے اس سے افعال بلا فکر و رویّۃ بآسانی صادر ہوں۔ جمع اخلاق۔

تکبّر۔ بروزن تفعّل اپنی ذات کو دوسرے سے بڑا سمجھنا۔ کبھی یہ استحقاق کیساتھ ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا کی صفت میں متکبر لاتے ہیں نہ مستکبر کیونکہ استکبار اپنے آپ کو بغیر استحقاق بڑا سمجھنے کو کہتے ہیں۔

مَنیّت۔ مَن جو ضمیر متکلم واحد ہے۔ اُس میں یائے مصدری فارسی کی ملائی پھر بلا لحاظ یائے مصدری اس میں تائے مصدری عربی کی لگا دی۔ یا یوں کہو، کہ من میں یت مصدری لگائی ہے، جیسے کیفیت۔ مقبولیت وغیرہ ہیں بمعنی انانیت، غرور، تکبّر۔ پندار، عجب۔

اِجتناب۔ جنب سے نکلا ہے۔ کنارہ کشی۔ پہلو تہی۔ کیونکہ جنب کے معنی پہلو، طرف اور کنارہ کے ہیں۔ پھر۔ احتراز کرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا اسکے لازمی معنے ہیں۔

اگرچہ اِس طرح لکھنا ایک ادب آموز کے لئے بہت مفید ہے۔ مگر طول بیحد ہو جائیگا۔ جو کتاب کے حل کے لئے زیادہ مفید بھی نہیں۔ اور امیدوارانِ امتحان کے لئے بار ہو جائے گا۔

غایۃ تذلل پایا جاتا ہے۔ اور طاعۃ عمل
بر امر جب چاہے مستحب ہو۔ اور ترک
منہیات جیسا کہ مکروہ ہو۔ پس دیون کا
ادا کرنا اور زوجہ و اولاد کو نفقہ دینا اور
مثل اس کے اطاعت ہے۔ نہ عبادۃ
اور طاعۃ غیر خدا کی بھی جائز ہے،
جبکہ معصیت نہ ہو۔ اور عبادت سوا
خدا کے اور کسی کیلئے جائز نہیں۔

احسان۔ نیکی۔ بھلائی۔ وہ فعل
جس کا نفع دوسرے کو پہونچے۔ یہ اعم
ہے انعام سے اور افضال اعم ہے،
انعام وجود سے۔ اور بعض کہتے ہیں،
کہ افضال اخص ہے احسان وانعام
سے۔ کیونکہ افضال احسان بالعوض کا
نام ہے اور وہ دونوں مطلق اعطا رہیں

عدل۔ برابر کرنا۔ انصاف۔ انصاف
دو برابر کے ٹکڑے کرنا۔ کیونکہ نصف
سے بنا ہے۔ برابری۔ مساوات
در حقوق۔

یَأۡمُرُکُمۡ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ
دیتا ہے تم کو عدل اور احسان کا حکم
دیتا ہے۔

اَمر۔ وہ حکم جس میں عمل کی ترغیب
اور اس کے ترک پر زجر ہو۔

مفاد۔ فوائد۔ مضمون (افادہ)
فائدہ پہنچانا۔

فحشاء۔ وہ فعل جس سے طبع سلیم
نفرت کرے۔ اقبح ذنب۔

منکر۔ وہ امر جسے عقل حسن کو نہ تجویز
کرے۔ وہ قول یا فعل جس میں رضائے
الٰہی نہ ہو۔ ضد معروف ہے۔ منکرات
و مناکر اس کی جمع ہے۔ (اللہ کا روکنا۔
ناشائستہ سے منع کرتا ہے) الفاظ کے
معانی جو میں لکھ رہا ہوں۔ یہ الفاظ متذکرہ
سے نہیں۔ بلکہ ان کے ماخذ اور ہیں
مثل مجمع اللغۃ سیوطی۔ فروق اللغۃ فی
الفروق۔ والاضداد۔ وشرح مقامات
حریری۔ وغیرہ۔

بغی اعتدالی۔ انحراف از قدر واجب۔

صراط۔ وہ راہ جسمیں نہ موڑ ہو اور
نہ کجی۔ راہ راست۔

طریق۔ وہ راستہ جس پر لوگ چلتے

فرہنگ سیاحت نامۂ ابراہیم بیگ

جلد دوم

صفحہ ۲

بنام ایزد بسیار بخشائندۂ مہربان اہل
ایران نے یہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کا کیا ہے۔ (مہربان، محافظ مہر محبت،
حمد۔ ثنا بر جمیل از روئے تعظیم۔ کسی کی
ثنا بلحاظ اس کی خوبی کے۔ حمد صرف
ذی حیات کیلئے ہے۔ اور بعد احسان اسکا
اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ برخلاف مدح
کہ یہ قبل احسان کیجاتی ہے۔ اور ذوی حیات
اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے
ہوتی ہے۔ (فرائد الغتا)

سپاس۔ سہ پاس سے مرکب ہے۔
یعنی لسان و ارکان و جنان سے شکر منعم
کرتے رہنا۔ معنی ترکیبی تین چیزوں کا
حفاظت۔

وہم۔ حواس خمسہ باطنی میں سے ایک
حاسہ کا نام۔

قیاس۔ بحسب اندازہ کردن۔

مالک الملک۔ مراد اللہ تعالیٰ۔

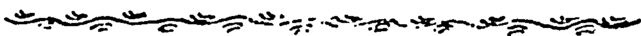
اذعان۔ الاسراع فی الطاعۃ سرعت
(میں سرعت) تذلیل و تحقیر کو اس میں
دخل نہیں (طاعۃ) موافقت امر و
یہ اعم ہے عبادۃ سے کیونکہ (عبادۃ)
کا استعمال تعظیم الٰہی کے ساتھ ہوتا ہے
اور طاعۃ خدا اور غیر خدا کی موافقت حکم
کا نام ہے (عبادۃ) وہ تعظیم جس کا نفع
بعد موت مقصود ہو۔ اور (خدمت) وہ
تعظیم جس کا نفع قبل از موت مقصود
ہو۔ (عبودیۃ) اظہار تذلل برخلاف
عبادۃ کہ یہ زیادہ بلیغ ہے۔ کیونکہ اس میں

فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم!

از
مولانا شاداں بلگرامی

۲۵	سید آلِ مجتبےٰ شادانی عرف سپے میاں بلگرامی، پیرزادہ - میرے رشتہ کے بھتیجے ہیں	تعلیم پا رہے ہیں۔
۲۶	محمد اقبال صافی ایم اے - ایم او ایل منشی فاضل - بی ٹی -	ہیڈ ماسٹر سانگلا ہل - گورنمنٹ ہائی اسکول (پنجاب)
۲۷	نور سند بہادر سیاح - ایم اے - ایم او ایل - منشی فاضل	ہیڈ پرشین ٹیچر سناتن دھرم ہائی اسکول لاہور

اخلاق و عادات اس عنوان کو پہلے قصداً چھوڑا تھا - کیونکہ خودستائی ہوتی ہے - مگر لائف ناتمام نہ رہے - اسلئے یہاں مختصراً لکھے دیتا ہوں نفس کے مارنے کی کوشش مدت سے جاری ہے - دوسرونکی سختی برداشت کر لیتا ہوں - انتقام کی کوشش کبھی نہیں کرتا - کوئی بھی پڑھنے آئے مصنفات کی اصلاح چاہے، اپنا ہرج کرکے دوسروں کا کام کر دیتا ہوں - خود سادہ زندگی بسر کرتا ہوں - کم یا زیادہ جو آمدنی ہوتی ہے، وہ متعلقین اور اعزہ پر صرف کر دیتا ہوں - قومی، مذہبی، خیراتی کاموں میں بھی پیسہ صرف ہوتا ہے - تعلّی و تفاخر سے بہت دور ہوں - جہانتک ہو سکتا ہے احسان کر دیتا ہوں، احسان اٹھانا پسند نہیں - جھوٹ سے احتراز کی سعی کرتا رہتا ہوں - عیوب سے بری ذاتِ الٰہی ہے - مجھ میں بھی ہونگے - مگر اپنے عیوب کس کو دکھائی دیتے ہیں، جو کچھ لائف میں لکھا ہے - بنا بر واقع ہے -



۱۶	مفتی مظہر جلیل شادانی شارح وقائع عالمگیری وہمایوں نامہ۔ رباعیات عمر خیام منشی فاضل	تعلیم پا رہے ہیں۔
۱۷	مرزا محمد ہادی واصق شادانی رامپوری منشی فاضل۔ ٹرینڈ (او،ٹی)	ہیڈ پرشین ٹیچر اسلامیہ ہائی ہسکول لاہور انجمن حمایت اسلام کیلئے اردو اور فارسی کے سٹ تیار کئے ہیں۔
۱۸	مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی شاعر مشہور	منصرم کتب خانہ ریاست محمود آباد
۱۹	غلام ناصر خاں نگار شادانی، رام پوری بی اے۔ منشی فاضل ٹرینڈ (ایس اے وی)	ٹیچر سنٹرل ماڈل گورنمنٹ ہائی اسکول۔ لاہور
۲۰	فضل الدین فیاض ہریانوی بی اے شاگرد بذریعہ تحریر	پروفیسر مشن کالج انبالہ
۲۱	خدا بخش منشی فاضل او ٹی	ہیڈ پرشین ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول لاہور
۲۲	فضل الٰہی منشی فاضل۔ صرف شاعری میں شاگرد ہیں	مدرس مڈل اسکول، ہیوبرجی لاہور
۲۳	ابن حسن۔ منشی فاضل۔ ایم اے۔ ایم او ایل	واعظ مشہور پروفیسر بیشنل کالج دہلی
۲۴	سید اختر حسین المدعو بہ مولوی سید رضی ہدف اجتہادی لکھنوی سلمہ منشی فاضل،، دبیر کامل میرے حقیقی بھانجے ہیں، جدید فارسی کا لغت لکھ رہے ہیں	زمیندار موانع تعلق رائے بریلی۔ واوناؤ۔ یو۔ پی

۴	محمد باقر مسلمانی نبیرۂ شمس العلما جناب آزاد مرحوم۔ ایم اے۔ ایم او ایل۔ بی ٹی۔ منشی فاضل ٹرینڈ	پروفیسر اینگلو اریبک کالج دہلی
۵	نداحسین بریلوی منشی فاضل	پروفیسر انٹر کالج مراد آباد
۶	مشتاق احمد خاں منشی فاضل	〃 〃 〃 〃
۷	سید یوسف مسیح المعروف بہ منیر آغا اشہر لکھنوی بی اے و منشی فاضل	پروفیسر انٹر کالج جھانسی
۸	لوک چند شہیر بی اے منشی فاضل شاعری میں بھی مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔	فی الحال طالب علم ایم اے
۹	محمد دین فاخر لدھیانوی بی اے	فی الحال طالب علم ایم اے
۱۰	سید باقر علیخاں نجفی، لندنی لکھنوی پیش نماز و واعظ مولوی فاضل و منشی فاضل۔ او ٹی	ہیڈ پرشین ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول۔ باغبانپورہ۔ لاہور
۱۱	سید محمد تقی شادماں لکھنوی علاوہ تعلیم میرے تربیت یافتہ بھی ہیں	بعد میرے مدرسہ عالیہ رامپور میں میرے جانشین ہیں۔
۱۲	عبدالباقی امروہوی منشی فاضل	لیٹ پروفیسر جودھپور کالج
۱۳	سید محمد علی مراد آبادی	پروفیسر کوٹہ بوندی کالج
۱۴	حامد حسن قادری منشی فاضل بچھراؤنی	پروفیسر مشن کالج آگرہ
۱۵	سید محمد محمود شادانی منشی فاضل آنرز ان اُردو منشی کامل و اعلیٰ قابلیت الٰہ آباد	بی اے میں پڑھتے ہیں، شارح رباعیات عمر خیام و وقائع عالمگیری

(۱۵) خلاصۂ تاریخ وصاف	سنہ ۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
بار دیگر	سنہ ۱۹۲۹ء	״ ״ ״
(۱۶) شرح دفتر سوم ابوالفضل	״	״ ״ ״
(۱۷) تصحیح مع سرگذشت حاجی بابا	״	״ ״ ״
(۱۸) تصحیح تاریخ وصاف	״	״ ״ ״
(۱۹) فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد اول	سنہ ۱۹۳۱ء	״ ״ ״
(۲۰) فرہنگ دفتر اول ابوالفضل	سنہ ۱۹۳۰ء	״ ״ ״
(۲۱) شرح و تکملۂ مرافعہ حالی المتن مع مقدمہ و ترجمہ و فرہنگ	سنہ ۱۹۳۲ء	״ ״ ״
(۲۲) شرح گلشن معانی بی اے کورس پنجاب	سنہ ۱۹۳۲ء	ہندی پریس لاہور
(۲۳) فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم	سنہ ۱۹۳۵ء	شیخ مبارک علی لاہور

سینکڑوں شاگردوں میں سے چند کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں

۱	ڈاکٹر وجاہت حسین صدیقی عندلیب شادانی پی ایچ ڈی ایم اے ایم او ایل منشی فاضل	پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی بنگال
۲	میمن عبد العزیز اسیف مولوی و منشی فاضل	عربی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ
۳	حضرت سید محمد صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل و محقق مشہور	پروفیسر اینگلو عربک کالج دہلی

بار دیگر	سنہ ۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
(۲) دیباچہ درہ نادرہ مع تصحیح و تحشی	سنہ ۱۹۱۲ء	مطبع سعیدی رام پور
(۳) شرح مرزا حسین حامل المتن مع مقدمہ و ترجمہ و فرہنگ ۔	سنہ ۱۹۲۰ء	دیوانچند پرنٹنگ ورکس لاہور
بار دیگر	سنہ ۱۹۲۶ء	شیخ مبارک علی لاہور
(۴) انتخاب دُرّۂ نادرہ داخل نصاب امتحان منشی فاضل مع تصحیح و تحشی	سنہ ۱۹۲۳ء	" " " "
(۵) کامل ترجمہ مقامات حمیدی	سنہ ۱۹۲۲ء	" " "
بار دیگر	سنہ ۱۹۲۹ء	" " "
بار سوم	سنہ ۱۹۳۱ء	" " "
(۶) خلاصہ دُرّۂ نادرہ	سنہ ۱۹۲۳ء	" " "
(۷) فرہنگ حاجی بابا	سنہ ۱۹۲۴ء	" " "
بار دیگر	سنہ ۱۹۳۰ء	" " "
(۸) فرہنگ سرگذشت وزیر خاں لنکران	سنہ ۱۹۲۵ء	" " "
(۹) تصحیح و تحشی مہر نیمروز غالب	سنہ ۱۹۲۵ء	" " "
(۱۰) تصحیح و تحشی انتقادی بحر العروض	سنہ ۱۹۲۵ء	مبارک علی و جان محمد
(۱۱) شرح قصائد خاقانی داخل نصاب دبیر کامل لکھنؤ یونیورسٹی	سنہ ۱۹۲۶ء	انوار المطابع نخاس لکھنؤ
(۱۲) شرح انٹرمیڈیئیٹ کورس فارسی پنجاب	سنہ ۱۹۲۷ء	شیخ مبارک علی لاہور
(۱۳) فرہنگ قصائد قاآنی ردیف الف و با	سنہ ۱۹۲۷ء	جان محمد لاہور
(۱۴) فرہنگ تاریخ وصاف	سنہ ۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
بار دیگر	سنہ ۱۹۳۰ء	" " "

نمونتہً دو تاریخیں بھی درج ذیل ہیں۔

قطعہ

بر سال وفات بشیر الدین احمد صاحب ۲۵ ماہ صفر فی سنہ یکہزار و سیصد و چہل و شش
۱۳۴۶ھ ۱۹۲۷ء

در جناں رفتہ بشیر الدین احمد از جہاں پیش باب خود نذیر احمد کہ بد عالی وقار
گفت شاداں سال مرگش صوری و ہم معنوی یکہزار و سہ صد و چہل بعد از یں شش بر شمار

از لطائف تصانیف پروفیسر سید اولاد حسین شاداں ۱۹۲۷ء

ایک تاریخ سے پانچ تاریخیں نکلتی ہیں۔

یہ دوسری تاریخ آنریبل سر عبد القادر جج کی دختر نیک اختر کی وفات پر ان کے داماد کی فرمائش پر کہی تھی۔

قطعہ جامع فی وفات زوجہ جناب عبد اللطیف تپش ۱۹۲۶ء

سیئم ربیع الثانی سال یکہزار و سیصد و چہل و پنج سنہ ہجری ۱۹۲۶ء

صوری جو میلادی تو ہجری معنوی سے ہے عیاں اس رنگ سے کس نے کبھی قطعہ کہا ہے یا سنا
شاداں نے جب کچھ فکر کی آیا یہ مصرع ناگہاں ایسں ہو جبیں ہے ارتحال پر عنا
۱۳۴۵ھ

از لطائف تصانیف پروفیسر سید اولاد حسین شاداں ۱۹۲۶ء

اس سے بھی پانچ تاریخیں نکلتی ہیں۔

تفصیل تالیفات مطبوعہ حقیر شاداں بلگرامی!

---

(۱) شرح معادن فن متمم حدائق البلاغہ بار اول ۱۹۱۱ء مطبع سعیدی ریاست رامپور

تاکہ ہمت نکنی کس بر حت در نگشاید! مرد آنست کہ لب بندد و بازو بگشاید

شعر ثانی میں دونوں جگہ کشاید ہے صرف نفی اور اثبات کے صیغے ہونے سے ایطا نہ ہوا۔ مرزا حسین دانش نے خاقانی کے ایک قصیدہ کی تضمین کی ہے۔ جس کا ایک بند یہ ہے۔

ازوادیٔ ایمن بود وقت گذر دجلہ امروز چرا ویران شد رہگذر دجلہ

زافتادن طاق آمد آوخ خطر دجلہ بشکست ازیں آسیب آرے کمر دجلہ

ازآتش حسرت ہیں بریاں جگر دجلہ

خود آب شنیدستی کاتش کندش بریاں

ظاہر ہے کہ گذر ہی سے ترکیب رہگذر کی ہے۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ اپنی مشہور کتاب قران السعدین میں عنوان گرما کے ماتحت ارشاد فرماتے ہیں۔

باد زنہ دست بدست ہمہ، وزدم او باد بدست ہمہ،

ولہ

باد خزاں آمد ازانجا کہ بود خشک شدہ شاخ ہمانجا کہ بود

ظاہر ہے کہ ازاں اور ہماں دونوں آں سے مرکب ہیں۔ باایں ہمہ ایطا نہیں مانا۔ خواجوے کرمانی اپنے ساقی نامہ میں فرماتے ہیں۔

بدہ ساقی آں لعل یاقوت رنگ کہ بردازرخ لعل و یاقوت رنگ

امثلہ کثیر ہیں کہاں تک لکھوں۔ اتنے ہی شواہد کافی ہیں۔

اب رہا انتخاب کلام انہیں کسی پر کیا الزام لگایا جائے۔ طبائع مختلف ہیں اسلئے ہر شخص اپنی پسند کے موافق انتخاب کیا کرتا ہے۔ لہٰذا اس بارہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ہیں اور رسالہ نیرنگ رامپور میں ۱۹۱۰ء میں چھپ چکے ہیں۔
نگاہِ لطف تمہاری جدھر جدھر کو دیکھتے ہیں — تمہارے چاہنے والے اُدھر کو دیکھتے ہیں
قولہٗ تعجب ہے۔ کہ ایسے محقق کے کلام میں ایسی کمزوری کیوں
موجود ہے۔ اِسلئے کہ "ایدھر اور جدھر کا قافیہ ناجائز ہے۔ شاید یہ اوائلِ عمری
اور نو مشقی کے زمانے کا کلام ہو۔"
شاداں لفظ محقق کا میں شایاں نہ تھا۔ اور نہ ہوں۔ تاویل کا ممنون ہوا
کہ اِبتدا رِ شاعری کا یہ مطلع بتا کے میری فروگذاشت کو معاف فرمایا۔ میری ابتدا
انتہا اور انتہا ابتدا ہے۔ کیونکہ شاعری سے دیر تک تعلق نہیں رکھا۔
ناجائز سے مقصود جناب مرحوم ایطاء ہے۔
اساتذہ نے ایطاء کی بغرض توسیع میدان شاعری دو قسمیں کی
ہیں۔ ایک جلی اور دوسری خفی۔ جلی کو ناجائز اور خفی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اسمیں
شک نہیں۔ کہ ایدھر اور جدھر میں کلمہ دھر ہم معنے ہے۔ مگر اس کلمہ سے مرکب
الفاظ میں ایطاء خفی مان کر متاخرین اور متقدمین میں سے کسی نے بھی اِس
سے احتراز نہ کیا۔ اور بلا تامل استعمال کرتے ہیں۔ جناب ذوق اِسی طرح
کے مطلع میں ارشاد فرماتے ہیں۔
سلام کرتے ہیں انکو جدھر کو دیکھتے ہیں — اور انکو دیکھو ذرا وہ کدھر کو دیکھتے ہیں
اِس مطلع میں بھی جدھر اور کدھر کی وہی حالت ہے۔ جو میرے مطلع کے
قوافی کی ہے۔ اہلِ ایران ایسے کلموں میں جو ایک ہی لفظ سے مرکب ہوں۔
مگر معانی مختلف ہو جائیں۔ تو پھر ان کلمات میں نہ ایطاء خفی مانتے ہیں نہ جلی۔ امثلہ
ملاحظہ ہوں۔ ملک الشعراء بہار سلمہ فرماتے ہیں۔
سلطنت بہر شہاں باستم و ظلم نپاند — جان نثارے پے اصلاحِ وطن باید و شاید

شاداں یہ کاتب کی غلطی ہے۔ وہ شرح معائبِ جامی ہے، جو ابتک چھپی نہیں۔ اب میرے تصانیف مطبوعات کی تعداد تیئیس ہے۔

قولہ غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں
یہ لوگ کیوں نہیں میری نظر کو دیکھتے ہیں

شاداں کو اپنے اس مطلع پر ناز ہے۔ اس میں شک نہیں، اس شعر میں ایک لطیف اور نازک خیال پیدا کیا گیا ہے۔ اور دیدارِ محبوب کا عجیب و غریب حیلہ نکالا گیا ہے۔ مگر اس مطلع کے دونوں مصرعوں میں "یہ۔ اور کیوں نہیں" کی تعقید نے تمام معنوی خوبیوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ کاش اس شعر میں جیسے عمدہ معانی پیدا کیئے گئے ہیں۔ اسی طرح ادائے بیان میں بھی تعقید کا اُلجھاؤ نہ ہوتا تو خوبی دوبالا ہو جاتی۔

شاداں میں نہیں سمجھ سکا، کہ مؤلف کو میرے ناز کا علم کس وسیلہ سے ہوا۔ مجھے اپنی کسی بات پر ناز نہیں۔ جب کوئی بات مجھ میں ہوتی، تو بھی ناز نہ کرتا۔ علی الخصوص شاعری پر ناز۔ اس سے پیشتر لکھ چکا ہوں، کہ شاعری کیلئے اپنے آپکو موزوں نہ پایا۔ اس لیئے اس سے ہاتھ اُٹھایا۔

بحالتِ موجودہ اگر یہ کہوں، کہ یہ شعر میرا نہیں، تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ میرے ان دو مطلعوں

سب اس کی برشِ تیغ نظر کو دیکھتے ہیں | یہ لوگ کیوں نہیں میرے جگر کو دیکھتے ہیں
غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں | سب اس بہانہ سے اُنکی نظر کو دیکھتے ہیں

کی قطع و برید کر کے وہ مطلع بنا ہے۔ اس صورت میں نہ شعر کے مضمون کی تعریف کا مستحق سمجھتا ہے۔ اور نہ تعقید کے اعتراض کا موردِ الزام میں ہوں۔ اس غزل کے دونو مطلعے جس طرح میں نے لکھے ہیں۔ رسالہ انتخاب لکھنؤ میں ۱۸۹۵ء

کشف المعضلات فی حل المعمیات (حدائق البلاغہ) میں بھی کرچکا ہوں۔

قولہ ان کا بیان ہے۔ کہ انکا نسب ۲۳ واسطوں سے جناب امام دہم علی نقی علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ اور انکے اجداد میں سید جلال بخاری نظام الدین اولیا۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت بھی ہیں۔

شاداں نجھ سے میری لائف نہ انہوں نے مانگی، اور نہ مَیں نے بھیجی۔ پھر الفاظ "ان کا بیان" مطابق واقع نہیں۔ گو ہے تو ایسا ہی۔ اگر نسب کے بارے میں سب شاعروں کے لئے اسی شاعر کا قول نقل کرتے ہیں۔ تو یہ عادت جاریہ قرار پائے گی۔ ورنہ ان الفاظ سے یہ توہم ہوتا ہے۔ کہ انکو اسمیں شک ہے۔ اور صحت کی ذمہ داری سے اپنے آپ کو بری کرنا چاہتے ہیں۔ نسب ایک ظنی چیز ہے۔ جب تک اس کا برخلاف کسی کو معلوم نہ ہو، تو سوا اس کے کہنے پر اعتبار کرنے کے اور چارہ کار کیا ہے۔ دوسرے نظام الدین کے ساتھ لفظ اولیا بڑھا کے حقیقت کے خلاف کر دیا۔ سید نظام الدین المتخلص بہ مدھ نائک المعروف بہ میر مدھ نائک میرے ایک نانا ہیں۔ جن کا ذکر میر غلام علی آزاد اپنے تذکرہ سرو آزاد میں کرتے ہیں۔ اور مَیں انکا ذکر اُوپر کر چکا ہوں۔ نظام الدین اولیا سے میرا نسبی تعلق کوئی بھی نہیں۔

قولہ نواب سید نظیر حسین خلف ماہر لکھنوی کی سفارش سے رام پور کے مدرسہ عالیہ میں ان کا تقرر ہُوا۔

شاداں میں اُنکے ساتھ رام پور گیا تھا۔ مگر مولوی فرخی صاحب مرحوم استاد نواب حامد علی خاں مرحوم بالقابہٗ کی تحریک و سفارش سے مدار المہام عبد الغفور نے تقرر کیا تھا۔

قولہ کتخانہ میری تصنیف شرح معائے جام لکھی ہے۔

برہمی زلفوں کی کچھ بیجا نہیں اے جانِ جاں — آپ کی نازک مزاجی سے پریشاں ہوگئیں
پڑ گیا زلفوں پہ بھی اس کے تلوّن کا اثر — گر ابھی سنوریں ابھی دم میں پریشاں ہوگئیں
ہے تحیّر کس کے ہاتھوں میں انہیں چین آئے گا — جب ترے شانہ پہ یہ زلفیں پریشاں ہوگئیں
مجھکو کہئے یاں تو قسمت ہی گئی اپنی بگڑ — آپ کی تو صرف زلفیں ہی پریشاں ہوگئیں

میری بزمِ تعزیت میں کونسا ہوگا بناؤ
جب ابھی سے آپ کی زلفیں پریشاں ہوگئیں

مجھ پہ جو کچھ فراق میں گذری — میں اُسے جانوں یا خدا جانے
وصل کی شب کسی کو تڑپانا — شرم جانے تری حیا جانے

باغباں بیکے چھری آیا ہے فصلِ گل میں — اسطرح بخت میں لکھا تھا رہا ہو جانا

رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور میں جو میری سوانحعمری مع تصویر نکلی ہے۔ اس میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ اور اس میں دو تاریخیں بھی چھپی ہیں۔ اور ذوق کی ایک غزل کی تخمیس میں نے کی تھی۔ اُس کا ایک بند بھی درج ہے۔ لیکن یہاں اسی قدر کافی ہے۔

ازالۂ اغلاط

لالہ سری رام صاحب مرحوم دہلوی نے اپنے تذکرہ خمخانۂ جاوید کی جلد چہارم میں میری لائف لکھی ہے۔ اور نمونۂ کلام بھی دیا ہے۔ مجھ سے تو انہوں نے مانگی نہ تھی۔ نہ معلوم کس سے کس طرح اُن کو میرے حالات معلوم ہوئے تھے۔ اُنمیں کچھ غلطیاں ہیں۔ جن کی تصحیح میں یہاں کرتا ہوں۔ اور تمنا کرتا ہوں، کہ اگر اس جلد کے دوبارہ چھپنے کی نوبت آئے۔ تو اُن کے جانشین اس کی تصحیح فرما دیں۔ یا آئندہ کسی جلد میں ایک نوٹ کے ذریعہ سے تصحیح کر دیں۔ یہ تمنا میں اپنی کتاب

بجائے حضرت میر تقی میرؔ غالبؔ ہی کو غزلگوئی میں فائق مانتا ہوں۔ اور خاتم الشعرا حضرت انیسؔ مرحوم کو۔ اسی لئے اکثر انہیں کی غزلوں کو سرمشق بنایا ہے۔ وھی ھذا

سب اُس کی برش تیغ نظر کو دیکھتے ہیں
یہ لوگ کیوں نہیں میرے جگر کو دیکھتے ہیں
غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں
سب اس بہانہ سے انکی نظر کو دیکھتے ہیں
بہت ہی تھوڑی سی ہے دنیا میں عمر دونوں کی
دل اپنا دیکھ کے شمع سحر کو دیکھتے ہیں
یہ جانتے تو نہ خوگر ستم کے یوں ہوتے
ہم اپنی آہ میں اب کچھ اثر کو دیکھتے ہیں

کہاں تو دامن سفاک اور کہاں یہ رنگ
ہم اس رسائی خون جگر کو دیکھتے ہیں

شکوۂ ظلم و ستم او ستم ایجاد نہیں
گھٹکے ارمان نکلتے ہیں یہ فریاد نہیں
سامنے جاتا ہوں کیا اُسسے شکایت میں کروں
اسقدر رنج اٹھائے کہ مجھے یاد نہیں،

پھر تجھے وعدہ خلافی کی شکایت کیا ہے
وہ تو واقف ہی نہیں ہیں شب فرقت کیا ہے
اک جگہ مجمع عشاق کا ہو جانا ہے
حشر کہتے ہیں کسے اور قیامت کیا ہے
آپکے ظلم کی اے جان بس اب ہو گئی حد
وقت آخر بھی نہ پوچھا تری حسرت کیا ہے
قید ہستی سے جو چھوٹیں تو رہائی پائیں،
قیدی کنج قفس کے لئے مدت کیا ہے

میری اُنکی حالتیں فرقت میں یکساں ہو گئیں
یاں طبیعت بگڑی واں زلفیں پریشاں ہو گئیں،
آہ کس کی الجھنیں دور اے مریجاں ہو گئیں
کس کے ہاتھوں سے تری زلفیں پریشاں ہو گئیں
دوستی کا جو دوست ہو دشمن اسے کیونکر کہیں
الفتیں غیروں کی پھر کیوں آفت جاں ہو گئیں،

شاگرد اور عزیز بھی تھے۔عاشور علیخاں نواب سعادت علی خاں شاد اودھ کے بھائی تھے اور عاشور علیخاں کسی کے شاگرد نہ تھے۔

آٹھ سال تک شاعری کرتا رہا۔پچاس ساٹھ غزلیں کہی ہونگی۔میرے اُستاد لکھنؤ سے ایک رسالہ (انتخاب) نکالا کرتے تھے۔اُس میں نو شعر سے زیادہ کسی شاعر کے نہ چھپتے تھے۔اسمیں بہت سی غزلیں میری چھپی ہیں۔معیار لکھنؤ، کمال دہلی، اور تہذیب رامپور میں بھی میری غزلیں چھپی ہیں۔انتخاب میں نثر کلام نہیں چھپتا تھا۔باقی ان رسالوں میں میرے نثر کے مضامین بھی چھپے ہیں۔نثر کے مضامین زیادہ تر تہذیب رام پور میں نکلے ہیں۔اب مضامین نثر اورینٹل کالج میگزین لاہور میں چھپا کرتے ہیں۔

۱۹۰۳ء میں جب میں رام پور میں تھا۔اور میری کتابیں لکھنؤ میں میری ممنوعہ کے گھر پر رہا کرتی تھیں۔تو اُن کے بھائی نے میرا جمع کیا ہوا کلام، اور کلیاتِ انوری جس کی میں نے بڑی محنت سے تصحیح اور تحشی کی تھی۔لکھنؤ کے نخاس میں کچھ آنوں میں بیچ ڈالا۔کلیاتِ انوری کے ضائع ہونے کا افسوس اب تک ہے۔دیوان گیا، تو اچھا ہی ہوا، کیونکہ میں اپنے آپ کو شاعر نہیں پاتا ہوں۔اس کے بعد سے شاعری کا خیال ہی چھوڑ دیا۔لیکن اب قصائد اور رباعیات اور صوری و معنوی تاریخیں وغیرہ کہہ کے دے دیتا ہوں، یا شروح کتب درسیہ میں کتاب کی تمام یا بعض نظموں کا ترجمہ نظم میں کر دیتا ہوں۔یا کچھ لوگوں کے کلام کی اصلاح کر دیتا ہوں۔

جب ذکر شاعری آگیا، تو حسب سنت تذکرہ نویسی چند اشعار بھی جو مجھے یاد رہ گئے ہیں۔سنت کے پورا کرنے کے لئے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔مجھے کلام اُردو حضرت غالب مرحوم کا بہت پسند ہے۔چنانچہ بخلاف فیصلہ جمہور

کورام پور سے بیعد میں روانہ ہوا۔ جس دن میں بمبئی پہنچا، لکھنو والا قافلہ جہاز
پر سوار ہو کر روانہ ہو چکا تھا۔ مجھے آٹھ دن جہاز کے انتظار میں ٹھہرنا پڑا۔
پھر میں نے بھی ان عورتوں اور بچوں کے ساتھ سفر کربلا کیا۔ بنا بر رواج کاظمین
علیہما السلام میں روضہ مبارک کے اندر گیا۔ روضہ امام حسین علیہ السلام کے صحن
مبارک میں روزانہ جاتا تھا۔ مگر روضہ مبارک کے اندر نہیں گیا۔ اس کے یہ معنے
نہیں، کہ میں ان سے عقیدت نہیں رکھتا۔ انکی عظمت اور شخصیت میرے ذہن
میں کیا عجب ہے۔ کہ ایک شیعہ شخص سے زیادہ ہو۔ بقول خواجہ معین الدین
چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ ؎

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ و دین پناہ است حسینؑ
سر داد و نداد دست در دست یزید
واللہ کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

"جب من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا" عمارت میں کیا ہے۔ محبت و عظمت
ہونا چاہیئے۔ چونکہ میری چھٹی کربلا ہی میں قریب ختم پہنچی۔ کیونکہ آٹھ دن مجھے
بمبئی میں بیکار ٹھہرنا پڑا تھا۔ اس لئے نجف اشرف اور سامرہ
نہ جا سکا۔

شاعری

لکھنؤ میں قیام کیوجہ سے ابتدا جوانی میں مجھے شاعری کا شوق پیدا ہوا
اور جناب مولوی سید محمد مصطفےٰ صاحب خورشید سے تلمذ حاصل کیا۔ یہ بزرگ
بھی خاندان اجتہاد کے تھے۔ جناب علن صاحب کے چچا زاد بھائی اور جناب ماہر
کے داماد تھے۔ یہ جناب امید بندہ کاظم جاوید کے باپ تھے۔ اور امید آغا
بجّو صاحب ہندی مترجم بعض اجلاد بوستان خیال و شارح درہ نادرہ کے
شاگرد تھے۔ تراجم بوستان خیال کو نولکشور نے چھاپا ہے۔ اور شرح درہ نادرہ
... نور میں ہے۔ ہندی نواب عاشور علیخاں کے

273199

میری اس فرو گذاشت کی وجہ سے میرا نام ممتحنی سے خارج کر دیا گیا۔ اس سنہ ۱۹۲۵ء [illegible] سے لکھنؤ یونیورسٹی کا بھی پیپر سیٹر اور ممتحن ہوں۔

ازدواج و اولاد۔ جب میری عمر بارہ سال کی تھی، تو میرے چچا [illegible] مرحوم کے یہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ والد کی مرضی سے میری والدہ مرحومہ نے [illegible] جن کا انتقال تریسٹھ برس کی عمر میں لکھنؤ میں ہوا۔ جبکہ میں رام پور [illegible] اور جناب غفران مآب کے امام باڑہ میں دفن ہیں۔ اس ولادت سے قریب [illegible] کا پیغام دیا۔ زمانہ قیام لکھنؤ میں سنہ ۱۹۴۳ء میں جب میری عمر [illegible] واجد علی شاہ مرحوم کے انتقال کے بعد ان کے یہاں [illegible] کماری تھیں اور باشندہ لکھنؤ۔ میں نے عقد کیا۔ کیونکہ [illegible] اس وقت [illegible] آٹھ برس کی تھیں۔ ان کا انتقال سنہ ۱۹۴۲ء [illegible] جبکہ میں [illegible] تھا۔ [illegible] امام باڑہ غفران مآب میں دفن ہیں۔ [illegible] کوئی اولاد نہ ہوئی۔

جب میری عمر [illegible] سال کی تھی، تو [illegible]

[illegible]

سنہ ۱۹۱۱ء میں مئو چھاؤنی کے کالج میں ایک پروفیسری فارسی کی جگہ خالی ہوئی۔ اس کے لیئے میں نے درخواست دی اور میرا تقرر ہو گیا۔ مگر اس زمانہ میں مدرسہ عالیہ کے ڈائرکٹر جناب مولانا نجم الحسن صاحب مجتہد لکھنوی ڈائرکٹر تھے۔ اُنہوں نے جنرل ڈائرکٹر صاحبزادہ مصطفےٰ علیخان صاحب مرحوم سے کہکے مجھے جانے ندیا۔ اور میری کچھ ترقی کرادی۔

سنہ ۱۹۲۲ء میں اورینٹل کالج لاہور میں درجہ منشی فاضل کیلئے ایک پروفیسر کی وانٹ اخباروں میں شائع ہوئی۔ میں نے بھی ایک درخواست بھیجدی۔ باوجود عدم شناسائی این۔ این۔ منزا ہیڈ کلرک پرنسپلس آفس اورینٹل کالج لاہور نے اے۔ سی۔ وولنر صاحب بہادر پرنسپل کے حضور میں میری سفارش کی۔ اور حسن اتفاق سے میرا تقرر ہو گیا۔ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء کو میں رامپور سے لاہور چلا آیا۔

عالیجناب محمد شفیع صاحب وائس پرنسپل صاحب اورینٹل کالج لاہور نے اپنی عنایت اور ماتحت نوازی سے امتحان فارسی میٹرک کا ممتحن بنایا۔ اور جب ایک مدت ممتحنی ختم ہو جاتی ہے۔ تو کبھی اُردو کا اور کبھی عربی کا ممتحن بناتے چلے آرہے ہیں۔ درمیان میں ایک مدت کیلئے پروفیشنسی ان اُردو کا پیپر سٹر اور اگزامنر بھی مقرر فرمایا۔ اور یونیورسٹی کا ایڈڈ ممبر بھی بنایا۔ انکی اس عنایت بے غایت کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ جناب ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پرشین پروفیسر آف دی پنجاب یونیورسٹی کی تحریک سے ایم۔ اے فارسی کا لیکچرر مقرر ہوا۔

جنوری سنہ ۱۹۳۲ء میں ناگپور یونیورسٹی نے مجھے ایف۔ اے کی اُردو کا ممتحن مقرر کیا۔ میں نے سوالات بجائے اِنسٹیو ورڈ (یعنی) رجسٹرڈ بھیج دیئے۔

سنہ ۱۹۰۰ء میں جناب علن صاحب نے مدرسہ عالیہ کی ٹرسٹی شپ سے استعفیٰ دیا۔ ان کے تتبع میں مَیں نے بھی استعفیٰ دے دیا۔ اسی سنہ ۱۹۰۰ء میں جناب ماہر کے بیٹے سید نظیر حسین اپنے ایک دوست مرزا واجد علی بنارسی سے ملنے چلنے (یہ شخص ریاست رامپور میں داروغہ اسلحہ خانہ تھے۔ اور بندوق سے نشانہ خوب لگاتے تھے) مجھے بھی اپنے ساتھ لیا۔ جو مکان رامپور میں کرایہ پر لیا۔ اس سے قریب مولوی فرخی صاحب استاد حضور سید حامد علی خانصاحب بالقابہٗ والی ریاست رامپور کا مکان تھا۔ جناب فرخی اس زمانہ میں سررشتہ تعلیمات علوم مشرقی کے ڈائرکٹر تھے۔ اور رامپور کا مشہور مدرسہ عالیہ انکے تحت میں تھا۔ شعبان کا مہینہ تھا اور امتحان سالانہ کا زمانہ قریب تھا۔ مجھ سے خواہش کی، کہ میں سوالات بناؤں اور جوابات کی کاپیاں جانچ کے نتیجہ مرتب کردوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مولوی فرخی صاحب فارسی جدید کے بڑے ماہر تھے۔ سفرنامہ شاہ ایران کی انہوں نے فرہنگ لکھی تھی۔ اور ترجمہ بھی چھپوایا تھا۔ میں تو رمضان میں لکھنؤ چلا آیا۔

مدرسہ عالیہ میں قدیم درس فارسی وعربی کی تعلیم ہوتی تھی۔ جب مجھ سے معلوم ہوا، کہ پنجاب یونیورسٹی میں امتحانات عربی وفارسی ہوتے ہیں تو مدارالمہام عبدالغفور سے کہہ کے مبراتہتر مدرسہ عالیہ کی فارسی پروفیسری پر کرا کے مجھے لکھنؤ سے بلوا لیا۔ ۲ر فروری سنہ ۱۹۰۱ء میں مَیں نے اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ اور منظوری مدارالمہام عربی وفارسی کے درجات مدرسہ عالیہ میں کھلوائے۔ طلبہ امتحانات علوم مشرقی پنجاب دیتے رہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا، کہ ریاست رامپور کے لوگ سند حاصل کرنے کے بعد اضلاع یو، پی کے ہائی اسکولوں میں مدرس فارسی ہونے لگے تیئس سال اس مدرسہ میں پڑھاتا رہا۔ محمد تقی شادماں کو میں اپنے ساتھ لیتا گیا تھا جناب فرخی سے کہکے عالم کا مدرس انکو بنوایا۔

ترتیب تمیل ان کی بہت بلند تھی۔ مرثیہ بے مثل کہتے تھے۔ میر انیس اور مرزا دبیر اعلیٰ اللہ مقامہا کے مقابلے میں لکھنؤ والوں کو انہیں بھی اعلیٰ مرثیہ گو ماننا پڑا ہو بحیہ امیر آدمی تھے۔ ہزاروں روپے صرف کرکے مجالس کیا کرتے تھے۔ اور اپنے تصنیف مراثی خود بڑے جوش میں پڑھا کرتے تھے۔ میں نے متعدد مرتبہ ان مراثی کے چھپوانے کا مشورہ دیا۔ مگر وہ کسی مصلحت سے اس پر راضی نہ ہوئے۔ ان کے انتقال کے بعد یہ مراثی انکے بڑے بیٹے سید نظیر حسین مرحوم کے پاس رہے۔ اور سید بندہ کاظم صاحب جاوید کا دیوان اور مراثی بھی انہیں کے ہاتھ لگے تھے۔ نظیر حسین نے کچھ مراثی جاوید کے نواب مظفر علیخاں صاحب رئیس جانسٹھ کے ہاتھ بیچ ڈالے۔ باقی کلام ماہر و جاوید کا نظیر حسین کے انتقال کے بعد نہ معلوم کیا ہوا۔ جاوید مرحوم اور میں شاعری میں خورشید لکھنوی کے شاگرد ہیں۔ جاوید بہت خوش گو شاعر تھے۔ اور انکا شمار لکھنؤ کے اساتذۂ شعرا میں ہوتا تھا۔

جناب ماہر مرحوم نے نواب خاص محل صاحبہ زوجہ واجد علی شاہ مرحوم کے پوتے نواب ننھے مرزا صاحب مرحوم سے ان کا مقدمہ نواب پیارے صاحب کے مقابلے میں مول لیکر ہائی کورٹ کلکتہ میں داخل کیا تھا۔ انہوں نے مجھے نوکر رکھ کے اس مقدمہ کی پیروی میں کلکتہ بھیجدیا۔ ایک سال کلکتہ میں رہا۔ اور بیمار ہو کر لکھنؤ واپس آگیا۔ اس مقدمہ میں لندن تک لڑنے میں کوئی تین لاکھ روپیہ ماہر نے صرف کیا۔ دعویٰ تو ڈیڑھ کروڑ کا تھا۔ مگر ڈگری آٹھ لاکھ کی ہوئی چونکہ پیارے صاحب مدعا علیہ نے جواہرات اور نقد روپیہ سب سلطنت فرانس میں رکھا تھا۔ اسلئے ضرورت تھی۔ کہ ڈگری وصول کرنے کے لئے پھر از سر نو فرانس میں مقدمہ دائر کیا جائے۔ نظیر حسین کے پاس اتنا روپیہ نہ تھا۔ اور گریٹ وار بھی شروع ہوگئی۔ غرضیکہ یہ روپیہ ماہر کے دونوں بیٹوں کو نہ ملا۔ اور ان دونوں کا انتقال ہوگیا۔

ڈپٹی سید رضا حسین صاحب بلگرامی کے پاس سہارنپور بغرض حصول ملازمت چلا گیا، انہوں نے ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں امیدوار کرا دیا۔

جناب علن صاحب کے چھوٹے بھائی جناب کچھن صاحب راجہ محمود آباد کے مدرسہ عالیہ واقع گولہ گنج رفاہ عام کے ٹرسٹی تھے۔ اس مدرسہ میں تعلیم انگریزی انٹرنس تک، اردو مڈل، عربی کے تین اور فارسی کے تین درجے تھے۔ اس اثنا میں جناب کچھن صاحب کا انتقال ہیضہ سے ہو گیا۔ اور جناب علن صاحب علاوہ مسند نشین اجتہاد ہونے کے اس مدرسہ کے ٹرسٹی بھی اپنے بھائی کی طرح ہوئے۔ اور مجھکو سہارنپور سے بلا کے انگریزی کے چھٹے درجے کا مدرس بنایا۔ فارسی تو ایک حد تک میں اپنے دادا سے پڑھ چکا تھا۔ اس کا آگے مطالعہ بطور خود جاری رکھا۔ اور عربی جناب علن صاحب سے پڑھتا رہا۔ بہت جلد مدرسہ عالیہ میں یہ ترمیم ہوئی، کہ انگریزی کے کل درجے اور اردو مڈل کو توڑ دیا گیا۔ اور مجھے درجہ منشی کی تعلیم کیلئے مقرر کیا گیا۔ اس زمانہ میں امتحانات علوم مشرقی پنجاب کا سنٹر لکھنؤ بھی تھا۔ درجہ منشی کو پڑھا کے اپنے طلبہ کے ساتھ میں نے امتحان درجہ منشی اور اسپیشل ٹسٹ ان انگلش ۱۸۹۵ء میں لکھنؤ سے پاس کیا۔ پھر ۱۸۹۶ء میں امتحان مولوی و منشی عالم دیا۔ اور ۱۸۹۷ء میں امتحان منشی فاضل پاس کیا۔

نواب میر مہدی حسین صاحب **ماہر** جو خاندان اجتہاد کے ایک معزز فرد تھے۔ اور انکے دونوں بیٹوں سید نظیر حسین و سید عابد حسین مرحومین نے مجھ سے پڑھا تھا۔ اور نواب تاج محل صاحبہ زوجہ نصیر الدین حیدر شاہ اودھ کے داماد ہونے کی وجہ سے سات لاکھ روپیہ انکے ہاتھ لگا تھا، تو نواب ہو گئے تھے شاعری میں جناب امیر مرحوم لکھنوی کے شاگرد تھے۔ مرآۃ الخیال انکا دیوان چھپ چکا ہے

بلا تکلف ایرانی لہجہ میں فارسی بولتے ہیں۔ اور فارسی و اردو میں شعر خوب کہہ لیتے ہیں۔ ایک بھانجی کی شادی مولوی سید سبط محمد ہادی المعروف بہ مولوی کلن صاحب سلمہ سے ہوئی۔ جو جناب میر آغا صاحب مجتہد مرحوم فقیہ کے صاحبزادہ ہیں۔ اور فی الحال ریاست مرشد آباد بنگال میں پیش نماز اور واعظ ہیں۔ ان کی دو لڑکیاں ہیں۔ اور میری چھوٹی بھانجی ابھی ناکتخدا ہیں۔ منے آغا راز سلمہ کی شادی میری منجھلی ہمشیر کی اکلوتی لڑکی سے ہوئی جنکا انتقال ہوگیا۔ ایک لڑکا مولوی سید سکندر آغا سلمہ چھوڑا، جو لکھنؤ کے شیعہ کالج کے میٹرک کلاس میں تعلیم پا رہا ہے۔ اور مجھ سے دونوں بڑی بہنیں الحمد للہ ابھی بقید حیات ہیں۔

میں ایک غریب خاندان کا فرد ہوں جب میں تیرہ برس کا تھا، تو میرے والد ماجد کا بلگرام میں آکر لنگھڑ بالے سے انتقال ہوگیا۔ دادا کے بلگرام چلے آنے پر مظفر پور بہار میں میرے والد تحصیل میں امین تھے۔ جب میری بہنوں کی شادی لکھنؤ میں ہوئی، تو میری بڑی بہن مجھ کو اپنے ساتھ لکھنؤ لے آئیں۔ اور میں نے چرچ مشن اسکول میں انگریزی پڑھنا شروع کی۔ اس زمانہ میں انگریزی مڈل کا امتحان ڈیپارٹمنٹل ہوا کرتا تھا۔ میں نے یہ امتحان سنٹی نیل، امریکن مشن ہائی سکول لکھنؤ سے پاس کیا۔ اور نواں درجہ راجہ امیر حسن خاں صاحب مرحوم والئ ریاست محمود آباد اودھ کے نئے کھولے ہوئے رفاہ عام ہائی سکول میں پڑھا۔ اور دسویں درجہ میں پھر سنٹی نیل ہائی اسکول میں چلا گیا۔ اس زمانے میں جناب علن صاحب کے چھوٹے بھائی جناب بچھن صاحب برسر اقتدار تھے۔ اور جناب علن صاحب کو صرف پچاس روپیہ ماہوار گذارہ ملا کرتا تھا۔ اسی اثنا میں میٹرک کی فیس بارہ آنے سے تین روپے ہوگئی۔ اور جناب علن صاحب کے متعدد اولاد ہو چکی تھی۔ اس لئے فیس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ نکلی۔ مجبوراً مجھے تعلیم انگریزی ترک کرنا پڑی۔ اور میں

نواب حیدر علی خانصاحب برادر خورد نواب کلب علی خانصاحب والیٔ ریاست
رامپور نے جناب علن صاحب اعلیٰ مقامہ کو عالیجناب نواب سید حامد علی
خانصاحب بالقابہ مرحوم والی ریاست رامپور سے ملایا۔ اور نواب مرحوم نے
دوسو روپیہ ماہوار ان کی تنخواہ معین کر کے انکی تقلید اختیار کی جناب علن صاحب
مرحوم عیدین کی نماز پڑھانے اور ایام عزا میں رامپور تشریف لیجایا کرتے تھے
جناب علن صاحب کا انتقال ۱۹۰۷ء میں لکھنؤ میں ہوا۔ تو نواب رامپور مرحوم
نے انکے بڑے بیٹے مولوی سید محمد مرحوم میرے بھانجے کے سو روپیہ ماہوار
وظیفہ معین کر کے عراق برائے تعلیم بھیجا۔ وہاں کے تین مجتہدین سے اجازۂ
اجتہاد حاصل کر چکے تھے۔ کہ ۱۹۱۰ء میں اٹھائیس برس کی عمر میں کربلا میں
ہیضہ سے انتقال ہوا۔ اور روضۂ امام حسین علیہ السلام کے ایک حجرہ میں
مدفون ہیں۔ مرحوم مولوی سید محمد نے اپنے کل خاندان کو کربلا بلا لیا تھا۔
مرحوم کی چھوٹی بہن یہیں سے دق کی بیمار گئی تھیں۔ ان کا بھی کربلا ہی میں
چھبیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔

اب میرے دو بھانجے مولوی سید دلدار علی المعروف بہ ننھے آغا از
اجتہادی زندہ ہیں شعر خوب کہہ لیتے ہیں۔ اور اخباروں کے لئے سیاسی مضامین
خوب لکھ لیتے ہیں۔ رائے بریلی کے اطراف کے گاؤں کا انتظام کرتے ہیں
جو جناب علن صاحب کے ورثہ کو میراث میں ملے ہیں۔ اور مولوی سید اختر حسین
المعروف بہ مولوی سید رضی عرف اجتہادی پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات
مولوی، منشی فاضل اور لکھنؤ یونیورسٹی کا امتحان دبیر کامل پاس ہیں۔ اور
نجف سے تعلیم پائی ہے۔ ایران میں تین برس رہنے کی وجہ سے زبان حال
فارسی پر خوب عبور ہے۔ لغات جدیدہ فارسی کا ایک لغت لکھ رہے ہیں۔

سے اجتہاد کی تعلیم حاصل کر کے آئے منطق کی کتاب حمد اللہ پر ان کے حواشی چھپے ہیں۔ اور عماد الاسلام علم کلام میں پانچ ضخیم جلدوں میں انکی تصنیف سے ہے۔ انکی دو جلدیں چھپ چکی ہیں شاہ اودھ نے ان کو چار مسلم گاؤں ضلع رائے بریلی میں اور تین گاؤں ضلع اناؤ میں مرحمت فرمائے اور دو ہزار کی پنشن مقرر کی۔ اور قاضی القضاۃ بنایا۔ ان کے بعد انکے بیٹے مولوی سید محمد صاحب مسند اجتہاد پر فائز ہوئے۔ رسم تاجپوشی شاہان اودھ کی انہیں دونوں بزرگوں کے ہاتھ سے ادا ہوتی تھی۔ انکے بعد مولوی بندہ حسین صاحب ملک العلما مجتہد اور جانشین ہوئے۔ مولوی سید کرامت علی صاحب بلگرامی انہیں کے شاگرد تھے، اور میرے استاد۔ انکے بعد مولوی سید ابو الحسن المعروف بجناب بچھن صاحب میرے بہنوئی مولوی سید محمد حسین المعروف بجناب علن صاحب، کے چھوٹے بھائی مسند اجتہاد پر فائز ہوئے، انکے انتقال پر انکے بڑے بھائی اور میرے بہنوئی جناب علن صاحب مسند اجتہاد پر متمکن ہوئے۔ جنہوں نے اپنے والد ماجد سے تعلیم حاصل کی تھی۔ اور عراق سے بھی اجازۂ اجتہاد لائے تھے۔ میرے تین بھانجے اور تین بھانجیاں پیدا ہوئیں۔ جناب علن صاحب کی گورنر کے دربار میں کرسی تھی۔ اور حاضری عدالت سے مستثنٰی تھے۔ علوم عقلیہ کے بڑے استاد ماہر تھے۔ مولوی عبد الحی صاحب، فرنگی محلی مرحوم کا زمانہ تھا۔ جید طلبہ اہل سنن حمد اللہ، قاضی مبارک، صدرا، شمس بازغہ جناب علن صاحب سے پڑھنے آتے تھے۔ سید محمد ہادی صاحب مجتہد، اور خود جناب مولانا سید محمد باقر صاحب مجتہد فقیہہ مرحوم و مولوی سید آقا حسن صاحب مجتہد مرحوم و مولوی سید سبط حسین صاحب مجتہد جناب علن صاحب ہی کے شاگرد ہیں اور تھے۔

اِس نسب نامہ سادات بخاری میں میری پیدائش ۱۲۹۴ھ بمقام آرہ ضلع شاہ آباد صوبہ بہار میں لکھی ہے۔ میرے دادا وہاں مختاری کرتے تھے، اِس لئے میری پیدائش سے ایک سال قبل سے میرے والدین کا وہیں قیام تھا۔ میں اور میری چھوٹی بہن جو مجھ سے ڈھائی برس چھوٹی تھیں آرہ میں پیدا ہوئے۔ جب میں ریاست رامپور میں ملازم تھا۔ تو ان چھوٹی بہن کا انتقال میرے پاس رامپور میں ۱۹۱۷ء عمر میں ہوا۔ اور مجھ سے بڑی دو بہنوں کی پیدائش بلگرام میں ہوئی، جو ماشاء اللہ ابھی بقید حیات ہیں۔ تین برس کی جب میری عمر ہوئی، تو میری والدہ مع اولاد دادا کیساتھ بلگرام چلی آئیں۔ پانچ سال کی عمر میں داداہی نے بسم اللہ پڑھائی۔ اور انہیں سے ابتدائی تعلیم پاتا رہا۔ ان کے علاوہ میر بہادر علی و میر محمد مہدی و سید وارث علی بلگرامی سے بھی ابتدائی کتابیں پڑھی ہیں۔ نو برس کی عمر میں بلگرام اُردو مڈل اسکول میں داخل کیا گیا۔ صبح کو دادا سے اور دس بجے سے اسکول میں۔ اور سہ پہر کو مولوی کرار علی پیش نماز بلگرامی سے عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا۔ آج کل کے لحاظ سے اُردو مڈل کے ماتحت درجہ تک، بلگرام میں تعلیم پائی۔

جب میری عمر چودہ سال کی ہوئی، تو میری بڑی ہمشیر کی شادی حجتہ الاسلام مجتہد العصر مولانا سید محمد حسین صاحب سے اور چھوٹی بہن کی اُن کے چھوٹے بھائی مولوی سید رضا حسین سے ہوئی۔ خاندانِ اجتہاد لکھنؤ کے یہ دونوں بزرگ تھے۔ اصلاً نصیر آباد ضلع رائے بریلی کے اور قبلہ مولوی سید دلدار علی صاحب الملقب بجناب غفران مآب سادات نقویہ میں سے تھے۔ نواب سعادت علی خاں شاہ اودھ کے زمانہ میں عراق

کا نام ہے۔ جس پر یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ شاہد ہے۔ چونکہ عقولِ انسانی مختلف مراتب رکھتے ہیں۔ اِس لئے کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ معیارِ عقول عقلا میں مذہب ٹھیک اُترے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کوئی مذہب کو مانتا ہے، اور کوئی اس سے انکار کر دیتا ہے۔ منکرین بھی عقلا ہیں۔ فروعات اور جزئیات میں سے بعضوں کی تاویل کرتا ہوں، اور بعضوں سے اختلاف ہے۔ اِس کے بعد زبلِ مذاہب سے میں بھی متفق ہوں۔ ایک مدت سے آبائی مذہب تشیع ہے۔ لہذا میں بھی شیعہ ہوں۔ سبھی کا مذہب آبائی ہوا کرتا ہے۔

محلِ ولادت و تعلیم

میرے جدِ امجد مولوی فدا حسین بڑے عابد زاہد تھے تین بجے شب سے اُٹھ کے اوراد و وظائف میں آٹھ بجے دن تک اپنا وقت صرف کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بتیس مرتبہ پورے قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنے والدین اور اولاد کے علاوہ بلگرام کے دیگر سادات اخیار کی رُوحوں کو اس کا ثواب بخشا ہے۔ بعد آٹھ بجے کے محلے کے لڑکوں کو مفت تعلیم دیا کرتے تھے، اور انہیں اوقات میں کچھ نہ کچھ لکھا بھی کرتے تھے۔

میر غلام علی آزاد نے سادات واسطی زیدی بلگرام کا ایک نسب نامہ شجرہ طیبہ کے نام سے اپنے زمانے تک کا لکھا تھا۔ اور میرے ایک دادا غالب علی کے بھائی سید طالب علی نے سادات بخاری کا نسب نامہ فارسی میں مرتب کیا تھا میرے دادا فدا حسین مرحوم نے دونوں کی تکمیل اپنے زمانۂ حیات تک میں کی ہے اکثر اہلِ شجرہ ذکور کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ مگر اِن دونوں شجروں میں ذکور و اناث دونوں کا ذکر ہے۔ جس سے صحیح النسب و الحسب ہونے کا پتہ چلتا ہے اب بلگرامی سادات کے پاس میرے دادا ہی کے لکھے ہوئے دونوں نسب ناموں کی نقل ہے۔

بلگرام کے سادات واسطے زیدی حسینی ہیں۔ ان کے سر قبیلہ کا نام سید صغری ہے۔ جو فاتح بلگرام مانے جاتے ہیں میر خاندان اور انکی اولاد کے علاوہ محلہ ملکانہ میں سادات رضویہ بھی رہتے ہیں سید صغری، سید کبری کے بھائی تھے اور سید کبری کی اولاد میں سادات بارہہ ہیں۔ اگرچہ میرا خاندان نقوی بخاری ہے۔ مگر بلگرام کی بود و باش سے سادات واسطی زیدی سے مصاہرت قائم ہو گئی دو سو برس کا عرصہ ہوا، کہ سید قاسم اسرار میرے ایک جد اور بھی ولی گذرے ہیں۔ جن کا ذکر میر غلام علی آزاد اپنی کتاب مآثر الکرام میں بڑے شد و مد سے کرتے ہیں۔ اور یہ آزاد کے ہمعصر تھے۔ ان کا مزار قصبہ باون ضلع ہردوئی میں ہے۔

مذہب:۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے آباؤ اجداد سب کے سب سنی المذہب تھے سلطنت اودھ کے اثر سے غالباً میرے جد امجد سید شاکر علی مذکور نے مذہب تشیع اختیار کیا ہے۔ انکے بعد سب شیعہ ہوتے چلے آتے ہیں۔ اور اب کوئی ولی نہیں ہوتا، کیونکہ اہل تشیع ولایت کو ائمہ اثنا عشر پر ختم کرتے ہیں۔ لیکن مناکحت و مصاہرت اہل تسنن سے زمانہ حال تک رہی۔ چنانچہ میری پھوپھی کے شوہر پیرزادہ محمد زاہد سجادہ نشین بلگرام تھے۔ میر غلام علی آزاد، علامہ عبد الجلیل، میر نظام الدین، المتخلص بہ مدھ نائک میرے ننھیالی رشتہ دار ہیں۔ مدھ نائک آزاد کے ہمعصر تھے۔ آزاد ان کا ذکر سرو آزاد میں کرتے ہیں۔ ہندی میں شعر کہا کرتے تھے۔ بنارس میں رہ کر سنسکرت پڑھی تھی۔ اور موسیقی کے بڑے ماہر تھے۔ آزاد نے زمانہ قحط میں ان کے میگھ راگ گانے سے پانی برسنے کا قصہ اپنا چشم دید سرو آزاد میں لکھا ہے۔

اہل مذاہب مذہب کو عقلی بتاتے ہیں۔ اور میرے نزدیک مجموعۂ معتقدات

مختصر حالاتِ زندگی شاداں

نام و نسب :- سید آلِ حسین المعروف بہ سید اولاد حسین شادآں بلگرامی ابن سید تفضل حسین ابن مولوی سید فدا حسین بن سید زار حسین بن سید طالب علی بن سید شاکر علی تینتیس واسطوں سے یہ نسب امام دہم حضرت علی نقی علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ امام مذکور کے فرزند سید علی ابو محمد جعفر ثانی الملقب بہ جعفر تواب کی اولاد میں ہوں۔ جعفر تواب کی پانچویں پشت میں سید محمد سامرہ سے چھٹی صدی میں بخارا آئے۔ اور انکی چوتھی پشت میں سید جلال الدین المعروف بہ سید جلال بخاری ملتان تشریف لائے۔ اور شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔ انکا مزار اوچھ ریاست بہاولپور میں اب تک زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ سید جلال بخاری ساتویں صدی ہجری میں ملتان تشریف لائے۔ انکے بیٹے سید احمد کبیر ان کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔ سید احمد کبیر کے دو بیٹے سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت اور دوسرے سید صدر الدین راجو قتال قطب الاقطاب۔ دونوں اپنی شہرت کی وجہ سے زائد التوصیف ہیں۔ تاریخ فرشتہ اور تذکرۃ الاولیا میں دونوں کے کرامات اور حالات درج ہیں۔ ہم راجو قتال کے سلسلہ میں ہوں۔ آخر صدی ہشتم یا اوائل نہم میں سید جلال بخاری کی ساتویں پشت میں سید کمال الدین بلگرام تشریف لائے اور بلگرام کے مشرقی حصہ میں آباد ہو گئے۔ اور اس محلہ کا نام اوچھ کی نسبت سے اوچھی منڈی رکھا جسے اب اونچی منڈی کہتے ہیں۔ منسہ خاندان آگے ہے۔

یکے برسم تجارت برد مال ترا
یکے باسم دیانت همی کند سالوس
خیال فاسد شان این بود که ما ها را
زبون کنند چو قوم یهود و قوم مجوس
تو ناصحا واقف حزم باش چشم خود کن باز
مشو فریفتهٔ این گروه بے ناموس
علاج واقعه پیش از وقوع گر نه کنی
ز کار خود بشوی نادم و خوری افسوس
اگر بمانی تو چندے دگر بدیں منوال
نهال کفر شود دوبار تو مغروس
بجائے سجده و بانگ اذاں نخواهی دید
بغیر رشتهٔ زنار و ضجهٔ ناقوس
خموش باش [illegible] که در جهان ما نیز
نموده ایم ترقی و لے بسے معکوس

کسی نے رسم تجارت سے مال لوٹ لیا
کوئی باسم دیانت بنے کر رہا سالوس
خیال فاسدان کا یہ ہے کہ ہم کو بھی
زبوں کریں بہ مثال یہود و قوم مجوس
وقوف حال کے ساتھ اپنی آنکھ بھی کھولو
نہ ہو فریفتہ قول و فعل سب بے ناموس
علاج حادثہ قبل از وقوع اگر نہ کیا
تمام عمر ملو گے تمہیں کفِ افسوس
کچھ اور دیر اگر تم اسی طرح سے رہے
درخت کفر دوبارہ سے ہوگا یاں مغروس
بجائے سجدہ و بانگ اذاں نہ دیکھو گے
سوائے رشتہ زنار و نغمہ ناقوس
خموش شاداں دنیا میں ہم نے بھی آخر
ترقیاں تو بہت کیں مگر ہیں سب معکوس

قصیدہ کی بحر مجتث مثمن مخبون شعث محذوف ہے۔ بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن دوبار۔ رکن آخر شعث مقصور بھی اسکے ساتھ لا سکتے ہیں۔ میرے ترجمہ میں دو مصرعوں ذیل سے خیال فاسدان کا یہ ہے کہ ہمکو بھی + دیگر سے: خموش شاداں دنیا میں ہم نے بھی آخر + کا وزن بوجہ زحاف تسکین اوسط مفاعلن مفعولن مفاعلن فعلن ہے۔

باتحاد بکوشید از آں کہ ہر ملت
قوی نمی شود اِلّا باتحادِ نفوس
باتفاق گرائید اے مسلماناں!
کہ از نفاق شدہ نجم سعدتاں منحوس
زاتحاد شود عرض و نامِ تاں محفوظ
زاتفاق شود مال و جانِ تاں محروس
بدفع دشمن بد دل کمر بہ بند اے دوست
مکن ہراس از و ہمچو ماکیاں زخروس
بزن بعرشۂ ہمت قدم بصد امید
مباش از مدد کردگار خود مایوس
ز فر علم بسے بندگان شدند آزاد
تو تا بچند بہ بند جہالتی محبوس!

تم اتحاد میں کوشش کرو کہ ہر ملت
قوی جبھی ہے جو آپس میں متحد ہوں نفوس
موافقت کی طرف مائل ہو کرو رغبت
ہوا ہے سعد ستارہ نفاق سے منحوس
تم اتفاق کرو حفظِ آبرو کے لیے
کہ اتفاق سے ہوتے ہیں مال و جان محروس
دفاعِ دشمن بد دل پہ مستعد ہو جاؤ
کہ وہ نہ مرغیوں کی طرح خوف بیم خروس
بصد امید رکھو پاؤں عرشِ ہمت پر
نہ ہو خدا کی مدد سے کبھی بھی تم مایوس
ہوئے ہیں علم کی دولت سے بندے سب آزاد
رہو گے قید جہالت میں کب تلک محبوس

قطعہ

دریں زمانہ کہ تغییر یافتہ است زماں
نشانِ علم و ہنر شد زہر کراں محسوس
بکار رفتہ خود ایں بکار ناید امروز
کہ ماندہ از پس شمارا ز عہدِ قیانوس
تفنگ باز در آید بکار و توپ کروپ
دریں زمانہ نہ شمشیر و نیزہ و دبوس
دریغ و حیف کہ در غفلتی و بے خبری
بچشم بر تو نہادہ زہر طرف جاسوس

قطعہ

اب اس زمانہ میں جبکہ زمانہ پلٹا ہے
نشانِ علم و ہنر ہر طرف ہوا ہے محسوس
نہیں ہے کام کا فی الحال وہ تمہارا کام
تمہاری ارث میں جو ہے ز عہدِ قیانوس
تفنگ خود رو و توپ کروپ ضروری ہیں
نہیں ہیں کام کے اب تیغ و نیزہ و دبوس
دریغ و حیف کہ غفلت میں جب پڑے دیکھا
عدو نے تم پہ بٹھایا ہے ہر طرف جاسوس

لغات قصیدہ

منکوس - اوندھا	عرض - یکسر آئینہ	محروس - محفوظ	کم رتبن - آمادہ بستی ہونا
ماکیان - مرغی	خروس - مرغ	بند - قید	محبوس - [illegible]
بکار خوردن - کام آنا	دقیانوس - نام بادشاہ جس کے زمانے میں اصحاب کہف تھے	تفنگ - بندوق	ماؤزر - [illegible]
		دبوس - گرز و عمود	سالوس - [illegible]
ماوزر - بندوق کی قسم	کرپ - جرمن کا توپ ساز	جہود - یہودی	مجوس - گبر آتش پرست
ناموس - عزت	منوال - طرز طریقہ	مغروس - [illegible] نشانہ	سبحہ - تسبیح
تیحہ - تیغ، شعر	ناقوس - سنکھ	معکوس - الٹی برعکس	

شعر ذیل کتاب میں اس طرح لکھا ہے :-

بجائے سبحہ بانگِ اذاں نخواہی دید ٭ بغیر رشتۂ زنار و نغمۂ ناقوس!

مگر میں نے اس شعر کو اس طرح پڑھا ہے - اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے :-

بجائے سبحہ و بانگِ اذاں نخواہی دید   بغیر رشتۂ زنار و صیحۂ ناقوس!

قصیدہ وطنیہ کلام بدیع	ترجمہ ارشاد آل
الا بکوشش بحفظ و دیانت ناموس کہ گشتہ رایت اسلام در جہاں معکوس	کرو حفاظت دین و دیانت و ناموس ہوا ہے رایت اسلام دہر میں معکوس

لاینقطع	مسلسل، متواتر، پیہم۔	لگاتار۔
پاک خوردن	کُل کھا جانا۔	صاف کردینا، چٹ کرجانا، اُڑا جانا۔
بوئے بردن	بو پا جانا	سن گن پا جانا
انگلیسی بلغور کردن	تھوڑی تھوڑی انگریزی بولنا	چرکنا، ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنا
تفصیل	وضاحت، تشریح، تفسیر	پھواڑا
دعا خواندن	دعا پڑھنا	سوکھا ٹرخانا
ادارۂ بلدیہ	محکمۂ شہر	میونسپلٹی
پہلو بہ پا	جس میں دو پہلو نکلتے ہوں	محتمل الضدین
در نیفہ و گریبان مشغول قصابی اند	نیفہ اور گریبان میں قصائی کا کام کر رہے ہیں۔	نیفہ اور گریبان سے جوئیں نکال نکال کے مار رہے ہیں۔

کہیں معانی و منعی کو چھوڑ کر معانی لزومی و مناسب محل سے بھی کام لیا گیا ہے۔ اِس طرح کے مترادفات بتانے سے با محاورہ اُردو سے فارسی ترجمہ کرنے میں سہولت ہوتی ہے سو، پندرہ الفاظ اِس کتاب میں ایسے بھی ہیں، جنکا کچھ پتہ نہ لگا۔ اور نہ قیاس ہی نے کچھ کام دیا۔ لہذا مجبوراً انہیں خالی چھوڑنا پڑا۔ کچھ ایسے بھی الفاظ ہیں۔ جن کے معانی تو قیاساً لکھے مگر اطمینان نہ حاصل ہوا۔

اِسی جلد کی کُل نظموں کا ترجمہ میں نے نظم اُردو میں کیا ہے۔ اور زیادہ تر اصل نظم کی بحر اور قوافی کو بھی باقی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ایک قصیدہ مع ترجمہ اُردو برائے تفریح ناظرین ذیل میں درج کرتا ہوں۔

کرتے ہیں۔ لہذا شیخ صاحب کی خواہش پوری کر رہا ہوں، اور اس جلد دوم کی بھی فرہنگ مع مقدمہ بسیط لکھتا ہوں۔

مثل سرگذشت حاجی بابا و تماثیل مرزا جعفر قراچہ داغی یہ کتاب بھی زبان حال فارسی میں ہے۔ اور وسائل حل لغات فارسی جدید ہندوستان میں اتنے قلیل ہیں۔ جو بمنزلہ عدم کے ہیں۔ گو یہ کتاب حاجی بابا اور حکایات مرافعہ کی طرح روزمرہ کی بول چال میں نہیں۔ مگر تراکیب جمل اور رائج تک الفاظ جدیدہ اور یورپین زبانوں سے معرب کئے ہوئے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ جو الفاظ تلاش سے مل گئے۔ انہیں دیکھ کر لکھا ہے۔ مجبوراً اپنے راقم معلومات اور قیاسات سے بھی کام لیا ہے۔ اسلئے غلطی کا امکان بہت کچھ ہے۔ جو کچھ لکھتا ہوں طلبہ کیلئے لکھتا ہوں۔ اساتذہ میرے لکھنے کے محتاج نہیں۔ ایسے مختلف الاستعداد طلبہ کا خیال کر کے معمولی الفاظ کو بھی داخل فرہنگ کرتا ہوں بھی معمولی الفاظ کے لکھنے سے یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ اردو میں اس کا ٹھیٹھ ترجمہ بتاؤں۔ بلکہ اکثر الفاظ فارسیہ و عربیہ کے تراجم میں اسی امر کا لحاظ رکھا ہے۔ نو ایجاد چیزوں کے مترادفات اردو بھی بول چال کے موافق بتانے کی کوشش کی ہے۔ محاورہ و امثال کا ترجمہ بلا لحاظ الفاظ اردو کے مترادفات سے کرتا ہوں۔ صرف الفاظ پر اکتفا نہیں کی ہے۔ بلکہ جن جملوں کو میں نے پیچیدہ سمجھا ہے۔ اُنکے بھی تراجم کر دیئے ہیں۔ میرے سہو الخیال و سہو القلم کے علاوہ کیا عجب ہے، کہ یہ فرہنگ طلبہ کو ترجمہ سے مستغنی کر سکے۔ مثال کیلئے چند الفاظ لکھتا ہوں۔

الفاظ	عام ترجمہ	خاص ترجمہ
مزاجگوئی	کسی کی طبیعت کے موافق باتیں کرنا	کسی کی من بھاتی باتیں کرنا کسی کی ہاں میں ہاں ملانا

عرضِ شاداں

سیاحت نامہ ابراہیم بیگ کی تین جلدوں میں سے جلد اول سنہ ۱۹۲۲ء تک داخل نصاب ایم اے فارسی پنجاب یونیورسٹی تھی۔ اس لیے سنہ ۱۹۲۱ء میں میں نے اس جلد کی فرہنگ لکھی تھی۔ اب سنہ ۱۹۲۴ء سے اس کی جلد ثانی نصاب ایم اے اور منشی فاضل میں پنجاب یونیورسٹی نے داخل کی ہے شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے پہلے مجھ سے اس کی شرح لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ میرے ذمہ بہت سے کام رہتے ہیں۔ کالج میں ایم اے اور منشی فاضل کو تعلیم دینے کے علاوہ کالج کے ہاؤس اگزامینیشنس کیلئے سوالات کے پرچے بنانا۔ جوابات کی کاپیاں دیکھکر نتائج مرتب کرنا۔ مختلف یونیورسٹیوں کے مختلف امتحانات کے کوئسچن پیپرس تیار کرنا۔ جوابات کی کاپیاں دیکھکر نتائج مرتب کرکے وقت پر بھیجنا۔ اورینٹل کالج میگزین کیلئے مضامین لکھنا۔ متعدد مصنفین کی تصانیف کی اصلاح کرنا۔ بیرونی اشخاص کے سوالات ادبی و عروضی و شعری کے جوابات دینا۔ طلبہ کو بلا کسی صلہ کے گھر پر پڑھانا۔ ان امور کیوجہ سے مجھے فرصت کمتر ملتی ہے۔ اسی لئے جو کام کوئی ایک ہفتہ میں کرے مجھ سے پانچ چھ ماہ میں ہوتا ہے۔ تجار کو اپنی ضرورت تجارت کی وجہ سے تعجیل ہوتی ہے۔ جب میں اُن کی فرمائش کو اُن کے وقت پر پورا نہ کرسکا، تو مجھ سے اجازت لیکر کسی کا تیار کردہ ترجمہ شیخ صاحب نے لے لیا۔ جو عنقریب چھپکر شائع ہو جائیگا۔ مگر فرہنگ کی خواہش اب بھی

کا جمیں ضحاک اور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ ترکی
سے ترجمہ کیا گیا۔

ہزار و یک کابوس فرانسیسی تاریخ کا فارسی ترجمہ جمیں انقلاب عظیم
فرانس کے نہایت دلچسپ واقعات ہیں۔ از تصانیف الیگزینڈر دوماس
۱۳۲۳ھ میں طہران میں طبع ہوئی۔

شرلوک ہومس از تصانیف کونن ڈائل مطبع خورشید طہران
میں ۱۳۲۳ھ میں چھپی۔

عروسِ مجبوری از تصانیف مولیر شاعر فرانساوی ۱۳۳۱ھ میں چھپی۔

عاشق و معشوق ایک ڈراما فارسی میں فرانسیسی سے ترجمہ کر کے ۱۳۱
میں مطبع طوس میں چھپا۔

طہران مخوف یا یادگار یکشنبہ ۱۳۴۲ھ میں کاویانی پریس برلن میں چھپا۔

تیاتر مرزا ملکم خاں تین تمثیلوں کا مجموعہ کاویانی پریس برلن میں چھپا۔
بوسہ عذرا، سہ تفنگدار، جیجک علی شاہ، رستم و سہراب دختر فرعو
وغیرہ ڈرامے ایران میں ترجمہ ہو کر چھپ چکے ہیں۔

با مذاق مستورات نے بھی ڈراموں کی طرف توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق
ہمشیر آقائے مرزا اسمٰعیل خاں اجودان باشی نے نامۂ نادری نادر شاہ کے عروج و زو
کے حالات کا ترکی سے فارسی میں ترجمہ کیا ٭

(شادان بلگرامی)

[illegible] نے کیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک بسیط
[illegible] زبان حال سے بحث کی گئی ہے۔ اور فرہنگ
[illegible] وڈ اینڈ سن نے لندن میں چھاپا۔ اسکے
[illegible] مسز گننتھ نے بھی اسے چھپوایا۔ اب یہ بورڈ دہلی میں
[illegible] ینارڈ نے خرس قولدور بسان، وکلائے مرافعہ،
[illegible] کیمیاگر کو ترجمہ فرانسیسی مع دیباچہ طویل اور نوٹس قومی پریس میں
[illegible] اور حکایت یوسف شاہ و سراج مترجمہ و مطبوعہ لندن
و پریس میں نے نہیں دیکھیں۔ البتہ ساتوں مجلسیں الحاقی مطبوعہ طہران کتبخانہ
ریاست رامپور میں میں نے دیکھی تھیں۔ مرزا محمد ملک الکتاب شیرازی نے سرگذشت
وزیر خان لنکران، وکلائے مرافعہ، موسی ژوردان کو ایک ساتھ بمبئی سے شائع
کیا تھا۔ دوسرے ایڈیشن سے ایک مجلس کم کردی۔ لاہور میں علاوہ خلیل کیمیاگر
کے چھیوں مجلسیں علیحدہ علیحدہ چھپ گئی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر نصاب ایم اے
منشی فاضل، منشی عالم اور منشی اور میٹرک میں پنجاب یونیورسٹی نے داخل کی ہیں
بعض ان میں کی دوسری یونیورسٹیوں کے نصاب میں بھی داخل ہیں۔ سول
اور ملٹری افسروں کے امتحان کے نصاب میں بھی ان میں سے بعض
داخل ہیں۔

ان تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہل قلم نے اپنے یہاں اس فن کی
ترویج و ترقی میں توجہ کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فن کے متعلق بہت
سی کتابیں تصنیف ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمہ ہیں۔ منجملہ ان کے شیکسپیئر
کی کتاب ہنری چہارم کا ترجمہ انگریزی سے۔ اور مولیر کے متعدد ڈراموں کا ترجمہ
طبیب اجباری بہت مشہور ہے۔ فرانسیسی سے اور تیاتر ضحاک

کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اور تفلیس ہی میں ۱۸۸۲ء میں اس کا انتقال اکاون برس کی عمر میں ہوا۔ دس ہزار تومان ترکہ چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلیس جا کر وصول کیا۔

لیکن مرزا جعفر کو ان باتوں سے انکار ہے۔ اُس کے ذاتی بیان کا بھی خلاصہ اسی جرنل میں حسب ذیل درج ہے۔

(۱) مرزا جعفر کے پاس اتنا روپیہ کبھی نہیں ہوا جس کا ذکر اوپر درج ہے۔
(۲) مرزا جعفر کبھی تفلیس نہیں گیا۔ اور نہ مرزا فتح علی ہی سے کبھی ملاقات ہوئی۔
(۳) البتہ دونوں میں خطوکتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کے زمانہ میں۔
(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا۔ اور ۱۸۸۴ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اور ناقدری ابنائے زماں کا شکوہ سنج تھا۔

مترجم کو عمر بھر اس امر کی شکایت رہی، کہ ایرانیوں نے اس کی علمی قدر دانی کی۔ چنانچہ یہ کتاب نہ تو ایران میں کسی درس میں داخل ہوئی، اور نہ ناٹکوں میں اس کے تماشے کھیلنے کی نوبت آئی۔ کیونکہ ایران میں اس وقت تک کوئی تھیٹر تھا ہی نہیں۔ یورپین مستشرقین نے البتہ ان تمثیلات کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔ چنانچہ یورپ کی مختلف زبانوں میں ان کے تراجم اور فرہنگیں شائع ہوئیں۔

الیگزنڈر راجرس نے وکلائے مرافعہ۔ خرس قولدور بسان۔ اور حکیم نباتات کو ایک ساتھ مع ترجمہ لفظی بزبان انگریزی و فرہنگ و مقدمہ مختصر شائع کیا۔ اور اس کا نام اے راجرس پرشین پلیز رکھا۔ یہ ترجمہ اغلاط سے پُر ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے فارسی میں داخل ہے۔ اور سرگذشت

یہ ترجمے شائع نہ ہونے پائے تھے۔ کہ شاہزادہ کا انتقال ہوگیا۔
مرزا جعفر نوکری جاتی رہی۔ بیکاری میں اسے بہت دشواریاں پیش آئیں
کبھی کبھی کوئی نوکری مل جاتی تھی۔ مگر مستقل ذریعہ معاش کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے
بہت تیاری۔ اور ترجمہ کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ حزیں تولدوربسان اور حکایت
یوسف شاہ سراج کے تراجم ۱۲۹۰ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیرخان لنکران
مرد خسیس و کلائے مرافعہ کے تراجم ۱۲۹۱ھ میں شائع ہوئے۔ پھر اسی سن میں چھ
تمثیلیں مع قصہ یوسف شاہ سراج اکٹھی طہران سے شائع کیا۔ اور مرزا
فتح علی مصنف اصلی کے پاس اسے تفلیس بھیجا جسے انہیں بہت پسند کیا، اور اپنے
خطوط میں مترجم کے ساعی کی بہت تعریف کی۔
۱۸۸۶ء میں فرانسیسی کونسل متعینہ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات
پر ایک نوٹ لکھ کے پروفیسر جی باربرڈی مینارڈ کو بھیجا جس کا انگریزی ترجمہ
جنرل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج
ہے۔ اس سے مصنف اور مترجم کے تعلقات پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔

اقتباس از جنرل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن

مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلیس میں سے گذر رہا تھا۔ کہ وہاں
مرزا فتح علی سے شناسائی ہوگئی۔ اور دونوں میں اتحاد پیدا ہوگیا۔ مرزا جعفر کی
ملاقات وہاں کے چند آزاد منش ایرانیوں سے بھی ہوئی۔ جن کی صحبت کے
اثر سے وہ ارادۂ حج سے دست بردار ہو کر تفلیس میں مقیم ہوگیا۔ اور سلطنت
روس کی ملازمت بھی کرلی۔ اس مدت میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی تمثیلات

اہل علم و کمال بھی تھے۔ بہت سے اہلِ قلم ان کے ذاتی ملازم تھے۔ چنانچہ مرزا جعفر قراچہ داغی بھی انکے نوکر تھے۔ مرزا جعفر کا تخلص تحقیق بتایا جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے، کہ وہ شاعر بھی تھے۔

کوئی تذکرہ یا تاریخ ایسی نہ ملی، جن میں اس باکمال کے حالاتِ زندگی درج ہوں۔ ہاں اس کے خود بیان کردہ واقعات سے جو مسٹر سیٹھلے جرنل نے جنرل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۸۶ء میں شائع کئے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے، کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراچہ داغ میں ہوئی کپتان فتح علی مرزا سے اس کا دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی زوجہ کا بھی انتقال ہو چکا تھا۔ اور مرحومہ کی یادگار صرف ایک اکلوتی بیٹی تھی جسے وہ بہت چاہتا تھا۔

وہ ایران کی مروّجہ تعلیم کو ناپسند کرتا تھا۔ اور نصاب تعلیم جو اس ملک میں جاری تھا۔ وہ ایسا نہ تھا۔ کہ طلبہ میں صحیح قابلیت پیدا کر سکے۔ اس لئے اسکو یہ فکر دامنگیر رہتی تھی۔ کہ کسطرح اس نصاب کی اصلاح کی جائے۔ اتفاقاً ایک دن اسی فکر میں اسے اپنے مربی شاہزادہ جلال مرزا کے کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جلد جو اس نے شاہزادہ کو ہدیۃً بھیجی تھی ہاتھ لگی اُسنے اس کتاب کو بڑے شوق سے پڑھا۔ اور اس قدر محظوظ ہُوا، کہ اسی وقت سے ارادہ کر لیا، کہ جس طرح بھی ہو، اسکے ترجمہ فارسی کی تمنا کو پورا کرنا چاہئے چنانچہ سب سے پہلے ملا ابراہیم خلیل کیمیا گر کا ترجمہ ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں کر کے شاہزادہ کے سامنے پیش کیا۔ شہزادہ اس کی خوبیاں دیکھ کر بہت خوش ہُوا۔ اور مترجم کی حوصلہ افزائی کر کے باقی حصوں کے جلد تراجم کرنے کی تاکید کی، چنانچہ ۲ رجمادی الثانی ۱۲۸۹ھ کو موسیٰ ژوردان کا ترجمہ مکمل کیا۔

اور ترکی کا مجموعہ ہے۔ ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اِس ناٹک میں کھیلے جانے کیلئے تصنیف کیں۔ جنکے نام بقید سنوات حسبِ ذیل ہیں۔ ان میں سے اکثر کی بنیاد فرانسیسی ڈرامانگار مولیر کی کامڈیوں پر ہے۔

(۱) حکایت ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر سنہ ۱۲۶۷ھ مطابق سنہ ۱۸۵۰ء
(۲) موسیو ژوردان (حکیم نباتات) " سنہ ۱۲۶۷ھ " سنہ ۱۸۵۰ء
(۳) خرس قولدورباسان یعنی خرس دزدافگن " سنہ ۱۲۶۸ھ " سنہ ۱۸۵۱ء
(۴) سرگذشت وزیرخاں لنکران (سراب) " سنہ ۱۲۶۸ھ " سنہ ۱۸۵۱ء
(۵) مردِ خسیس " سنہ ۱۲۶۹ھ " سنہ ۱۸۵۲ء
(۶) وکلاء مرافعہ " سنہ ۱۲۷۲ھ " سنہ ۱۸۵۵ء
(۷) قصۂ یوسف شاہ سراج " " "

پھر ان سب کو سنہ ۱۲۷۶ھ مطابق سنہ ۱۸۵۹ء میں ایک ساتھ ساتوں کتابیں تفلیس میں بنام تمثیلات فاپودان مرزا فتح علی آخون زادہ چھپوا کر شائع کیا اور اپنے افسر جرنیل بریاتخسکی کے نام پر معنون کیا۔ انکے تراجم فارسی جو مرزا جعفر قراچہ داغی نے کئے ہیں۔ ان میں سے مردِ خسیس اور وکلاء مرافعہ کی شرح مع مقدمہ بسیط بر ڈراما و فرہنگ، اور فرہنگ وزیر خان لنکران و حکیم نباتات میں نے لکھی ہے۔ جن کو شیخ مبارک علی بک سیلر اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے چھاپا ہے۔ گو باقی چار تمثیلوں کی بھی میں نے فرہنگ لکھی ہے۔ مگر وہ چھپی نہیں۔

مرزا جعفر قراچہ داغی مترجم تمثیلاتِ مذکورہ از ترکی بہ فارسی

شاہزادہ جلال الدین مرزا جیسے خود صاحبِ علم تھے۔ ویسے ہی قدردان

ایکٹروں کے ذریعہ سے نقل ہونا شروع ہوئے۔ اِس تماشہ خانہ کا ذکر شہنشاہ ناصرالدین قاچار مرحوم اپنے سفرنامے میں اِس طرح فرماتے ہیں۔

"ایک مختصر عمارت چونا کاری کی ہے۔ ایک جھاڑ گل کا گیس سے روشن کیا جاتا ہے، تھیٹر کا ہال عہدہ دارانِ روس سے بھرا ہوا تھا۔ تقریباً دو سو نشستیں ہیں۔ بینڈ خوب بجاتے تھے۔ پردہ اُٹھا، چند ایکٹ دکھائے زبان رُوسی میں باتیں کرتے اور گاتے تھے۔ گانا اور ناچنا خوب تھا قصہ بہت بامزہ اور مضحک تھا۔ رُوسی مرد اور عورتیں حسین تھے۔ ایک فرانسیسی رقاصہ بھی تھی۔ نہایت حسین، خوب اچھی تھی۔ دو سال ہوئے کہ یہاں آئی ہے۔"

آخوندزادہ صاحب کا پہلا ڈرامہ اور اس کی وجہ تصنیف

اس ناٹک کے کھیلوں کا اثر مرزا فتح علی آخوندزادہ کے دل پر بہت ہوا۔ یہ شخص تاتاری نسل کا تھا۔ اس کے آباؤ اجداد کا وطن قراچہ داغ تھا۔ اس کا باپ دربند میں پیشہ آخوندی کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اسے آخوندزادہ کہتے تھے، رُوسی رعایا ہونے کی وجہ سے وہ رُوسی فوج میں داخل ہوا۔ اور ذاتی قابلیت اور حسن کارگذاری کی وجہ سے قاپودان (کپتان) کے ممتاز عہدہ تک ترقی کی آخر عمر میں وہ تفلیس میں مستقل مقیم ہو گیا۔

اس نے علوم متداولہ میں اچھی تعلیم پائی تھی۔ اور یورپین رسوم و تہذیب کا بیحد دلدادہ تھا۔ اپنی قوم کے نقائص سے بھی واقف تھا۔ اس نے تفلیس کے اس ناٹک کی کامیابی اور اس کے فوائد سے متاثر ہو کر آذری ترکی میں جو فارسی

شبیہ کی ... منت کیلئے پہنچا جاتا ہے۔ اور اس رستہ کے بعد زائرین کی نشست کا انتظام ہوتا ہے۔ معرکہ کربلا کا سین جب دکھایا جاتا ہے۔ تو پہلے توپ "فیر" ہوتا ہے۔ سب سے پہلے سقاؤں کی ایک جماعت مشکیں لئے "بیاد تشنہ لب کربلا" کے نعرے لگاتے ہوئے داخل ہوتی ہے۔ یہ گویا حضرت عباس علمدار کے پانی لانے کے لئے فرات پر جانے کی شبیہ ہے۔ اسی سے ماتم شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد تعزیہ کے دوسرے ارکان داخل ہوتے ہیں، جنمیں جناب رسالتمآب اور دوسرے انبیا، فرشتے، پنجتن پاک، اور دیگر اہلبیت حر، یزید، ابن سعد، شمر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان مقدس ہستیوں اور خاندان عترت و طہارت کی خواتین کی شبیہیں بنتے ہیں۔ انکے چہروں پر نقاب پڑی ہوتی ہے تاکہ ادب ملحوظ رہے۔ اور تسادی نہ پائی جائے۔ جو لوگ شمر و یزید و شمر و سعد کی شبیہ بنتے ہیں۔ ان کی صرف زبانی لعنت ہی سے گت نہیں بنائی جاتی، بلکہ بعض اوقات ان پر پتھر برسانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اس جماعت کو تعزیہ گردان کہتے ہیں۔ تعزیہ کا وہ مصداق نہ سمجھنا چاہیے جو ہندوستان میں بانس کی کھپچی، یا سونے چاندی سے بناتے ہیں۔ اس قسم کا تعزیہ تو ہندوستان کے سوا عرب و عجم میں نہیں پایا جاتا۔ تمثیل انفرادی مجلسی میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ (۱) تمثیل بہجت (کامڈی) (۲) تمثیل غم (ٹریجڈی)۔

یہی دونوں اقسام ... یونان میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جب قفقاز (کاکیشیا) اور اس کے علاقہ جات سلطنت روس میں شامل ہو گئے۔ تو شہر تفلیس میں اس کے حاکم، ایم ورنسوف ... نے ۱۸۵۰ء میں منجملہ دیگر اصلاحات اہل شہر کی تفریح کیلئے ایک ... قائم کیا۔ جس میں یورپین زبانوں کے ڈرامے

حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت و گدائی - امارت و چاکری
فرمانروائی و فرمانبرداری میں تبادلہ حرکات و تغیر آواز وغیرہ ایک
شخص واحد میں پائے جاتے ہیں۔"

بعض قصہ خوان اس فن کو خاص طور پر سیکھتے ہیں - اور انکا یہی پیشہ ہوتا ہے
جس طرح ہندوستان میں داستان گو تعلیم حاصل کرکے داستان طلسم ہوشربا
یا داستان امیر حمزہ کہتے ہیں۔
بعضے شاہنامہ کی داستانیں یا کوراوغلی کا قصہ بیان کرتے ہیں - جو
ایک ڈاکو تھا - جیسے ہندوستان میں ستھرے شاہی فقیر واقعات غدر یا واقعہ امیر علی
کو ہاتھ میں پہنے ہوئے لوہے کے کڑوں کو ڈنڈوں سے بجا بجا کے نظم میں بیان
کرتے ہیں - روضہ خوان کو جسے ہندوستان میں حدیث خوان، واقعہ خوان یا
نثار کہتے ہیں - اسی تمثیل انفرادی کا ایک مذہبی تمثیلہ کہا جا سکتا ہے - جو
واقعات حضرت امام حسین علیہ السلام کو مؤثر طریقہ سے بیان کرکے سامعین کو
مصروف نوحہ و بکا رکھتا ہے۔
تمثیل مجلسی میں پوری سنگت (کمپنی) کام کرتی ہے - اس تماشے کو
فارس (Farce) کہنا مناسب ہوگا - ان ایکٹروں (ممثل - مقلد - نقال) کو
تماشاچی - عاشق اور لوطی کہتے ہیں - اس جماعت میں نقال بھی ہوتے ہیں - جو
گاؤں گاؤں اور شہر بہ شہر پھرتے رہتے ہیں - اور باجوں کیساتھ گاتے
بجاتے ہیں - مداری اور بازیگر بھی جزو تماشا ہوتے ہیں - جو اثنائے نقل میں اپنے
جانوروں اور کرتب سے لوگوں کو خوش کرتے ہیں۔
عشرۂ محرم میں چالیس گز مربع ایک چبوترہ میدان میں بناتے ہیں جسے
تکیہ کہتے ہیں - یہ چبوترہ قد آدم بلند ہوتا ہے - اسکے گرد دس فٹ چوڑا راستہ

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خانوں میں ایک شخص نظر آئیگا۔ جو کھڑا داستان کہہ رہا ہے۔ اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق و شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ ہر مطلب کو نہایت فصاحت کیساتھ نظم و نثر سے مرصع کرتا ہے۔ اور صورتِ ماجرا کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے۔ کہ سماں باندھ دیتا ہے۔ کبھی ہتھیار بھی لگائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکہ یا غصہ کے موقع پر شیر کی طرح بپھر جاتا ہے۔ خوشی کے محل پر اس طرح گاتا ہے۔ کہ سامعین وجد کرنے لگتے ہیں الغرض غیظ و غضب، عیش و طرب، غم و الم ہی کی تصویر اپنے بیان سے نہیں کھینچتا ہے۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے درحقیقت بڑا صاحبِ کمال سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اکیلا ہو کر ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے۔ جسکو کہ تھیٹر میں ایک سنگت کرتی ہے۔ ایسے شخصوں کو قصہ خوان کہتے ہیں۔"

سر جان مالکم اپنی کتاب تاریخ ایران میں ان قصہ خوانوں کی نسبت اس طرح رقمطراز ہیں۔

"اوضاعِ سلطنت کے سامانوں میں سے ایک قصہ خوان بھی ہے۔ جسکو نقال شاہ کہتے ہیں۔ اس منصب والے کو تاریخ سے باخبر۔ اخبار و اشعار و نوادر و نکات سے واقف اور دقیقہ یاب و نکتہ سنج ہونا لازم ہے۔ ایرانیوں کے پاس اسبابِ تماشا بہت ہیں۔ لیکن تقلید کا رواج جس طرح یورپ میں ہے۔ انکے یہاں نہیں۔ مگر ان کے قصہ خوان تن تنہا وقت تقریر حکایت مجلس (ایکٹ) ایک پوری سنگت ہوتے ہیں۔ حسب اقتضائے حالت اشخاص مختلفہ مثلاً حالت غضب و

جلال و تمدن و تعیش سے متاثر ہوئے۔ نو جن شعرائے عرب کے اشعار راگ اور راگنیوں میں گائے گئے۔ ان پر ایک مستقل کتاب اغانی لکھی گئی۔ ابو نصر فارابی فنِ موسیقی کے بڑے ماہر تھے۔ اور اس فن میں انکی تصانیف موجود ہیں صفی الدین عبدالمومن ارموی نے رسالہ شرفی شرف الدین ہارون کے نام پر لکھا۔ اور فنِ موسیقی میں کمال رکھتے تھے۔ باوجودیکہ اسلام میں غنا حرام ہے اسی طرح جب انگریز مصر میں دخیل ہوئے۔ اور یوروپین تمدن وہاں پہنچا۔ تو باوجودیکہ اہلِ مصر بھی عرب اور مسلمان ہیں۔ پھر بھی باوجود ممانعت لہو و لعب بہت سے انگریزی اور فرانسیسی ڈراموں کے تراجم مصریوں نے عربی میں کئے چنانچہ مصر کے مشہور ڈراماٹسٹ شیخ نجیب امداد مصری کا ڈراما البلید المتغفل جو مولیر کے ایک مسخرڈرامے کا ترجمہ ہے بہت مشہور ہے۔ مولیر کے اسی ڈرامے کا ترجمہ طبیب اجباری کے نام سے ایران میں بھی ہوا۔ یہ تماشا ہندوستان کے پارسی ناٹکوں میں بھی کھیلا جاتا تھا۔ عربوں میں تمثیل کا وجود اب بھی نہیں اسلئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ عربوں میں فن ڈراما کا نہ ہونا ارتقائے تمدن کے کمی کی دلیل ہے قبول اسلام سے پہلے کا علم ادبِ فارسی مفقود ہے۔ مگر قبول اسلام کے بعد چونکہ یہ قوم بہ نسبت عرب کے ہمیشہ سے متمدن تھی۔ اسلئے گو حالت ابتدائی میں تھی۔ مگر پھر بھی اس کا وجود ایران میں پایا جاتا ہے۔ جو دو قسموں پر منقسم ہو سکتا ہے۔ (۱) تمثیل انفرادی (۲) تمثیل مجلسی۔

تمثیل انفرادی میں ایک ہی شخص کسی واقعہ یا قصہ کو نظم یا نثر میں بطور نقل اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ اس کی تصویر سامعین کے سامنے کھینچ دیتا ہے جس کا نقشہ شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد مرحوم نے اپنی کتاب سخندانِ پارس میں اس طرح کھینچا ہے۔

اور دوسرے ادیان کی کتابوں کو کفر و ضلالت کی کتابیں سمجھتے تھے۔ اسلئے جلا دیا
اس واقعہ سے انکار کی کوشش کرنا بیسود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایرانی قدیم علوم و
فنون کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ پھر زرتشتی مذہب کی معدودے چند کتابیں آتش پرستوں
کے ہاتھ میں رہ گئی ہیں۔ اسلام سے پہلے کا ایک شعر بھی اصلی فارسی کا نہیں ملتا۔
حتیٰ کہ پہلی صدی ہجری کا بھی کوئی شعر عربی آمیز فارسی کا بھی نہیں ملتا۔ قیاس اسے
قبول نہیں کرتا۔ کہ ایک متمدن قوم میں شعر اور ڈرامے کا وجود نہ ہو۔ جبکہ ہندوستانی
اور ایرانیوں کو ایک ہی نسل ایرین سے بتایا جاتا ہے۔ اور ہندوستان میں شعر
اور ڈراما کے اصول اور ریفائنڈ پایا جاتا ہے۔ تو پھر کیسے ممکن ہے کہ ایران
میں ان کا وجود نہ ہو۔

[illegible]

وکلائے مرافعہ

حاجی بابا اور سیاحت نامہ تو ناول ہیں، مگر یہ کتاب ڈراما ہے۔ مکالمہ (ڈائیلاگ) مضحکہ بعبارت سہل کے ضمن میں ڈرامے سے تعلیم تہذیب اخلاق و اصلاح رسوم وعادات مقصود ہوتی ہے۔ حکمائے عصر کا خیال ہے۔ کہ عیوب و قبائح کے دُور کرنے میں تمسخر اور تضحیک سے جو کام نکلتا ہے۔ اُتنا کام پند و بند نہیں دیتے۔

اِس کتاب کی عبارت ٹھیٹھ (کلوکیل) فارسی ہے۔ اور وکلاء کی جعلسازیوں کو دکھایا گیا ہے۔ کہ جھوٹ کو سچ بنانے کے لئے کن کن چالاکیوں اور مکّاریوں سے کام لیتے ہیں۔ تاکہ مقدمہ کو کامیاب بنائیں۔ اِسی وجہ سے اس کا نام وکلائے مرافعہ رکھا ہے۔ ورنہ ہیرو اس ڈرامے کا عزیز بیگ اور ہیروائن سکینہ خانم حاجی غفور کی بہن ہے۔

زبان حال فارسی میں بہت سے مصادر۔ نو ایجاد چیزوں کے نام بڑھ گئے ہیں۔ یا انکا نام اپنی زبان میں رکھا ہے۔ یا یورپ کی کسی زبان سے علی الخصوص فرانسیسی سے مفرس کیا ہے۔ اور ان جدید الفاظ کی مقدار دس بارہ ہزار سے کم نہیں۔ جملوں میں نشستِ الفاظ بھی بہت کچھ نئی ہو گئی ہے۔

ایرانی ڈراما

جب مسلمانوں نے ایران کو فتح کیا، تو اسکندریہ کی طرح ایران کا کتبخانہ بھی جلا دیا۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ کیونکہ ابتداءِ اسلام میں لوگ پابندِ مذہب تھے

اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے اس کتاب کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس کی ادبی حیثیت تصنیف کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ دوسری تصنیف اس کتاب پر فوقیت نہ لیجا سکی۔

اس کتاب میں ایرانی معاشرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اور یہ اس کے ان طویل اور دانشمندانہ مشاہدات کا نتیجہ ہے جو اسے مناسب ترین حالات کے ماتحت میسر آئے۔ جن لوگوں نے اس کے بعد معاشرت، رسوم و عادات ایرانی پر قلم اٹھایا ہے۔ ان سے بھی اس کی تحریر کی خوبی کی تصدیق ہوتی ہے۔

فی زمانہ حاجی بابا ہی موریر کی ایسی تصنیف ہے۔ جس سے لوگ بخوبی واقف ہیں۔ لیکن اس کے بعض دوسری تصانیف کو بھی اچھی خاصی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور کچھ زمانہ تک وہ بحیثیت ناول نویس کے بھی مشہور رہا ہے۔ دوسرے ناول جن کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی حسب ذیل ہیں:۔

زہراب یرغمال مطبوعہ ۱۸۳۲ء عائشہ دوشیزہ فارس مطبوعہ ۱۸۳۴ء سرگذشت تام اسپالکر مطبوعہ ۱۸۴۰ء ایک نظم موسومہ مرزا مطبوعہ ۱۸۴۲ء مسلمہ ایک ایرانی افسانہ مطبوعہ ۱۸۴۷ء مارٹین ٹاویٹ زنڈیا فرانسیسی لندن مطبوعہ ۱۸۴۸ء جسے اس نے فرانسیسی زبان میں لکھا۔ اور خود ہی انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اس کا انتقال ۱۹ مارچ ۱۸۴۹ء میں تقریباً ستر برس کی عمر میں ہوا سر والٹر سکاٹ نے اپنے ناول [illegible] میں معاشرت مشرق کی تشریح اور تصویر کھینچنے میں اپنی کمزوری کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس خصوصیت میں حاجی بابا کی بہت تعریف کی ہے۔

(از مقدمہ انگریزی حاجی بابا)

(نوٹ: [illegible] کے حالات زندگی لکھے [illegible] مطبوعہ [illegible])

وہ تبریز ارض روم اور ایشیا ہوتا ہوا سمرنا پہنچا۔ وہاں سے قسطنطنیہ اور اس کے بعد نومبر ۱۸۰۹ء میں ہز میجسٹی جہاز فارمڈ ایبل (مہیب) پر سوار ہو کے پورٹس ماؤتھ واقع انگلینڈ کو چلا گیا۔ اس کے سفر کا ابتدائی حصہ ایسے ملک میں واقع ہوا۔ جس کے حالات برائے نام معلوم تھے۔ یہ حالات اُس نے اپنی ایک دلچسپ اور ہر دلعزیز کتاب مطبوعہ ۱۸۱۲ء موسومہ سفرنامہ ایران و آرمینیا و ایشیائے کوچک میں بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کا فوراً ہی فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں ترجمہ ہو گیا۔

جس زمانہ میں وہ انگلینڈ میں تھا۔ وہ دربار طہران کے سفیر خاص سر گور اوسیلے کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اور انکے ہمراہ اسپیڈ جہاز میں ۱۸۱۰ء کو روانہ ہوا۔ جب سر گور اوسلے ان معاملات کی نسبت گفت و شنید کر چکے جو روس اور فرانس کے اتحاد کے متعلق تھے۔ اور ۱۸۱۲ء میں شہنشاہ ایران سے ایک معاہدہ بھی ہو گیا۔ تو وہ ۱۸۱۴ء میں انگلینڈ واپس آ گیا۔ اور موریر کو عارضی طور پر افسر سفارتخانہ طہران بنا کے چھوڑ گیا۔ ۱۸۱۶ء میں موریر انگلینڈ بلا لیا گیا۔ اور اس نے اسی پہلے راستہ سے یہ سفر کیا۔

اس نے ایک کتاب موسومہ سفرنامہ روم و ایران و آرمینیا و ایشیائے کوچک تا قسطنطنیہ میں اپنے تجارب سفر کو بیان کیا ہے جس کو اس نے ۱۸۱۸ء میں طبع کرایا۔ ۱۸۱۷ء ہی میں اُس کی پنشن ہو گئی۔ لیکن ۲۶-۱۸۲۴ء تک وہ میکسیکو میں اسپیشل کمشنر رہا۔ جہاں اس نے اس عہدنامہ پر دستخط کئے جو ۱۸۲۶ء میں اس ریاست سے کیا گیا۔

اس کی بقیہ زندگی خصوصیت کیساتھ ادبی خدمت سے متعلق ہے۔ اور اس کی تصانیف میں سے سرگذشت حاجی بابا اصفہانی کو سب سے زیادہ

[illegible] امیر البحر [illegible] جو [illegible] ہیرن [illegible]
[illegible] سے [illegible]

[illegible] سب سے بڑا بیٹا جان فلپ (۱۷۲۰ء) پیدائش اور
[illegible] ایڈورڈ (۱۷۲۳ء - ۱۷۸۸ء) دونوں کے
[illegible] سفیر تھے۔ ایڈورڈ کا اکلوتا بیٹا سر رابرٹ برنٹ
[illegible] ۱۸۲۸ء [illegible] جرمن کے مختلف درباروں اور لسبن اور میڈرڈ
[illegible] سفیر رہا۔ اسحاق کا چوتھا بیٹا ولیم (۱۷۹۰ - ۱۸۶۴)
بحریہ [illegible] داخل ہوا۔ اور ۱۸۶۲ء میں نائب امیر البحر کا عہدہ پایا۔ اسکا
[illegible] جیمس جسٹینیان موریر بڑا معاملہ فہم سفیر تھا۔ لیکن بحیثیت مصنف سرگذشت
حاجی بابا زیادہ مشہور ہے۔

جیمس موریر سمرنا میں ۱۷۸۰ء میں پیدا ہوا۔ خاندانی روایت کے مطابق
موریر نے بمقام ہارو تعلیم حاصل کی۔ مگر وہاں کے اسکول کے رجسٹروں میں اسکے
نام کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ جس زمانہ میں وہ اپنے باپ کیساتھ قسطنطنیہ میں مقیم تھا
اس کا تعارف سر ہارفورڈ جونس سے ہوا۔ اور ۱۸۰۷ء میں ہارفورڈ کیساتھ
پورٹسمتھ سے بمبئی روانہ ہوا۔ جہاں سے اسے ایران جانا تھا۔ کیونکہ
جونس ایران کا سفیر مقرر ہو کر آیا تھا۔ جونس کو بمبئی میں بہت ٹھہرنا پڑا۔
موریر بمبئی ہی میں جونس کے پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدہ سے سیکرٹری سفارت
کے منصب پر مامور کیا گیا۔ بالآخر یہ جماعت فصل بہار میں طہران دار السلطنت
ایران پہنچی۔ سفیر کے پہنچتے ہی شاہ ایران سے ایک مفید
معاہدہ ہو گیا۔

مئی ۱۸۰۹ء میں مرزا ابوالحسن سفیر ایران کیساتھ موریر لندن چلا گیا۔

مقبول نہ ہوئی۔ رسم جوبلی ادا ہونے سے کچھ دن پہلے ناصر الدین شاہ کو ایک بابی نے مزار شاہزادہ عبد العظیم میں گولی کے فیر سے شہید کر دیا۔ یہ شہادت انکے حق میں اور بھی مضر ثابت ہوئی۔ طہران سے حکم آیا۔ کہ ان کو طہران بھیجدیا جائے یہ بیچارے طہران بھی نہیں پہنچنے پائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ طہران سے تار وصول ہونے پر یہ دونوں خفیہ طور سے تبریز کے گورنر کے سامنے ذبح کر دیئے گئے۔ وقتِ ذبح گورنر کے بھی آنسو نکل پڑے۔ یہ قتل ایک مطبخ میں ۴ صفر ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۵ جولائی ۱۸۹۶ء واقع ہوا۔ اور لاشیں کسی کنوئیں میں ڈالدی گئیں۔ وقتِ قتل شیخ احمد کی عمر صرف اکتالیس سال کی تھی۔
(از دیباچہ فلٹ ایڈیشن مطبوعہ کلکتہ)

جیمس موریر مصنف انگریزی حاجی بابا

قبیلہ موریر ہیوگونیاٹ خاندان سے تھا۔ جو نانٹس قانون کی منسوخی پر فرانس کو ترک کر کے نانٹریپ کے متصل سوئٹزرلینڈ میں جا بسا۔ اِس خاندان کی ایک شاخ لیوانٹ کے وسیلہ سے تجارت کرتی تھی۔ اس کے افراد میں سے ایک اسحاق موریر تھا۔ جو ۱۷۵۰ء میں سمرنا میں پیدا ہوا۔ اور ۱۸۱۷ء میں بمرضِ طاعون قسطنطنیہ میں مرا۔ اسے برطانوی رعایا ہونے کے حقوق حاصل ہو گئے تھے۔ اسلئے لیوانٹ کمپنی کا دو سال قونصل جنرل رہنے کے بعد قسطنطنیہ ہی میں برٹش سفیر مقرر ہو گیا۔ ۱۷۷۵ء میں اُس نے ہالینڈ کے قونصل جنرل متعینہ سمرنا کی لڑکی کلیرا وان لنیپ سے شادی کی۔ کونسل مذکور کی تین بیٹیاں تھیں۔ اور تینوں حسین۔ جنکی تصویریں جارج رمنے کی بنائی ہوئیں ہمارے پاس

شتہ ذ سکتے ہیں۔ اس کے بعد بلد مرزا حبیب شاعر اصفہانی چند تصانیف انگریز کے تراجم فارسی میں کئے۔ منجملہ ان کے حاجی بابا اور ژیل بلاس مصنفہ لوساج فرانسیسی ہیں۔ جن کو شہرت اور مقبولیت عامہ کا مرتبہ ملا۔ علاوہ ان کے چند کتب ترکیہ کے بھی مصنف ہیں۔ ان کے رفیق آغا خان استنبول میں اخبار اختر کے ایڈیٹر ہوئے۔ یہ اخبار ایران و ہندوستان میں آیا کرتا تھا۔ مگر ناصر الدین شاہ نے اس کی منہ زور تحریروں سے اس کا داخلہ و اشاعت ایران میں بند کر دیا مرزا یحییٰ شیرازی بابی (جنکا بابی لقب صبح ازل تھا) کی بہن اور بیٹی سے ان دونوں کی شادی ہوئی۔ جب یہ دونوں قسطنطنیہ میں تھے، تو حکومت ایران نے ان دونوں کو بجرم سازش گرفتار کرایا۔ جب سلطان ترکی کے سامنے انکا مقدمہ پیش ہوا۔ تو سلطان نے ان کو بری کر دیا۔ اور برداشت صعوبت کے صلہ میں پانسو تومان انکو انعام دیئے۔

اس کے بعد یہ دونوں سید جمال الدین کے پیرو ہو گئے۔ جو بابی فرقہ کے لیڈر تھے۔ ان دونوں نے بہت سے خطوط مجتہدین ایران کو لکھے۔ کہ سنیت اور شیعیت کے تفرقہ کو نظر انداز کر کے ترکی سلطنت سے اتحاد پیدا کیا جائے۔ تاکہ اغیار کے مظالم کو اپنے ملک سے دور کیا جا سکے۔ یہ تحریریں ایرانی عہدہ داروں نے پکڑ لیں۔ اور بغاوت کا الزام لگا کر سلطان ٹرکی سے ان کو گرفتار کر کے ایران بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ جب یہ ایران لیجائے جا رہے تھے، سلطان ٹرکی نے تار دیا، کہ ان کو ترابزند میں روک لیا جائے۔ اسی اثنا میں منیف پاشا سفیر ٹرکی دربار طہران ہیں ناصر الدین شاہ ایران کی پنجاہ سالہ جوبلی کی مبارکباد سلطنت ٹرکی کی طرف سے لیکر جانیوالے تھے۔ تو ان کو اس کا موقعہ ملا، کہ شاہ ایران سے ان کی رہائی کی تمنا کریں۔ مگر ان کی یہ عرض

تضمین اشعار نے خوبی عبارت میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ الفاظ و محاورات جدید فارسی کی یہ اچھی خاصی فرہنگ ہے۔ چونکہ ہر قسم کے مباحث اِس کتاب میں آگئے ہیں۔ اگر کوئی اس کے الفاظ، محاورات و محل استعمال کو ذہن میں رکھے، تو جدید فارسی کے لکھنے اور بولنے پر اس کے متتبع کو اچھی قدرت حاصل ہو سکتی ہے طلبہ کو ترجمہ فارسی کے لئے اِس کتاب کو اپنا اُستاد اور سرمشق بنانا چاہیئے۔

مختصر حالاتِ زندگی مترجم فارسی حاجی بابا

حاجی بابا فلٹ ایڈیشن کے مترجم شیخ احمد کرمانی بن احمد بن ملا جعفر پیش نماز ہیں۔ انہیں نے جیمس موریر کے انگریزی حاجی بابا سے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ میں، مترجم صرف اصل قصہ (پلاٹ) انگریزی سے لیکر اپنی شوخ اور ظریفانہ عبارت میں ترجمہ کرتے ہیں۔ تضمین اشعار و اقوال و رنگینیٔ عبارت و برجستگی محاورات و الفاظ سے بہت کچھ اِس ترجمہ میں اضافہ کر دیا ہے شیخ کا تخلص روحی ہے ۱۸۵۵ء میں غدر ہندوستان سے دو سال پیشتر کرمان میں پیدا ہوئے۔

مترجم کے حالاتِ زندگی بہت سادہ اور غم انگیز ہیں۔ عربی پڑھنے کے بعد شیخ احمد کرمان سے اصفہان آگئے۔ یہاں مرزا آغا خاں کرمانی سے ملاقات ہوئی۔ شاید انہیں کی صحبت میں بابی مذہب اختیار کیا۔ یہ دونوں ۱۳۰۱ھ میں قسطنطنیہ میں گئے تاکہ یورپین زبانیں سیکھیں۔ قسطنطنیہ پہنچکر مشرقی زبانوں کی تعلیم دیکر اپنی معاش حاصل کرتے تھے۔ اور خود فرانسیسی و انگریزی و ترکی

معروف ایک شخص اور ہیرو کی تعریف ہے۔ فریدوں و جمشید و شاہ عباس صفوی کے زمانوں کا ذکر کرتا ہے۔ وزیر نے ایران کی اک رخی تصویر کھینچی ہے ہیرو اس کتاب کا ایک ادنیٰ شخص قوم کا نائی ہے۔ سلطنت کے بلند منصبوں کو دیکھ کر ابتدا سے منصب وزارت کا متمنی ہے۔ اور آخر کار اسکو اپنے خیال میں کامیاب بھی دکھایا ہے۔ باوجودیکہ کسی قسم کی قابلیت نہیں رکھتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا دغاباز، مکار، جعلساز اور ابن الوقت بھی ہے۔ ایسے شخص کے ہیرو بنانے سے بھی مصنف کی غرض تضحیک و تحمیق و توہین قوم ایران ہے۔ سلطنت ایران کی تاریخ میں حاجی بابا نام کا کوئی سفیر یا وزیر نہیں پایا جاتا یہ امر بھی دلیل اس کے افسانہ ہونے کی ہے۔ برخلاف زین العابدین مصنف سیاحت نامہ کے کہ اس نے اپنی کتاب کا ہیرو جامع صفاتِ حسنہ شخص کو قرار دیا ہے۔

قصہ کا پلاٹ ایسا دلچسپ ہے۔ کہ کتاب کو ہاتھ میں لینے کے بعد بغیر ختم کئے اسے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اشخاص متعلقہ قصہ کا قیافہ و حلیہ قوم کے اخلاق و عادات و رسوم و طرز معاشرت علی الخصوص مترجم فارسی ایسے مضحک انداز سے بیان کرتا ہے۔ کہ بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ رزم و بزم حسن و عشق وغیرہ داستانوں میں واقعہ کی ایسی تصویر کھینچتا ہے۔ گویا وہ منظر پیش نظر ہوتا ہے۔ کسی واقعہ کی جزئیات کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ سب جھوٹ ہو یا سب سچ۔ کچھ جھوٹ ہو اور کچھ سچ بہر طور معاشرت ایران کا نہایت دلچسپ پیرایہ میں نقشہ کھینچا ہے۔ شوخی و ظرافت میں اصل کتاب انگریزی سے یہ ترجمہ فارسی کہیں بڑھا ہوا ہے۔

یہ کتاب بامحاورہ اور روزمرہ کی بول چال فارسی جدید کے موافق ہے۔ عبارات رنگین سے بھی کام لیا گیا ہے۔

ترجمہ فارسی شیخ احمد کرمانی بالکل روزمرہ کی زبان میں ہے۔ اور بہت خوب ہے۔ دو جگہ بہار یہ عبارت جہانکشائے نادری سے لی گئی ہے۔ جو دلچسپی اس فارسی ترجمہ میں ہے۔ وہ انگریزی حاجی بابا میں نہیں۔ حال میں حاجی بابا ان لنڈن بھی یورپ سے چھپ کے ہندوستان میں آگیا ہے۔ یہ حاجی بابا کی دوسری جلد ہے۔ جس کا وعدہ جلد اول کے آخر میں کیا گیا ہے۔

موضوع اس کتاب کا بھی یہی ہے۔ کہ سلطنت ایران کی بدانتظامی۔ حکام ایران کا ظلم و جور و رشوت ستانی۔ خود غرضی۔ اپنے ذاتی نفع کے لئے سلطنت کی زیان رسانی، مکاری، بے ایمانی، قوم کی جہالت، علوم و فنون جدیدہ سے ناواقفیت۔ باوجود نادانی تفاخر، بیوفائی، غفلت شعاری، استبداد، عادات و رسوم مذمومہ کا اظہار کر کے یورپین قوموں کو ابھارا جائے تاکہ ان کی غفلت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہو سکے، تو رفتہ رفتہ ایران میں قدم جما کے کل یا جزو ایران پر قابض ہو جائیں۔ ساتھ ہی تضحیک و تہجین قوم ایران بھی مقصود ہے۔ برخلاف مؤلف سیاحت نامہ کہ وہ ہمدردی اور دلسوزی سے اظہار عیوب کرتا ہے۔ اور اصلاح کا متمنی ہے۔

موریر بجز اظہار عیوب ایک خوبی بھی کسی ایک شخص میں بھی نہیں بتاتا جب مریم ارمنی عیسائی عورت کا ذکر آتا ہے۔ تو اس کا کیرکٹر نہایت عفت مآبی عصمت شعاری کا دکھاتا ہے۔ حتی کہ ہتک ناموس کے موقع پر جان دینے پر کسے آمادہ بلکہ مرتکب دکھاتا ہے۔ برخلاف مصنف سیاحت نامہ کے اسلامی وجوہ طرز حکومت میں کوئی خوبی نہیں دکھائی دیتی ہے۔ تو وہ متقدمین [illegible] اور ایران کو تمدن و تہذیب کا مرکز قرار دیتا ہے۔ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ یورپین قوموں نے ملک و ملت ایران سے سیکھی۔ قوم میں استعداد و قابلیت موجود ہے۔

ہوا ہے۔ اتنا یہ خیال نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد میں گڑھ کے لگایا گیا ہے۔
علاوہ اسکے اسی کتاب کے شروع میں موریر کی لائف بھی ہے۔ اسمیں حاجی بابا
کو مصنفہ موریر بتایا ہے۔ اور اس کی دوسری تصانیف سے اس کو
پسندیدہ خلائق لکھا ہے۔

جب یہ انگریزی حاجی بابا ایشیا میں پہنچا، اور اس کی شہرت ہوئی
تو اس کا ترجمہ شیخ احمد کرمانی بن احمد بن ملا محمد جعفر پیش نماز نے زبان فارسی
میں کیا۔ جس کو ہندوستان میں پہلے اخبار حبل المتین کلکتہ نے چھاپا۔ یہ نسخہ بالکل
صحیح ہے۔ اور بعض الفاظ دلشکن کسی فرقہ کے نکال ڈالے۔ اور کچھ الفاظ بڑھائے
گئے۔ اس کے بعد بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ نے فلٹ صاحب کے انگریزی نوٹس
کے ساتھ ترمیم و تنقیح اس فارسی ترجمہ کو شائع کیا۔

ایک ترجمہ اسد [illegible] شیرازی [illegible] قیام ہندوستان بمبئی میں [illegible]
[illegible] ترجمہ کو مرزا محمد [illegible] کتاب نے [illegible]
[illegible] ترجمہ [illegible]
[illegible] ترجمہ [illegible] یونیورسٹی کے امتحان [illegible]
[illegible] شیخ احمد کا ترجمہ [illegible] سے [illegible]
[illegible] ترجمہ [illegible]
[illegible]
[illegible] چھوٹی جلد [illegible]
[illegible] حاجی بابا [illegible] کی
[illegible] مصنف حاجی بابا شیخ احمد کرمانی
[illegible] اندرونی [illegible]

(۴) دارالفنون ناصری طہران۔

ایم۔ اے کے نصاب میں علاوہ سیاحت نامہ زبان حال فارسی کی کتاب
حاجی بابا اصفہانی اور نصاب منشی فاضل میں انکے ساتھ ملا کے مراقعہ بھی داخل
ہے۔ اور امتحان میں موازنہ اور تقابل کے سوالات بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے ان
دونوں کتابوں کا ذکر بھی افادۂ طلبہ سے خالی نہ ہوگا۔

سرگذشت حاجی بابا اصفہانی

حاجی بابا بھی ایک افسانہ (رومان) ہے۔ لیکن فارسی حاجی بابا کے شروع
میں ایک خط لگایا ہے۔ جس کو پرسی جیرائن پر سیاب سیاح انگلیسی نے ڈاکٹر
ڈنکرگرد و ہین سفیر سویڈن متعینہ استنبول کے نام لکھا ہے۔ اس میں بیان کیا ہے
کہ حاجی بابا استنبول سے پلٹ کے توقات میں پہنچے، تو سخت بیمار ہو گئے۔
ڈاکٹر پرسی جیرائن ایران سے پلٹ کے توقات کے چاپارخانہ میں آکر ٹھہرے۔
حاجی بابا اور ان ڈاکٹر کی ملاقات قسطنطنیہ سے تھی۔ مگر حاجی کو اس کا علم نہ تھا۔
کہ وہی ملاقاتی ڈاکٹر ہیں۔ بلکہ ایران سے آیا ہوا آدمی سمجھ کر انکو اپنے علاج کے
لئے بلایا تھا۔ اور ان کے علاج سے صحت ہو جانے پر اپنی لکھی ہوئی سرگذشت بطور تحفہ
ڈاکٹر کو دے دی۔ ڈاکٹر مستشرق تھا۔ اور ایشیائی معاشرت کو بطرز یورپ کسی
ایشیائی آدمی کی تصنیف کردہ کتاب میں دیکھنے کا بہت دلدادہ تھا۔ اس لئے
اس ہدیہ کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور اپنے ساتھ ۱۸۲۴ء میں لندن لیگیا۔
اسی سن میں جیمس جسٹنیان موریر نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔
میرے پاس انگریزی کا حاجی بابا بلیکی ایڈیشن لندن ۱۹۰۱ء کا چھپا ہوا

ان بیانات کو پڑھ کر بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں گے۔ اس نے فاصلے اور [illegible] کی [illegible] بھی بیان کی ہیں۔ زیادہ تر [illegible] عمارات کی کیفیت [illegible] ابتک [illegible] دیکھی ہیں لہذا انکی نسبت کیا اظہار خیال کریں بیانات سے [illegible] معدوم ہوتے ہیں۔ گو اسکی [illegible] [illegible] دوسری سلطنتوں کی سیاسی چالوں سے خوب واقف معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ سارا بیان سیاسیات پر مبنی ہے۔ لہذا سیاسی لوگ ایران کے ہوں خواہ اور جگہ کے زیادہ حظ اٹھا سکتے ہیں عام طلبا کے لیے زیادہ دلچسپ ہیں۔ متفرق رکھے ہوئے فرانسیسی الفاظ عبارت میں اکثر صرف کئے گئے ہیں۔ یا قدیم فارسی و عربی کے الفاظ ہیں۔ زبان حال فارسی کا سرمایہ اس میں بہت کم ہے۔ تراکیب البتہ جدید ہیں۔ ترکی کی کل نظمیں اس لاہوری ایڈیشن سے نکال دی گئیں۔

اس زمانہ کے سیاسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے روسی اور انگریزی سیاست کو بھی اچھی طرح بیان کیا ہے کہ سلطنت اور قوم ایرانی کو آگاہ کیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اسکو بجائے سیاحت نامہ، سیاست نامہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔

مصنف نے ایران کی چیزوں میں سے چار چیزیں ابراہیم بیگ کو پسند کرائی ہیں۔

(۱) روضہ مطہرہ جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام۔

(۲) کاروان سرا اور بعض سڑکیں شاہ عباس صفوی ہمعصر شہنشاہ اکبر کی بنوائی ہوئیں۔

(۳) وجود محترم ایک بزرگ ایرانی کا جنکو متقن اور سیاست دان بتایا گیا ہے مگر کسی مصلحت سے انکا نام نہیں لیا۔

رکھ سکتے ہیں۔ اِتحادِ قومی۔ وطن پرستی، بہی خواہی ملک بڑے اسباب ترقی ملک و ملت ہیں۔

ہیرو (پہلوانِ داستان) اِس افسانہ کا ابراہیم بیگ کو جو ایک فرضی شخص ہے، قرار دیا گیا ہے۔ جس کو متمدّن، مہذب، تعلیمیافتہ، سیاست دان، فہرست زمانہ سے واقف اور اعلٰی درجہ کا وطن پرست جس کا جذبہ وطن پرستی حدِ جنون تک پہنچ گیا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ ساتھ ہی۔ متحمل۔ بردبار۔ جفاکش، اور دیندار بھی ہے۔

عبارت و مضمون عبارت سادہ، متین اور سنجیدہ ہے، چونکہ افعالِ کوہیدہ کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اِسلئے اگر کوئی اِس طرح کے واقعہ کے بیان کرنیکی ضرورت آپڑی ہے۔ تو عبارت آجکل کی تہذیب سے گر گئی ہے۔ مثلاً بیان واقعہ ثاپ شوپ و شلف لف جو حبل المتین ایڈیشن میں موجود ہے اور مبارک علی والے ایڈیشن سے حذف کر دیا گیا۔ کیونکہ آجکل کی تہذیب کے خلاف تھا۔ صنائع و بدائع سے کام نہیں لیا گیا۔ تضمین اشعار و اقوال۔ و اقتباس آیات و ترجمہ نہج البلاغہ سے کتاب کو دلچسپ اور بات کو مستدل بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جلد اوّل میں ابراہیم کے سفرِ ایران و اسلامبول کا ذکر ہے۔ حکامِ ایران کی رشوت ستانی، قوم فروشی، جباری، ظلم، تمرّد، فرعونیت، خود غرضی، عیش پرستی اور قوم کی حرکاتِ ناشائستہ کا بیان ہے۔ اور سلطنت کی بد انتظامی کو خوب دل کھول کر ظاہر کیا گیا ہے۔

جلد دوم میں حاجیہ خانم کے مادرانہ جذبات اور محبوبہ خانم کے عشقیہ جذبات کو نہایت موثر طریقے سے ادا کیا گیا ہے۔ جس کے پہلو میں درد بھرا دل ہو

موضوع اِس قصّہ کا یہ ہے۔کہ سلطنت ایران کی بدانتظامی دکھا کر اسکو اصلاح کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرے۔ تا کہ متنبہ ہو کر قوم حقوق طلبی میں ساعی ہو۔ اگر نتیجہ موافق مقصود برآمد ہو۔ تو بعد اصلاح ایران بھی ایک متمدن ملک ہو کر آزادانہ راحت کی زندگی بسر کرے۔ اور اسبابِ ترقی ملک و قوم مہیا ہو جائیں۔ اور ایرانیوں کا بھی بیدار قوموں میں شمار ہونے لگے۔ بطور نمونہ زیادہ تر جاپان کو پیش کیا گیا ہے۔

افراد کی طرح اقوام کو بھی عروج و زوال۔ صعود و ہبوط سے چارہ نہیں، ایک زمانہ وہ تھا کہ ایران تمدن و تہذیب کا مرکز تھا۔ یونان، مصر و عرب پر انکی حکومت تھی۔ دوسروں نے ان سے علم مملکت داری اخذ کیا۔ یا اب وہ زمانہ آگیا، کہ اسکے خوابِ غفلت سے دوسری بیدار قومیں اُسکی طرف چشمِ طمع لگانے لگیں۔ جب کسی قوم کا شعار خود غرضی، نفع شخصی، آرام طلبی ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ قوم پستی میں پڑجاتی ہے۔ اور غیر اقوام کے لوگ اُس کی غفلت سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔

آجکل کے جدید تعلیم یافتہ سیاست دان افراد میں سے اکثر کا خیال ہے کہ مذہب ترقی دنیوی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ مطلقاً اِس مسئلہ کو صحیح نہیں کہا جاسکتا چنانچہ ابتدائے اِسلام میں باوجود پابند مذہب ہونے کے مسلمانوں نے اور حال میں جاپانیوں نے دنیاوی ترقی کیسے کی۔ جس ملک میں ایک مذہب کے لوگ ہوں، وہاں مذہب ہرگز مانع ترقی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہوں، تو تصادمِ معتقدات سب کو متحد نہیں ہونے دیتا۔ اور بغیر اتحاد ترقی محال ہے۔ پھر بھی کارکنانِ سلطنت اگر بیدار مغز ہوں، اور اصولِ مملکت داری سے واقف تو اپنی قوتِ تدابیر سے وحدتِ فہری کی سلک میں اقوامِ مختلفہ کو منسلک

ایک خدمتگار صادق - کاردان - وفادار - مطیع - نیک خواہ آقا ہے - اس کے علاوہ
چند مرد اور عورت خدمتگار تنخواہ دار ہیں کچھ ان میں سے وقتاً فوقتاً بدلتے بھی
جاتے ہیں - اور اُن کو اُن کی پاک فطرتی کے موافق انعام بھی ملتا رہتا ہے
اہل خانہ میں شمار صرف چھ آدمیوں کا ہے - (۱) حاجیہ خانم - (۲) ابراہیم بیگ
(۳) محبوبہ خانم (۴) سکینہ خانم (۵) مرزا یوسف عمو (۶) حاجی مسعود - (اشپز باورچی کا نام ہے)

کتاب سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم

اس سے پہلے امتحان ایم اے پنجاب یونیورسٹی میں جلد اول اس سیاحت
نامہ کی داخل تھی سنہ ۱۹۳۱ء میں میں نے اس کی بھی فرہنگ لکھی تھی - جو چھپ چکی ہے اب
پنجاب یونیورسٹی نے اس سیاحت نامہ کی جلد دوم داخل نصاب ایم اے - و
منشی فاضل کی ہے - اس لئے اس کی بھی فرہنگ مجھ کو لکھنا پڑی - چونکہ امتحان میں
کریٹیکل کویسچن (سوالات انتقادی) بھی ہوا کرتے ہیں - اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ اصل کتاب سے بھی کچھ بحث کی جائے -

جناب آقا محمد کاظم صاحب شیرازی ممبر بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ - اور
حضرت مؤید الاسلام جلال الدین الحسینی مرحوم مدیر اخبار فارسی حبل المتین
کلکتہ کی تحریرات سے ظاہر ہے - کہ یہ کتاب صرف ایک افسانہ ہے - جس کو
حاجی زین العابدین ساؤجبلاغی تاجر مراغہ نے تصنیف کیا ہے - اور مؤید الاسلام
سے اس کی تصحیح و ترمیم کرائی گئی ہے - کیونکہ مؤید الاسلام بڑے سیاست دان
آدمی تھے - انہوں نے اس کتاب میں جابجا مناسب محل پر اخبار حبل المتین
کا بھی ذکر کیا ہے -

پٹھا کو ذرا سا کھو لکر دیکھتی، اگر عجمی ہوتا، تو اسکے لباس اور بات چیت سے معلوم کرکے کہتی بسم اللہ تشریف رکھئے - اُس کو بلا کر مردانہ کمرے میں بٹھاتی - اور زنانہ میں اپنے اہل کو لاتی، اگر عرب یا ترکی ہوتا، تو دروازہ بند کرکے پوچھتی، تم کون ہو، اور کیا کام ہے - جب غرض معلوم کر لیتی، تو اندر آکے خبر دیتی، چاہے وہ عرب کا گورنر ہی کیوں نہ ہوتا - اسکے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی - سب اسکے رنگ ڈھنگ پر ہنستے تھے - اور طرفداری ایران میں مشہور ہو گئی تھی -

الغرض سب میں بات مشہور ہو گئی تھی - کہ محبوبہ کبھی ابراہیم بیگ کی محبوبہ ہو گی - اس لئے کسی کو منگنی لانے کی جرأت نہ ہوتی تھی - اور محبوبہ بھی اس بات کو سمجھ چکی تھی - لہذا ابراہیم سے عشق کرتی تھی - یوسف عمو کہتے ہیں، ہم نے کبھی محبوبہ کو نہ دیکھا، کہ وہ ابراہیم بیگ کو دیکھے، اور اس کے رخسار مثل گل شگفتہ نہ ہو جائیں، لیکن ابراہیم عشق و عاشقی کی باتوں سے بالکل ناآشنا تھا - یہ محبوبہ اٹھارہ سال کی تھی، جب ابراہیم بیگ اور یوسف نے ایران کا سفر کیا - اور اس افسانہ کی ہیروائن ہے -

ماہ پرور خانم ابراہیم کی ماں، بہت سلیقہ شعار، مواظب طاعات باشوہر مہربان دیندار عصمت مآب اور منتظم عورت ہے - خوش خلقی، خوش گفتاری اور تہذیب و سخاوت میں بھی اپنی آپ نظیر ہے -

سکینہ خانم ابراہیم کی بہن، بارہ برس کی لڑکی ہے - اپنے بھائی کو بہت چاہتی ہے - عشق و عاشقی سے بالکل بے خبر ہے -

حاجی مسعود حبشی غلام ہے - ابراہیم کے باپ نے اسے دس برس کی عمر میں خریدا تھا - جب پدر ابراہیم حج کے لئے مکہ معظمہ جا رہا تھا - تو اسے آزاد کرکے اپنے ساتھ لے گیا - اسلئے حاجی مسعود ہو گیا

کی کنیز رکھنا بہت عام ہے۔ کہ چھوٹی عمر میں خرید کر اس کی تربیت کرتے ہیں اور جوان ہونے پر مثل اولاد اسکی شادی کر دیتے ہیں۔ بعضے اپنے ساتھ یا اپنی اولاد کے ساتھ اُسکی شادی کر لیتے ہیں۔ اصلی نام تو اس لڑکی کا معلوم نہیں لیکن والدۂ ابراہیم نے اُس کا نام محبوبہ خانم رکھا تھا۔ یہ محبوبہ بہت سمجھدار، ذہین اور ہوشیار تھی، تھوڑی سی مدت میں بہت سے کمالات سیکھ لئے۔ تعلیم حاصل کر لینے کے بعد اسکو اور چیزوں کی تعلیم دی گئی۔ کھانا پکانا۔ اور امورِ خانہ داری میں بھی کمال حاصل کر لیا۔

پھر والدۂ ابراہیم بیگ نے ایک معلمہ گھر پر رکھ کے اُس کو علمِ موسیقی سکھلوایا۔ جیسا کہ اِس زمانہ میں دستور ہے۔ کہ تربیت یافتہ خواتین کے لئے فنِ موسیقی ایک حد تک لازم اور ضروری ہو گیا ہے۔ محبوبہ کو والدۂ ابراہیم بیگ نے چودہ برس کی عمر میں آزاد کر دیا۔ اور خانم کا خطاب دیا۔ اور گھر کے کل لوگوں کو چاہے وہ اولاد ہو یا نوکر چاکر تاکید کر دی، کہ کوئی بغیر لفظ خانم کے اُس کا نام نہ لے۔ یا خانم کو جیک کہے۔ اِن امور سے ظاہر ہے۔ کہ اس کا ارادہ ابراہیم کے ساتھ اُسکی شادی کرنے کا تھا۔ کیونکہ مصر میں ایسی حسین، باکمال کمتر پائی جاتی تھی۔ بلکہ نادرۃ الامثال تھی۔ اگر محبوبہ کی کسی دوسرے کے ساتھ شادی کی جاتی، تو وہ شاہزادگانِ عظام کی ہمسری کے لائق تھی۔

ظاہر ہے۔ کہ مصر و اسلامبول میں اکثر شاہزادوں کی بیویاں تعلیم و تربیت یافتہ دخترانِ چرکس ہی ہیں۔ محبوبہ علاوہ وجاہت اور معرفت کے عورتوں میں محبت اور تعصب ایرانیاں کیوجہ سے خاص ممتاز تھی۔ گویا تعصب ابراہیم اُسکے دِل میں سرایت کر گیا تھا۔ کل اہلِ ایران کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آتی تھی۔ چنانچہ چھٹپنے میں جب کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا، تو یہ کواڑوں کے پیچھے جا کر ایک

[داداش - بھائی (ترکی)] کہا کرتا تھا - یہانتک کہ ابراہیم بیگ آٹھ سال کا ہوا تو اُنسے مکتب میں داخل کیا - عربی، فرانسیسی اور انگریزی مدرسہ میں پڑھتا تھا، مگر فارسی اور خوشنویسی کی تعلیم یوسف دیتا تھا - پھر نوبت یہ آئی - کہ ابراہیم کی تعلیم و تربیت کے سوا اس کے ذمہ کوئی اور کام نہ تھا - اور حاجی نے ایک نوکر یوسف کے لئے مخصوص کر دیا - ہر طرح کی راحت و آرام یوسف کے لئے مہیا تھی بڑی کوشش اور اصرار کیا، کہ یوسف اپنی شادی کرلے - لیکن وہ راضی نہ ہوا - مگر حاجی کے گھر میں مختار کل تھا - کسی کو اس سے کچھ مطلب نہ تھا - اس کی محبت تربیت ابراہیم پر منحصر تھی - یوسف کہتا ہے، کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا ہوں - کہ ابراہیم کی تربیت میں نے کی، کیونکہ وہ جوان خود از روئے فطرت قابل و مستعد تھا - اس کو خلاق عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے قابل و کامل و باترتیب پیدا کیا تھا - چنانچہ حسن اخلاق و آداب محاورہ و مکالمہ و شرم و حیا و فروتنی و تواضع میں بے نظیر تھا - اور حسن و جمال - قد و قامت - چشم و ابرو - خط و خال رفتار و گفتار - ملاحت و صباحت میں اپنے زمانہ کا یوسف تھا -

وہ تھا ماہرو ساتھ ہی سرو قد — فراست کی اُسکی نہ تھی کوئی حد
نجابت میں اور اصل میں بےنظیر — صفات اُسکے تھے سب کے سب دلپذیر

مصر کی ہزاروں عورتیں اور لڑکیاں زلیخا کیطرح اس عزیز مصر کے جمال بیمثال کی مجنون اور مفتون تھیں - اور تاک لگائے رہتی تھیں، کہ اگر موقع ہاتھ لگے، تو اُسکے پیراہن عصمت کو چاک کر ڈالیں، مگر یہ جوان پاک دامن اِس قسم کی باتوں سے اصلا خبردار نہ تھا -

محبوبہ

اِس کو چھ برس کی عمر میں بنام چرکس خرید لیا گیا تھا - ترکوں اور عرب میں اِس قسم

یوسف عمو

یوسف ابن عبد اللہ کا مسقط الراس صوبہ تبریز کا دہ خانقان تھا۔
یوسف کا چچا تبریز میں رہا کرتا تھا۔ اس لئے یوسف کا باپ اس کی نو برس کی عمر میں تبریز میں لے جا کر اس کے چچا کے سپرد کر آیا۔ اس کے چچا نے محلہ کے ایک مکتب میں اسے بٹھا دیا۔ وہاں آٹھ سال تک علوم دینیہ پڑھتا رہا۔ اور چار سال تک ایک مدرسہ میں صرف و نحو کی تکمیل کی۔ خط نستعلیق میں بھی اچھی مہارت پیدا کرلی۔

جب بیس سال کا ہوا۔ تو اس کے باپ میں آگے تعلیم دلانے کی استطاعت نہ تھی۔ تبریز آکر اسے مدرسے سے اٹھا لیا۔ اور اپنے ساتھ تفلیس لے گیا۔ ایک سال تفلیس میں قیام کیا۔ اس کے بعد یوسف نے اپنے پدر مرحوم سے خواہش کی کہ اس کو اسلامبول جانے کی اجازت دے۔ باپ نے اجازت دے دی۔ اور وہاں پہنچکر یوسف کی ملاقات ایک ہم شہری سے ہوئی۔

حالات پرسی کے بعد اس نے کہا کہ اسلامبول مفلسوں کے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔ لہذا بہتر ہے کہ ہم تم مصر چلیں۔ اس کی تجویز پر عمل کر کے یوسف مصر آیا۔ اور دو تین ماہ تک حتی الامکان تحصیل معاش میں سعی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ یوسف کو معلوم ہوا کہ ابراہیم بیگ کے باپ کو ایک محرر کی ضرورت ہے۔ تو وہ اس کے پاس گیا۔ بعد امتحان اسے منظور کر لیا۔ وہ اس کی محرری کیا کرتا تھا۔ اس وقت تک ابراہیم پیدا نہیں ہوا تھا۔ چند ماہ بعد اللہ نے اسے ابراہیم بیگ عطا فرمایا

حاجی اس کے ساتھ اس قدر محبت کرتا تھا کہ اس کو بھائی

شخص سے لینا ہے۔ شروع ماہ میں دینے کو کہتا ہے۔ مگر مجھے اپنا قرضہ آج ہی شام کو دینا ہے۔ اور روپیہ میرے پاس نہیں۔ مجھے خوف ہے۔ کہ کہیں رستہ میں اُس سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے۔ اور وہ سختی کرے، تو آپ کو بھی شرمندگی ہوگی۔ اور میری رسوائی ہوگی۔

ابراہیم پوچھتا ہے قرضہ کتنا ہے۔ حاجی کہتا ہے۔ صرف پندرہ اشرفیاں۔ ابراہیم کہتا ہے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تھوچی سے قلمدان مانگتا ہے۔ اور جیب سے چیک بک نکال کے ایک چیک پندرہ اشرفی کی لکھ کر دیدیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جب جی چاہے بنک سے اسے بھنا لینا۔ اور جب تمہارا قرضہ مل جائے، تو ادا کر دینا حاجی اظہارِ تشکر کر کے پرونوٹ لکھکر دینا چاہتا ہے۔ ابراہیم کہتا ہے۔ اِس کی ضرورت نہیں۔ اور طہران والا خط حاجی سے مانگتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ حرامزادے ایران کے بارے میں کیا کیا جھوٹ بکا کرتے ہیں۔

اِس حکایت سے ابراہیم کا تعصب قومی اور بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسکندر نے چونکہ ایران کو تباہ کیا۔ اور اصطخر میں آگ لگا دی۔ اور دارا کو قتل کیا۔ اِس لئے اسکندریہ کا کبھی نام نہ لیتا تھا۔ اگر اس کے نام لینے کی ضرورت آپڑے تو بندر برمصر کہتا۔ ممکن ہے، کہ بعضے کو نہ نظر اُس کی اِس حالت کو حمیت جہالت اور تعصب بیجا پر محمول کریں۔ مگر ایسا نہیں۔ یہ ہموطن اگرچہ جوان ہے۔ مگر تجربہ کار صحبت یافتہ کامل خردمند۔ ہوشیار۔ وضع زمانہ سے باخبر۔ تربیت یافتہ اور مہذب ہے۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ نام ایران سُنکر بے اختیار ہو جاتا ہے۔ اور عشق وطن اس پر مستولی ہے۔ اس لئے اپنے معشوق کا نام زشتی کیساتھ نہیں لے سکتا۔ اور یہ خود دلیل اُس کے اخلاقِ حسنہ کی ہے۔ (حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ)

بعزمِ تسخیرِ ہندوستان ہرات کی طرف سے حرکت کرے گی - سفیر جرمنی درمیان
میں پڑا - اور یہ قرار پایا - کہ سفیر انگلش صدر اعظم سے بالاعلان معافی مانگے -
اِس خبر کو سُنکے ابراہیم کی حالت دیکھنے کے قابل تھی - مارے خوشی کے
مُنہ سے بات نہ نکلتی تھی - حاجی کریم خط پڑھنے کے بعد جانا چاہتا ہے - ابراہیم کہتا
ہے - بیٹھو! کہاں جاؤ گے - کھانے کا وقت ہے - کھانا کھالو تو پھر جانا - حاجی
جواب دیتا ہے - نہیں - مجھے بہت سے کام ہیں - مَیں رُک نہیں سکتا - حاجی
چلا جاتا ہے -

ابراہیم دوسرے دِن عادت کے خلاف گھر سے سویرے نکلتا ہے تاکہ
اگر کوئی دوست مِل جائے، توکل کی خبر اُس سے بیان کرے - جب کوئی دوست
نہ ملا، تو حاجی کریم کو ڈھونڈھنے لگا - حاجی کریم سمجھ چکا تھا - کہ میری باتیں ابراہیم
پر اثر کر چکی ہیں - اور وہ میری تلاش میں ہوگا - اُس دِن گھر سے نہ نکلا - تاکہ ابراہیم
کو اور زیادہ مشتاق بنائے - جب ابراہیم کو کوئی نہ ملا، تو مجبوراً مایوسانہ حالت میں
واپس گھر واپس آیا - اور رات بڑی بے چینی سے کاٹی - دوسرے دِن موافق
عادت گھر سے نکلا - اور ایک بڑے قہوہ خانہ میں جا کر بیٹھا - حاجی کریم تو اُسکی
تاک ہی میں تھا، دُور سے ابراہیم کو قہوہ خانہ میں بیٹھا دیکھکر چاہتا ہے - کہ آگے
بڑھ جائے - ابراہیم اُسے دیکھکر حاجی حاجی کہکر پکارتا ہے - بعد سلام و جواب
ابراہیم پوچھتا ہے - کہاں جاتے ہو - حاجی کہتا ہے - کہ مجھے اِدھر کچھ ضروری کام
آپڑے ہیں - انکے سرانجام کی فکر میں ہوں -

ابراہیم کہتا ہے - ذرا بیٹھو چائے پیو - مجھے معلوم ہے - کہ تم کوئی دوکاندار نہیں
ہو - اور نہ کسی کے نوکر ہو - پھر اِتنے نخرے کیوں کرتے ہو - حاجی نے کہا یہ سچ ہے
مگر ایک عرب حرلعزادے کا میں قرضدار ہوں - اور اُتنا ہی روپیہ مجھے ایک دوسرے

جی ہاں! پھر اُس نے پوچھا، کوئی نئی بات ہے؟

مَیں نے کہا، گو ابھی پُورا خط مَیں نے نہیں پڑھا ہے۔ لیکن نام بادشاہ وغیرہ دکھائی دیتا ہے۔ نہایت بےچینی سے کہنے لگا۔ چلو، قہوہ خانے میں چل کے ایک پیالی چائے پئیں۔ اِتنے میں تم خط بھی پڑھ لو، تو دیکھیں کیا خبر ہے۔ مَیں نے کہا، اگرچہ مجھے کام بہت سے ہیں۔ مگر تم اخبارِ طہران کے سُننے کے بہت مشتاق رہتے ہو، لہٰذا کیا مضائقہ۔ ہم قہوہ خانہ میں داخل ہوئے۔ فوراً قہوہ اور حُقّہ کا حکم دیا۔ اور مَیں نے ابتداتے اس خط کو پڑھنا شروع کیا۔

مضمونِ خط

برادرِ مکرم! آپ کا خط ملا۔ آپ کی سلامتی سے دل خوش ہوا۔ پچیس اشرفی کی ہُنڈی حاجی عبدالرزاق تاجر اسکوبی کے نام آپ نے بھیجی تھی۔ مبلغ مذکور وصول کر کے بموجب حکم محمد رضا مشہدی کے نام اصفہان میں وہ رقم بھیجدی۔ تاکہ وہ دس اشرفیاں تمہارے گھر میں دے دیں۔ اور پندرہ اشرفیاں قرضہ میں دے دیں۔ وہ خود بھی تم کو لکھیں گے۔ اور کوئی بات قابلِ تحریر نہیں۔

چند دن قبل ایک اہم مسئلہ پیش آیا۔ قریب تھا کہ حکومت ایران سلطنت انگریزی سے اعلانِ جنگ کر دے۔ بلکہ اعلان کر بھی دیا تھا۔ حال تک کچھ فیصلہ ہو کر ذرا اطمینان ہوا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ سیاسی کا جواب وزیر مختار انگریز نے صدرِ اعظم کو بے احترامی سے دیا۔ شہنشاہ ایران نے وزیر خارجہ کو تاکیدی حکم دیا۔ کہ فوراً لندن کو تار دیا جائے۔ کہ سفیر کو ایک ہفتہ کے اندر معزول کر کے لندن بلا لیا جائے۔ ورنہ دو روز کے عرصہ میں ہماری فوج

موجود رہتی ہے۔ ایسی باتوں کو سُنکر مارے خوشی کے پھولوں نہ سماتا۔ قہوہچی کو برابر آواز دیئے جاتا۔ کہ ان حضرات کیلئے چائے لاؤ، اور حقہ لاؤ۔ اور ختم صحبت پر تمام مصارف خود ادا کرتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات سب کو کھانا کھلاتا۔ اور بگھی پر سیر کراتا۔ اور سب کے دام خود ادا کرتا۔

حاجی کریم اصفہانی مقیم مصر ایک نقل بیان کرتے تھے۔ کہ ایک وقت میں مجھ پر بڑی مصیبت آپڑی۔ ایک دن کچھ کھانے کو بھی نہ تھا۔ اور تمام دوست آشناؤں سے قرض لیچکا تھا۔ اب کسی سے ایک پیسہ ملنے کی اُمید نہ تھی۔ مزید برآں چھ مہینے سے مکان کا کرایہ بھی ادا نہ کرسکا تھا۔ ایک عرب کا وہ مکان تھا۔ جو نالش کر کے ڈگری بھی حاصل کرچکا تھا۔ کہ میں بارہ ۱۲ اشرفیاں کرایہ کی دیکر مکان خالی کردوں۔ ہزار منت و سماجت سے دس دن کی مہلت اُس سے لی اور سوچ میں تھا، کہ کیا کروں۔ یکایک میرے خیال میں آیا، کہ اس کا چارۂ کار ابراہیم بیگ سے ہوسکے گا۔

اس مشکل کی حل کیلئے میں نے ایک خط لکھکر تیار کیا۔ گویا یہ خط میرے ایک عزیز کا طہران سے آیا ہے۔ پھر حاجی مرزا رفیع تاجر اصفہانی کے پاس جاکر ایک پُرانا لفافہ لے آیا۔ جس پر ڈاکخانہ طہران کی مہر تھی۔ خط کو اُس لفافے میں رکھ کے اُس راستے میں جاکر منتظر بیٹھا۔ جدھر سے روزانہ وقت معین پر ابراہیم گذرتا تھا۔ یہانتک کہ ابراہیم دُور سے آتا دکھائی دیا۔ میں نے اُسکو دیکھکر خط نکال کے پڑھنا شروع کیا۔ گویا اُس کو نہیں دیکھا ہے۔ جب میرے پاس پہنچا، تو میں نے سر اُٹھاکر اُسے سلام کیا۔ جواب سلام دیکر ابراہیم نے مجھ سے دریافت کیا۔ حاجی! کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا، کہ ڈاک خانہ سے۔ ایک خط طہران سے میرے نام آیا ہے۔ ابراہیم نے کہا، طہران سے؟ میں نے کہا،

دوازدہم۔ میرے دوستوں کا مجھ سے زیادہ احترام کرنا۔ باقی وصایائے شرعیہ میں نے وصیت نامہ میں سب لکھدیئے ہیں۔ اب میں تمکو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

باپ کی وفات کے بعد ابراہیم بیگ حسن اخلاق، راستگوئی، پاکدامنی میں مشہور دوست ودشمن ہوگیا۔ تعصب قومی جسے اپنے باپ سے وراثتاً پایا تھا، باپ سے بھی دو قدم آگے بڑھ گیا تھا۔ چنانچہ اُس کے نزاعی ہموطن جب اُسکو مشتعل کرنا چاہتے تھے۔ تو اُس کے سامنے عدم انتظام ایران، فوجی سپاہیوں کا ننگے پاؤں ہونا۔ رشوت لیکر جھگڑوں کا دینا۔ رعایا پر اُلٹے سیدھے الزامات لگا کر اُن کو قید کرنا۔ اُن پر جرمانہ کرنا۔ مسجدوں کا گیارہ مہینے تک ویران رہنا۔ اور انہیں بیلوں کا رکھنا۔ علماء کا بدمعاشوں سے میل جول رکھنا۔ اِسی طرح کی دیگر لغو باتیں اُس کے سامنے بیان کرتے تھے بیچارہ اِن باتوں کو سُنکر بگڑ جاتا تھا۔ کسی کو بے دین کسی کو بے حمیت بتاتا تھا۔ بعض اوقات گالم گلوچ اور مار پیٹ کی بھی نوبت آجاتی تھی۔

اِس کے خلاف جب کبھی اُس کو خوش کرنا چاہتے تھے۔ تو قہوہ خانہ میں اُسکے منتظر بیٹھتے تھے جیسے ہی اُسکو دُور سے آتے دیکھتے، ایران کی تعریف کی باتیں شروع کر دیتے۔ جب ابراہیم اُس صحبت کو حسب دلخواہ پاتا، تو ہمہ تن گوش ہو کر اظہار مسرت خاطر کے لئے ڈبیہ سگرٹ کی جیب سے نکال کر میز پر رکھدیتا۔ اور حاضرین سے اُسکے پینے کی خواہش کرتا۔

موجودین میں سے کوئی کہتا، کہ شاہ ایران نے ہر شہر میں ہائی اسکولوں اور کالجوں کے کھولنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور حکام ولایات کے پاس احکام پہنچے ہیں۔ کہ رعایا کے ساتھ عدل وداد کیساتھ سلوک کریں۔ ظل السلطان کے پاس ہر وقت ایک لاکھ فوج سوار اور پیادوں کی سامان جدیدۂ حرب کے ساتھ،

پنجم - خوشامدیوں سے بچتے رہنا - جو تمہارے سامنے تمہاری تعریف کرتا ہے - وہ تمہیں غرور اور خود بینی سکھاتا ہے - جو بدترین صفات مذمومہ انسانیہ ہیں -

ششم - تم کہیں نہ جاؤ، لوگ خود ہی تمہارے پاس آئینگے -

ہفتم - نماز اور دیگر فرائض مذہبی کبھی نہ ترک کرنا -

ہشتم - اتنی سخاوت نہ کرنا کہ مشہور ہو جاؤ - نہ اتنا بخل کہ لوگ جان جائیں - (خیر الامور اوسطہا) کیونکہ سخاوت میں اگر مشہور ہوئے تو سائل بکثرت تمہارے پاس آئینگے - سب کی تمنا پورا کرنا محال ہے - اور جب تم نہ دوگے تو تمہارے دشمن ہونگے - یہ نصیحت فقراؤ مساکین کے بارے میں نہیں ہے - بلکہ خوشامدی قرضخواہوں کی نسبت ہے -

نہم - جو کوئی کچھ کہے، اگر تمہیں اُس کا یقین نہ ہو، تو اُس سے معارضہ و معاوضہ نہ کرو -

دہم - مَیں تم سے نہایت تاکید کیساتھ کہتا ہوں - کہ میرے بعد چھ سات سال تک تجارت نہ کرنا، کیونکہ دولت کثیر میں تمہارے لئے چھوڑے جاتا ہوں اس مدت میں جہاں تمہارا دل چاہے سیاحت کیلئے جانا - اِس سفر کے لئے ایک ہزار لیرہ مَیں نے علیحدہ رکھ دیا ہے - جس کو دوسرے وارثوں سے کوئی تعلق نہیں -

یازدہم - جب سفر میں جانا اور یوسف زندہ ہوں - تو اُن کو سفر میں اپنے ساتھ لینا - جس ملک میں جانا وہاں کے اخلاق، درآمد و برآمد مال - ملک کی سالانہ آمدنی کی تحقیق کرنا - اور جس شہر میں پہنچنا وہاں کے روزانہ کے مشاہدات اور تاریخ ورود و صدور نوٹ بک میں لکھ لینا -

تو اُس کے باپ نے انتقال
وصیّت کی۔ اے فرزند! میں نے
قومی دوسری زبانیں بھی جو آجکل
کماتے ہیں۔ تمہاری قابلیت، عفت، دیانت
نہیں۔ اب میں قریب مرگ ہوں۔ چند
دل سے سنو۔ اور اُن پر کار بند ہو۔ یہ تمہاری
کام آئیں گی۔
ماں کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ میرے بعد
تربت میں کیا کیا زحمتیں

کی چھپی ہوئی دیکھیں۔ میں نے ابراہیم بیگ سے پوچھا! کہ یہ متعدد جلدیں ایک ہی کتاب کی کس غرض سے ہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ میرے باپ کی یادگار ہیں۔ اُن کو اِس کتاب سے بہت رغبت تھی۔ اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہوگئی تھی۔ جس کسی کو اِس کتاب کا قلمی یا مطبوعہ نسخہ کہیں سے ہاتھ لگ جاتا تھا۔ وہ میرے باپ کے ہاتھ اچھی قیمت پر بیچ جاتا تھا۔ اِن کے علاوہ اِس کتاب کے چند نسخے اَور بھی تھے۔ جن کو میرے باپ نے وقف کر دیا تھا۔ اور وہ اب یہاں نہیں ہیں۔

ابراہیم کے والد کا قومی تعصب اِس حد کا تھا۔ کہ اگر کوئی عمداً یا سہواً ایران کی مذمت اُس کے سامنے بیان کرتا، تو اُس کو بے دین۔ بے حمیت اور بے غیرت سمجھ کر عمر بھر اُس سے بات نہ کرتا۔ مصر میں اَور بھی مالدار تاجر ایرانی ہیں۔ جنہوں نے کارپردازانِ ایرانی کے حرکات سے تنگ آکر رُوس، انگریز یا فرانس کی رعیّت ہونا قبول کر لیا ہے۔ اس کو بھی لوگ ازرُوئے خیر خواہی نصیحت کیا کرتے تھے۔ کہ تم بھی ایران کی رعیّت ہونے سے نکل جاؤ۔ تاکہ تمہارا مال تمہارے شرعی وارثوں کو ملے۔ اور ایران کا سفیر ہضم نہ کر جائے۔ باوجودیکہ چند بار اس پر کئی لمبے سیدھے الزامات لگا کے اسکو قید بھی کر دیا تھا۔ اور جرمانہ بھی کیا تھا۔ پھر بھی تحمل اور بُردباری سے کام لیکر یہ ترکِ تابعیتِ ایران پر راضی نہ ہوتا تھا۔

اگرچہ اس نے ایک بڑا مضبوط وصیّت نامہ شرعی لکھ دیا تھا۔ پھر بھی ایک ہزار پونڈ لئے بغیر حاجی مرزا نجف علی سفیرِ ایران مقیم مصر نے اس کا ترکہ ابراہیم بیگ کو نہ دیا۔ اگر وصیّت نامہ میں ذرا بھی گنجائش ہوتی۔ تو ابراہیم بیگ کو ایک حبّہ بھی نہ ملتا۔

بس۔ تھوڑی سی مدت میں بہت مالدار ہو گیا۔ صاف باطنی اور خیر خواہی قومی کی وجہ سے توجہ عمومی اُس کی طرف تھی۔ اگرچہ یہ مرد دیندار درست کار تاتوں سے مصر میں رہتا تھا۔ لیکن اپنے عادات و اطوار قومی کو اُس نے ذرا بھی نہ بدلا تھا۔ چال ڈھال۔ رفتار و گفتار۔ پوشاک و خوراک۔ نشست و برخاست میں جیسا اپنے آبا و اجداد کو دیکھا تھا۔ اُسی ڈھنگ پر چلتا تھا۔ تعصب قومی میں اتنا سخت تھا، کہ باوجودیکہ مصر میں برسوں سے رہتا تھا۔ مگر ایک لفظ عربی کا کبھی نہ بولتا تھا۔ بلکہ عربی سیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ہر وقت باتیں ایران کی کیا کرتا تھا۔ اور نغمۂ وطن گایا کرتا تھا۔ خود تو مصر میں تھا۔ مگر دھیان ایران میں لگا رہتا تھا۔ مرزا یوسف جو اُس کے بیٹے ابراہیم بیگ کا اُستاد تھا، کتاب ناسخ التواریخ مصنفہ مرزا محمد اللہ مستوفی سے کیخسرو، جمشید، بہمن، شاپور ذو الاکتاف اور نوشیرواں کے حالات اور داستانیں پڑھ پڑھ کے سناتا تھا۔ اور یہ سُن سُن کے پھولتا اور خوش ہوتا تھا۔

ہر سال ماہ مبارک رمضان میں چار عرب قاریوں سے قرآن شریف پڑھوا کے اُس کا ثواب روحِ پاک حضرت شاہِ عباس صفوی شہنشاہِ ایران نیز اکبر شہنشاہِ ہندوستان کو بخشا کرتا تھا۔ جن کے آثارِ خیر اب تک ایران میں پائے جاتے ہیں اور خود یہ ہر نماز کے بعد فاتحہ خیر سے اُن کو یاد کیا کرتا تھا۔ تاریخ نادری کے پڑھنے کا ایسا شائق تھا، کہ بار بار اُس کے پڑھنے سے ساری کتاب اُس کو ازبر ہو گئی تھی۔

اُس کے مرنے پر اُس کا ایک خلف الصدق ابراہیم بیگ نام رہا۔

جس کا تو آپ ابھی مصر میں ملا ہوں۔ اور وہی اِس کتاب کا ہیرو ہے۔ ثانیہ میں سے کئی جلدیں تاریخ نادری کی مختلف مقامات

رومانٹک پرسنا (اشخاص افسانہ)

۱- ابراہیم بیگ ...... ہیرو (پہلوان داستان)
۲- یوسف عمو ...... استاد ابراہیم بیگ
۳- محبوبہ خانم ...... چرکس۔ ابراہیم کی منگیتر
۴- حاجیہ خانم ...... والدۂ ابراہیم بیگ
۵- سکینہ خانم ...... ہمشیر و خواہر حقیقی ابراہیم بیگ
۶- مسعود ...... خدمت گار
۷- قنبر ...... باورچی

ابراہیم بیگ

ابراہیم بیگ اگرچہ ایک فرضی نام ہے۔ مگر یورپ کی تقلید میں اسکو حقیقی اور وقوعی ثابت کرنے کے لئے اُس کی لائف جلد اوّل میں یوں بیان کی گئی ہے۔

ابراہیم بیگ آذربائیجان کے ایک بڑے سوداگر کا بیٹا ہے۔ ابراہیم کا باپ اب سے پچاس برس پہلے بارادۂ تجارت مصر میں آیا۔ اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ دیانت اور امانت کی وجہ سے جو اصل اسباب ترقی تجارت

میں بہتر برس کی عمر میں اِنتقال کیا - اِس حساب سے اُن کا سنِ پیدائش ۱۸۲۳ء قرار پاتا ہے - چونکہ وہ علمی آدمی نہ تھے - اِسلئے صرف یہی کتاب سیاحت نامہ جس کو سیاست نامہ کہنا زیادہ موزوں و مناسب ہوگا اپنی یادگار چھوڑی ہے -

مصنف کے حالات جلد سوم میں درج ہیں - یہ جلد نہ میرے پاس ہے - اور نہ یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ہے - اِس لئے آقا محمد کاظم صاحب شیرازی معلّم زبان فارسی بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ (حال مقیم دہلی) نے ۱۹۱۰ء میں جلد اوّل کے شروع میں جتنا لکھا اُسی پر مجھے بھی اکتفا کرنا پڑا - فقط

شاداں بِلگرامی

لاہور
۲۰ فروری ۱۹۳۵ء

نوٹ مؤلف: - ابھی یہ کتاب چھپنے نہ پائی تھی - کہ تیسری جلد بھی دیکھنے میں آئی حالات مرقومہ میں اسمیں بہت کم اضافہ ہے - اور کوئی اہم بات زیادہ نہیں ہے - اِس جلد تک آتے آتے خزانۂ تخیل ختم ہوگیا - اور زورِ قلم جاتا رہا - اِس جلد میں اسقدر بیان ہے - کہ یوسف - ابراہیم و محبوبہ کو شاہِ جنوب سے اعلیٰ مراتب [illegible] فائدہ دیکھنا ہے اور عجائب بھی ہیں جن سے [illegible] کتاب میں شعراء ایران کی ناقص و لائق اور [illegible] کم ہے -

[illegible]

جلد دوم سیاحت نامہ ۱۹۰۶ء میں اور جلد سوم ۱۹۰۹ء میں حضرت مویدالاسلام مرحوم کی تصحیح ضروری کے ساتھ مطبع حبل المتین کلکتہ میں چھپکر شائع ہوئیں۔ اور حال میں جلد سوم قسطنطنیہ میں بھی چھپی ہے۔ جو خطوط دفتر اخبار حبل المتین میں موصول ہوئے ہیں۔ اُن سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ علمائے یورپ جلد اول کا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی میں کر رہے ہیں۔ تاثیر مقال و نفاستِ خیال کیوجہ سے یہ کتاب اِس درجہ مرغوب طبائع واقع ہوئی۔ کہ ایران کی محترم خواتین اِسی کو پڑھ پڑھ کے وجد کرتی ہیں۔

اِس کتاب کی تالیف سے اصلی غرض مؤلف کی یہ ہے۔ کہ سلطنت اِستبدادیت اور اس کے عیوب اور طرزِ ناپسندیدہ حکومت اسکو دکھا کر اِصلاح کی تمنا کی جائے۔ اور قوم ایرانی میں بیداری پیدا کر کے طلبِ حقوق میں اُسے اُبھارا جائے۔ اِس کتاب سے نتیجہ مطلوب ایران میں حسبِ لخواہ پیدا ہوا۔

یہ کتاب اگرچہ افسانہ ہے۔ اور ایک فرضی شخص ابراہیم بیگ کو پہلوانِ داستان (ہیرو) قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کے بیانات صحت و حقیقت پر مبنی ہیں۔ اور پولیٹیکل باتیں جن کا ذکر اس کتاب میں ضمناً آیا ہے۔ اس زمانے کی سیاسی ضرورتوں کے موافق ہیں۔ کاش کہ حاجی زین العابدین مؤلف سیاحت نامہ اور فرضی ابراہیم بیگ اس زمانہ میں ہوتے، تو دیکھ کے خوش ہوتے، کہ رضا شاہ پہلوی شہنشاہِ ایران نے اُن کے حسب منشاء ایران کی کیسی کایا پلٹ کر دی ہے۔

اس کتاب کے مؤلف حاجی زین العابدین نے ۱۹۱۰ء میں قسطنطنیہ

خیر باد کہہ کے قسطنطنیہ چلے گئے۔ اور وہاں سے حج بیت اللہ کا قصد کیا۔ حج سے پلٹنے کے بعد ۱۹۰۴ء میں بڑی کوشش سے رُوس کی رعیت ہونے کو ترک کر کے پھر ایرانی رعایا ہونا قبول کیا۔

حاجی زین العابدین نے اگرچہ کوئی اعلیٰ تعلیم نہیں پائی تھی۔ اور فارسی بھی کوئی اعلیٰ مرتبہ کی نہیں لکھتے تھے۔ مگر تحریر سے عدم معلومات کے آدمی نہیں پائے جاتے ہیں۔ خیالات کا بلند ہونا تو اس کتاب سے خوب واضح ہوتا ہے۔ سیاسی معلومات خوب رکھتے ہیں۔ حبِ وطن کے جذبے کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ جس نے اس کتاب کے لکھنے پر انکو آمادہ کیا۔ اہلِ کمال کی صحبت اور اُن سے خط و کتابت کو بہت عزیز رکھتے تھے۔

۱۸۸۷ء میں ایک فرضی نام سے جلد اوّل سیاحت نامہ ابراہیم بیگ کے مسودات مولانا سید جلال الدین الحسینی مدیر اخبار حبل المتین کلکتہ کی خدمت میں بھیجے تاکہ اصلاحِ عبارت و معنی کر کے واپس کر دیں۔ ۱۸۸۹ء میں یہ سیاحت نامہ قسطنطنیہ کے مطبع اختر میں چھپا۔ چونکہ یہ سیاحت نامہ بحیثیت شیرینی بیان و راستی گفتار مرغوب ہوا اہل ایران واقع ہوا تھا۔ اس لئے باوجود ممانعت اشاعت سلطنت ایران طبع اوّل کے تمام نسخے تھوڑی سی مدت میں بک گئے۔

پھر ۱۸۹۵ء میں مطبع حبل المتین کلکتہ میں یہ جلد اوّل چھپی۔ طبع اوّل در دورِ سیاسی مصلحت کی بنا پر سنہ اور مقام طبع کا اعلان نہیں کیا گیا ۱۹۰۵ء میں مطبع مظفری بمبئی میں خیالی تصویروں کے ساتھ لیتھو میں چھپا۔ چوتھی مرتبہ ٹائپ میں بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ کی طرف سے چھپکر شائع ہوا ہے یہ حبل المتین میں چھپا ہے۔

مؤلف سیاحت نامۂ ابراہیم بیگ

حاجی زین العابدین آقا تاجر مراغہ مصنّف سیاحت نامہ اصلاً ساوجبلاق کے خوانین افراد میں سے تھے۔ اور اباً عن جدٍ ایک مدت سے مراغہ میں تجارت کیا کرتے تھے۔ اہلِ مراغہ میں اُن کا خاندان متمول شمار کیا جاتا تھا۔ آٹھ برس کی عمر میں ایک مدرسہ میں داخل کیئے گئے۔ اور سولہ 16 برس کی عمر میں اپنے باپ کے کاروبارِ تجارت میں ہاتھ بٹانے لگے۔ ظاہر ہے کہ اِس آٹھ سال کی مدت میں کتنی تعلیم ہوئی ہوگی۔ بیس 20 برس کی عمر میں تجارت کیلئے اردبیل بھیج دیئے گئے۔ وہاں امیرانہ ٹھاٹ کے ساتھ زندگی بسر کرنا شروع کی۔ رفتہ رفتہ تجارت ماند پڑتی گئی۔ اور تنگیٔ معاش لاحقِ حال ہوئی۔ باپ کے مرنے اور تجارت کے بگڑنے پر مجبوراً اپنے بھائی کے ساتھ قفقاز پہنچے۔ اور شہر کتائیس میں قیام کیا۔ اور یہاں پھر تجارت شروع کی۔ بدقسمتی سے دوبارہ تجارت میں گھاٹا ہوا۔ لہذا وہاں سے کریمیا پہنچے کبھی کبھی اسلامبول (قسطنطنیہ) سے مال لاکر پھیری میں بیچا کرتے تھے۔ جب اِس طرح کچھ رقم ہاتھ لگی تو یالٹا میں جاکر ایک دوکان کھولی۔ اور سچائی میں آپکا نام مشہور ہوا۔ یہاں تک ترقی کی، کہ شاہی خاندان کے لوگ اور ارکینِ سلطنت اُن کی طرف بہت توجہ کرتے تھے۔

یالٹا میں روس کی رعیّت بنے۔ اور عزت وشان کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ چند سال کے بعد قسطنطنیہ آکر شادی کی، اور بیوی کو ساتھ لیکر یالٹا پلٹ آئے۔ پندرہ برس تک یہیں تجارت کرتے رہے۔ پھر یالٹا کو

مقدمہ وغیرہ بر سیاحت نامہ

فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم

جسکو

پنجاب یونیورسٹی لاہور نے نصاب ایم اے و منشی فاضل ۱۹۳۵ء میں

اور آئندہ کے لئے داخل کیا ہے

مصنفہ

اُستاذ الاساتذہ علامۃ العصر مولانا سید اولاد حسین صاحب شاداں بلگرامی

نقوی بخاری - پروفیسر اورینٹل کالج لاہور - لیکچرار ایم - اے کلاسز -

ایڈ و ممبر و ممتحن پنجاب یونیورسٹی و دیگر یونیورسٹیز

حسب فرمائش

شیخ مبارک علی بکسیلر اینڈ پبلشر اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے

۱۹۳۵ء

عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر چھپوا کر چھپوا کر شائع کیا